[illegible] عجائب الغرائب

در بیان رمضان شریف [illegible] یہ کتاب مستطاب مسمّی

ساتھ تصحیح اور تحشیہ مصنف فخر الوصف السامی مولوی حافظ عبد العلی صاحب [illegible] ادام اللہ المعالی

مطبع [illegible] علوی واقع محلہ [illegible] باہتمام [illegible] اور [illegible] میں طبع ہوا

فہرست لمعات ابواب و فصول ا[illegible]

	کتاب الایمان	۲۴	فصل [illegible] کا بیان	〃	
	ملائکہ کی عصمت کا بیان	۲۵	فصل جن کی خلافت	۳۹	فصل تیمم کا بیان
۷	فصل پیغمبروں کی فضیلت کا بیان	〃	فصل بہتر فرقوں سے ایک جنتی اور باقی دوزخی کا بیان ہے	۴۲	فصل حیض کا بیان
۱۰	فصل معراج کی حقیقت	۲۶	فصل میثاق کی حقیقت	۴۴	فصل جنب سے مصحف چھونا
۱۳	فصل صور پھونکنا اور وزن اعمال	۲۸	فصل اللہ سے نڈر رہنا	〃	فصل نجسوں کی طاہر کرنیکا بیان
۱۵	فصل شفاعت	〃	فصل شریعت کی اتباع کرنا	۴۵	کتاب الصلوٰۃ
〃	فصل حقیقت اعراف	〃	فصل تکلیف ما لا یطاق	۴۷	فصل اذان کا مشروع ہونا
۱۶	فصل اولاد کفار اور مومن	۲۹	فصل علم چھپانی کا بیان	〃	فصل شروط نماز
	فصل صراط کا بیان	〃	فصل امر کا واجب ہونا	۴۹	فصل ستر عورت
۱۸	فصل حوض کوثر کا بیان	۳۰	فصل وحی کی تفصیل	〃	فصل استقبال قبلہ
〃	فصل یاس کا ایمان مقبول ہونا	۳۱	فصل جن کی ایمان کا نفع	۵۲	فصل مفسدات نماز
۱۹	فصل مشرک کا بخشش سے نکالے	۳۲	فصل قیامت کی علامتیں	۵۵	فصل نوافل میں سے تہجد
۲۰	فصل اولی الامر کی اطاعت	۳۵	کتاب الطہارۃ	〃	فصل صلوٰۃ الاستسقا
۲۱	فصل حجت اجماع	۳۶	فصل وضو ٹوٹنے کا بیان	۵۶	فصل نماز قضا
۲۲	فصل قیاس کا بیان	۳۷	فصل مس کرنے سے وضو جانا	〃	فصل سجدہ تلاوت
۲۳	فصل مناقب ازواج	۳۸	فصل غسل کا بیان	〃	فصل نماز [illegible]

۵۷	فصل سجدہ ریع تلاوت کی قائم مقام ہوتا ہے
"	فصل نماز مسافر
۵۸	فصل نماز جمعہ
۵۹	فصل صلوۃ العید
"	فصل صلوۃ الخوف
۶۰	فصل خوف کی نماز با جماعت
۶۲	کتاب الجنائز
"	فصل نماز جنازہ
"	باب الشہید
۶۳	فصل صلوۃ فی الکعبہ
"	فصل الزکوۃ
"	فصل چاندی سونے کی زکات
۶۴	فصل تجارت کی زکوۃ
۶۵	فصل زکوۃ خارج
۶۶	فصل مصارف زکوۃ
۶۷	فصل مسلمانوں سے زکوۃ لینا اور دینا
"	کتاب الصوم

۷۲	باب الاعتکاف
۷۲	کتاب الحج
"	فصل کعبہ کی تعظیم
۷۴	فصل حج کا بیان
۷۵	فصل حج کی قسموں کا بیان
۷۷	فصل طواف زیارۃ
۷۸	فصل خلف مقام کے دوگانہ پڑھنے کا بیان
"	فصل سعی بین الصفا والمروہ
۷۹	فصل عمرہ کا بیان
"	فصل حلق کا شرط ہونا
۸۱	فصل حرام میں صید ہونا حرام
۸۲	فصل تمتع کا بیان
۸۴	فصل اونٹ کی قلادہ کی مشروعیت
۸۵	فصل ہدی کا بے عیب ہونا
۸۷	فصل جنایات
۸۹	فصل احصار کا بیان
۹۰	کتاب النکاح

۹۲	فصل نکاح کرنے میں عقد ولی [illegible]
۹۴	فصل محرمات کا بیان
۱۰۰	باب الولی
۱۰۱	باب المہر
۱۰۴	فصل متعہ کا بیان
۱۰۶	فصل رقیق کی نکاح کا بیان
"	باب العدل
۱۰۷	فصل ثبوت نسب کا بیان
"	کتاب الرضاع
۱۰۹	کتاب الطلاق
۱۱۱	فصل [illegible] کا بیان
۱۱۲	فصل عورت مخیرہ کی طلاق
۱۱۳	فصل طلاق بدعی کا بیان
۱۱۴	باب الرجعت
"	باب الایلاء
۱۱۶	باب الخلع
۱۱۷	باب الظہار

۱۱۹	باب اللعان	۱۴۳	فصل جہاد کی فرض عین ہونے کا بیان	=	کتاب الوکالت
۱۲۱	باب العدۃ	۱۴۵	فصل کافروں کی گھر اجاڑنے اور درخت کاٹنے کا بیان	=	کتاب المکاتب
۱۲۳	فصل بیوہ کی عدت	۱۴۸	فصل لوٹ بانٹنے کا بیان	۱۶۳	کتاب الاکراہ
۱۲۵	فصل غیر مدخولہ کی عدت نہ ہونا	۱۵۰	فصل استیمان	=	کتاب المحجر
=	فصل لونڈی و حاملہ کی عدت	=	فصل جزیہ	۱۶۶	فصل البیع
۱۲۶	باب النسب	۱۵۱	باب المرتد	=	کتاب الغصب
۱۲۷	باب النفقہ والکسوۃ	۱۵۲	باب البغاۃ	=	کتاب القسمۃ
۱۲۹	فصل مطلقہ کا نفقہ	=	کتاب اللقیط	=	کتاب الذبایح
۱۳۰	کتاب العتاق	=	کتاب الشرکۃ	۱۷۳	کتاب الاضحیہ
۱۳۱	کتاب الایمان	=	کتاب البیوع	=	کتاب الکراہۃ
۱۳۳	فصل حلف بالقول	۱۵۳	باب بیع فاسد	۱۸۰	فصل ستر عورت
۱۳۴	کتاب الحدود والتعزیرات	۱۵۴	باب الربوا	۱۸۴	کتاب الاشربۃ
۱۳۷	فصل حد قذف	۱۵۶	باب بیع سلم	۱۸۵	کتاب الجنایات
۱۳۸	کتاب السرقہ	۱۶۰	کتاب الشہادۃ	۱۸۸	باب القصاص
۱۳۹	باب قطاع الطریق	۱۶۳	کتاب الدعوی	۱۸۹	کتاب الوصایا
۱۴۲	کتاب الجہاد	=	کتاب الصلح	۱۹۱	کتاب المیراث
=	فصل جہاد کی فرض کفایہ ہونے کا بیان	=	کتاب الاجارۃ	۱۹۷	المتفرقات

۱۴۶ فصل [illegible] کا بیان

۱۵۹ کتاب الکفالۃ

تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله [illegible] الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد [illegible]

نبیه الانبیاء محمد ن المبعوث الی الاحمر والاسود وعلی آله [illegible] اصحابه [illegible]

اما بعد [illegible] کہتا ہے [illegible] کہ [illegible]

[illegible] تفسیر احمدیہ کہ [illegible] آیات احکام [illegible] تفسیر [illegible]

[illegible] تمام عالموں کی بہت [illegible] اردو زبان [illegible]

[illegible] تفاسیر [illegible] مثل اکلیل اور [illegible] توضیح القرآن [illegible]

[illegible] اصول فقہ کی [illegible] فوائد [illegible] وغیرہ کی [illegible]

بعد تلاش بسیار اور تفحص بیشمار کی حافظ قرآن [illegible] زبان کی [illegible]

[illegible] ۲۰

بارگاہ [illegible] حافظ [illegible] فارسی [illegible] حضرت [illegible]

فی الکل [illegible] فقہ و تفسیر [illegible] سید شیخ فضل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور تہذیب اس کتاب کی دی اور عرض کی کہ ترجمہ ان آیتوں کا اور بعضی فائدی موضح القرآن کی
لیکر اور ترتیب ان آیات کی بطور ابواب فقہ کی دین اگر بندہ کو [illegible] موافق [illegible] کی
اس کتاب کو آغاز سی انجام تک نہایت تہذیب و تنقیح سی تمام کیا اور بعد اسکی اس عاجز نی اول سی آخر تک
موافق آرزو مترجم کی بمقابلہ نسخہ جناب مولوی صاحب موصوف کی پڑہا اور جہاں [illegible]
فقط اپنی یاد پر تکیہ کرکی حرف بحرف اس تفسیر کو اوسکی ماخذ سی مطابق کیا اور کچھ فائدے اونی
اوسپر بڑہائی جزاہ اللہ تعالی اسکی مترجم اور اسکی بانی اور اسکی درست کرنی والی اور پڑہنی
والی کو بہتر جزا انہ قریب مجیب وھو حسبی والیہ انیب

کتاب الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوله تعالى لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ

نیکی یہی نہین کہ منہہ کرو اپنی مشرق کیطرف یا مغرب کی لیکن نیکی وہ ہی جو کوئی ایمان لاوے
اللہ پر اور پچھلی دن پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اس آیت سی بیان مفصل معلوم
ہوا یعنی یہود کہتی تہی کہ ہم بیت المقدس کے مغرب طرف نماز پڑہتی ہین یہی نیکی ہی اور نصاری
کہتی تہی کہ ہم بیت المقدس کے مشرق طرف نماز پڑہتی ہین یہی نیکی ہی ترک بیان مذکور
ضرور نہین کرتا حق تعالی نی اونکی رد مین آیت ارشاد کی اس سی ایمان مفصل درجہ تمام اسلام
معلوم ہوا کہ خدا یعنی اللہ پر ایمان لاوے اوسکی شریک کسیکو نکری اور قیامت کا آنا حق جانی اور
جزا کو سچ اعتقاد کری اور ایمان لاوی فرشتون پر کہ وہ مخلوق اللہ تعالی کی ہین اوسکی حکم پر

یعنی بہشت ہر دو ہیں عرش و غیرہ مخلوقات ہیں تیا یہ فرشتے مقرب جیسے جبرئیل و میکائیل و

اسرافیل و عزرائیل اور انبیا پیغامبر ہیں تر ہیں ہیں سب حق ہیں تورات موسیٰ کی انجیل عیسیٰ کی زبور

داؤد کی فرقان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سب صحیفے جیسے شیث اور ادریس اور ابراہیم

اور موسیٰ آدم پر اور سب ہیں تسلیم کیے ہیں یعقوب کی کتابیں کہ آدم پر ہیں اتری ہیں آپ کی

ہیں صحیفے اور حق جانے سب بھیجی ہیں اس کی بیچ کسی پر فقط ... بیان الا بقضا

فقط سب کی کچھ نہیں ایک لا کہ ہیں اور بعض ... الی ہے

کہ کل ... مخصر کہ ہیں معتقد ہو کہ حق تعالیٰ ذات بیچ کا کام ہی کی

بیچا ہی حق ہیں نفع ... بالم الا کل کہ سب ہی ... تو ...

ہیں ... عرش ہیں تو سا ... زبان حضرت ...

علیہم السلام ... ہیں قولہ تعالیٰ اللّٰہ لا الٰہ الا

ھو الحی القیوم لا تأخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی

الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم

وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ

السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم

اللہ اوس کے سوا کسی بندگی نہیں جیتا ہی سب کا تھامنے والا نہیں ... اوس کو

نیند اوسی کا ہی جو کچھ آسمان اور زمین میں ہیں کون ایسا ہی کہ سفارش کرے

مگر اوس کی اذن سی جانتا ہی جو خلق کی روبرو ہی اور پیچھے ... اور

کچھ علم جو چاہا گھیرا ہی دل کرسی میں آسمان ...

تھامنے کا اور ... ہی ... سب ...

الوہیت ہونا وحید اللہ تعالی کی اسی ہی حیات بدی القیوم مستقل ہونا اوسکا اور نہ محتاج غیر کا
اوسکی کلام ہونا مخلوق سے پاک ہونا اوسکا صفات حدوث محدثات سی لہ ما فی السموات والارض
مالکیت اور جریان حکم اور تصرف اور بی شریک ہونا من ذا الذی سی اوسکی عظمت شان اور ہیبت
ربوبیت اور شفاعت ہونا کفار کی لیئی اور ہونا مسلمانون کی لئی بعد حکم اللہ کی یعلم سی
کمال علم لایحیطون سی عاجز ہونا خلق کا اوسکی علم دریافت سی اور دلیل اس بات پر ہے
اوسکو علم قایم بالذات ہی نہ جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین کہ وہ عالم بلا علم ہی الا بما شاء سی
مشیت و ارادت اوسکی وسع کرسیہ سی گہیر لینا اوسکی ملک اور قدرت کا سب چیزونکا
لا یؤدہ سی پیدا کرنا اوسکا سب اشیا کو بغیر آلات کی ہو العلی العظیم سی برتر ہونا اوسکا
سب سی اور باہر ہونا اوسکا وہم سی گویا اوسکا جسم ہے یہ تب ع ای برتر اوسکی خیال و قیاس
گمان و وہم قول اوسکا وسع کرسیہ السموات والارض مراد کرسی سی علم ہی یا قدرت مجازا یا عرش یا
یا ایک جسم کبیر ہی عرش کی پاس جیسا کہ حدیث مین ہے کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین کرسی
کی آگی مثل ایک چہلی کی ہین جنگل مین اور برابر عرش کی کرسی ہے جیسی کی برابر اس جنگل کی اس چہلی
ایسا ہی تفسیر احمدی اور بیضاوی مین ہے قوله تعالی لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ
لفسدتا جو ہوتی آسمان اور زمین مین معبود غیر خدا کی جاتی رہتی وہ نون یہ آیت عمدہ دلیل ہے
اللہ کی توحید پر بہت کچھ لوگون نی اسکی بیان مین بہت کچھ لکہا ہی اور سعد الدین تفتازانی
شرح عقاید نسفیہ مین بخوب وجہ اسکی شرح کی ہی جو چاہی وہان دیکہہ لی اور کہتی ہین
ہی کہ یہہ دلیل عقلی قطعی ہی اوسکی وحدانیت پر قوله تعالی ولو شئنا لآتینا
کل نفس ہداہا ولکن حق القول منی لاملأن جہنم من الجنۃ والناس
اجمعین اگر ہم چاہتی تو دیتی ہر جیو کو سوجہ اوسکی راہ کی لیکن ٹہیک پڑچکی

کی بات کہ مجھکو بہری وہ نہ سوجہتی اور آدمیون سی کہتی اس آیہ کو جہا گیا کہ جو چیز
بہتر ... والدہ حسب بہتر ہی پس مردود ہوا قول معتزلہ کا کہ اللہ پر واجب اصلح کی رعایت
ہین ان تخصیص سے جن اور ... کی معلوم ہوا فرشتی اون کامون سی کہ ہمنیم کو پہنچاوین
معصوم ہین یہہ ہی تفسیر احمدی مین اور ملائکہ کی عصمت کا بیان آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ
تعالی **قولہ تعالی إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ**
الْكُفْرَ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ اگر تم منکر ہوگی تو اللہ پروا نہین رکھتا
تمہاری اور پسند نہین کرتا اپنی بندون کی منکری اور اگر حق مانو گی تو وہ پسند کریگا تمہارا

اگلی ... ہین کہ اس آیہ سی مستنبط ہوا کہ سب طاعات سی اللہ تعالی راضی ہی اور معصیت سے
ناخوش ... ہین کہ یہہ مسئلہ کلام کا بڑی عقائد دینیہ مین سے ہی لیکن خیر و شر کا جانب اللہ سے
ہونا ... نہین بوجہا جاتا ہی اور دلائل سی ثابت ہی معتزلہ کہتی ہین کہ خیر اللہ کی جانب سے
اور شر شیطان کی جانب سی ہی اہل سنت کہتی ہین کہ سب ہی اللہ کی مشیت اور تقدیر سے
پر اسکی امر اور رضا سی نہین اور معتزلہ قائل ہین کہ بندی اپنی افعال خالق ہین اہل سنت کہتے
ہین کہ بندون کی فعل اللہ کی مخلوق ہین طرفین سی دلائل کتب کلامیہ مین مذکور ہین اونمین سے
یہہ قول اللہ کا دلیل ہی اہل سنت کی واللہ خلقکم وما تعملون یعنی اللہ نے تمکو پیدا کیا اور
تمہاری اعمال کو طاعت ہون یا معصیت ... ایک اور فائدہ ہی کہ جس طرح اللہ اعمال کا
خالق ہی ویسی ہی بندہ اعمال کا کاسب ہی ... کہ جبریہ کہتی ہین کہ بندی کو کچھ اختیار
نہین ... کامون مین ... ہی اور قدریہ کہتی ہین کہ ... اعمال ... نہین ...
... سی ہوتا ہی **قولہ تعالی** [illegible]
[illegible]

تارے دیکھتے ہین اپنی رب کی طرف دیکھتی اور لگتی اوسدن وہ ہین ہین خیال میں ہین
اون پر وہ ہوویگی جس سی کمر ٹوٹی تفسیر حسینی میں ہی آیت ان دونون
کی تفسیر میں لکہا ہی کہ اللہ کا دیدار آخرت مین مسلمانونکو نصیب ہوگا کافرونکی نصیب نہین
نہین فخر الاسلام بزدوی نی کہا ہی کہ یہہ آیت محکم ہی بیچ حق ثبوت دیدار خدا
واجب ہی ہر مسلمان کو کہ اوسپر اعتقاد کری اور کیفیت دیدار کہ کسطرح اور کیسی ہوگا
اوسکا علم اللہ ہی کو ہی اور دیدار بہی موافق مراتب کی ہوگا بعضی صبح اور شام
دیکھین گی بعضی ہفتہ مین ایکبار بعضی مہینی مین ایکبار بعضی سال مین ایکبار بعضی فقط
ایک ہی مرتبہ **فصل** جو بتین کہ قرآن شریف کی احکام مین ہین اونکا بیان ہی

فصل ملائکہ کی عصمت کے بیان مین ہی ور بشر پر فضیلت کا قول تعالی

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ کہتی ہین کہ خدا کی فرزند ہین پاک ہی اللہ اوس بہتان سی بلکہ
بندی نزدیکی ہین پیشی نہین کرتی اوسی اپنی قول کی اوسی کی حکم پر چلتی ہین
فرشتونکو اللہ کی بیٹیان کہتی تہی اونکی رد مین یہہ آیۃ آئی اور یہی مضمون اور مقام
ہی قولہ تعالی لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ قولہ تعالی
لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ان آیتون سی فرشتونکی
عصمت ثابت ہوتی ہی اور سب علما ہی اونکی عصمت پر متفق ہین اور ہاروت و ماروت
کی باب مین کہتی ہین کہ وہ دونو فرشتی ہین اونسی کفر ہوا کبیرہ لوگونکو سحر سکہاتی تہی اور
کہتی تہی کہ ہم تو آزمائش کو ہین تو مت کافر ہو اور ابلیس کی باب مین کہتی ہین
کہ وہ جن تہا فرشتون کی پاس رہتی ہی ملائکہ مین گنا گیا اور اہل سنت ایسا کہتی ہین

جاتی ہین ملائکہ سی اور معتزلہ ملائکہ کو طرفین کی دلیل علم کلام مین مذکور ہی یہہ خلاصہ
تفسیر ہے قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ خدا نی برگزیدہ کیا
آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم اور عمران کی آل کو تمام عالم سی وہ دونو آل ایک ہی فی رتبہ ایک
ایک دوسری کی نسل ہین صاحب اکلیل نی استدلال کیا ہی اس آیت سی کہ سب
پیغمبر فرشتون سی افضل ہین اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اسی معلوم ہوا کہ بشر فرشتون سی
افضل ہین او مفصل یہہ ہی کہ رسول بشر کی افضل ہین رسول ملائکہ سی اور رسول
ملائکہ کی افضل ہین عامۂ بشر سی اور عامۂ بشر افضل ہین عامۂ ملائکہ سی اور یہ ایک مسئلہ ہی کہ ملائکہ
کنا … ہین … جس طرح یہ اعتقاد کہنی ہون فضل پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا اور ختم نبوت کا اور اشہاد کا بیان ہی قولہ تعالی وَاِذْ
اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ
اَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور جب لیا اللہ نی اقرار نبیون کا کہ جو کچھ مین تمکو دیا کتاب اور علم پھر
آوی تمہاری پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوی تمہاری پاس والی کو تو اوس پر ایمان لاؤگی
اور اوسکی مدد کروگی فرمایا کہ تم نی اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولی ہم نی اقرار
کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بھی تمہاری ساتھ شاہد ہون مدارک …
کہا … وعدہ سب پیغمبرون سی ہی … اونکی اولاد سی … ایسا ہی …
کہ اس آیت سی صریح معلوم ہوا کہ حضرت … افضل …

پیغمبرونسی میثاق لیا حضرت کی ایمان اور مددکاری پر اور ایمان لانا نبیونکا
حضرت پر مسلم ہی حضرت کی فضیلت کا قولہ تعالیٰ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ تم ہو بہتر سب امتون سی جو پیدا ہوئی ہین لوگو مین حکم کرتی ہو پسند بات پر
اور منع کرتی ہو ناپسند سی اور ایمان لاتی ہو اللہ پر تکمیل مین ہی کہ اس آیت سی معلوم ہوا
کہ یہہ امت اور امتون سی افضل ہی اور سب امت مین سی صحابہ افضل ہین و پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سب پیغمبرونسی افضل ہین کیونکہ امت کے شرافت نبی کی شرافت سی ہوتی ہی
تفسیر احمدی مین ہی کہ فخر الاسلام بزدوی نی اس آیت سی استنباط کیا ہی کہ اس امت کا
اجماع حجت ہی اور اجماع کا بیان آگی آویگا انشاء اللہ قولہ تعالیٰ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا محمد باپ نہین کسیکا تمہاری مردون مین لیکن رسول اللہ کا
اور مہر سب نبیون پر اور ہی اللہ سب چیز جانتا زینب بنت جحش زید بن حارثہ
کی نکاح مین تہین اور زید بن حارثہ کو حضرت بیٹا کہتی تہی جب زید نی زینب کو طلاق
دی اوسکی حضرت نی نکاح کیا کفار ہنستی تہی کہ آپ ہی بیٹی کی جورو کو حرام کہتی ہین
اور آپ ہی اوسکو نکاح مین لاتی ہین اللہ تعالیٰ نی اونکی رد مین فرمایا کہ محمد
تم مردون مین سی کسیکا باپ نہین ہی تو زید کا باپ ہوا نہ زینب اوسکی بیٹی کی جورو
کہلاوی اس آیت سی معلوم ہوا کہ ہماری پیغمبر پر نبوت تمام ہوئی بعد انکی کوئی نبی نہوگا اور جو کوئی
اون کی بعد نبی کی شریعت پر عمل کرین کی جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کرینگا قولہ تعالیٰ
اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا يَسْتَخْفُوْنَ
مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ہمنے اتاری تجکو کتاب سچی کہ تو انصاف

کرے لوگون مین جو سوجہاوے تجکو اللہ اور تو مت ہو دغابازون کی طرف سی جھگڑنی والا
اور بخشوا اللہ سی بیشک اللہ ہی بخشنی والا مہربان اور مت جھگڑ اونکی طرف سی جو اپنی جی مین
دغا رکھتی ہین اللہ کو خوش نہین آتا جو کوئی ہو دغاباز گنہگار چھپتی ہین لوگون سی
اور نہین چھپتی اللہ سی اور وہ انکی ساتھ ہی جب مشورہ کرتی ہین جس بات سی وہ راضی
نہین جو کرتی ہین اللہ کی قابو مین ہی ف موضح القرآن مین ہی کہ یہہ اول
اور آخر کی آیت مین ذکر ہی ایک قصہ کا حضرت کی وقت مین ایک انصاری کی گہر
آٹی مین سی گم ہوا اوسکی تلاش کی تو آٹی کا خط دیکہا ایک شخص کی گہر تک اوسکا
نام طعمہ بن ابیرق تہا وہان جہاڑا لیا تو نہ پائی وہ خط آگی دیکہا ایک یہودی کی گہر تک
تب وہان پائی اوس یہودی نی کہا کہ مجکو طعمہ نی سپرد کی طعمہ نی کہا مین بری ہون جہوٹ
ہی طعمہ کی قوم نی آپس مین مشورت کی کہ ہم حضرت کی پاس ملکر گواہی دینگی کہ طعمہ بری
تو حضرت ہماری حمایت کرینگی اور یہودی چور ٹہریگا صبح کو یہی کیا اللہ تعالی نی ظاہر
کر دیا فی الحقیقۃ چور تہا طعمہ اور تفسیر مین ہی کہ اس آیت مین ... مسئلہ قضا ...
... دو مسئلہ ... ہین ایک یہہ کہ حضرت کی حق مین اجتہاد جائز ہی ...
... شیخ ... اوسکی معنی لکہی ... الہام ... ف ...
... اجتہاد ... اختلاف ...

استنباط میں کی [illegible] وحی آتی تو بہتر ورنہ انتظار کی بعد جب وقت کی فوت ہونیکا
اندیشہ ہوتا اجتہاد فرماتی جو صواب ہوتا تو بہتر تہا اور جو خطا [illegible] تو آپ وحی تنبیہ ہوتی
بلا وحی کی حسب علم و فہم ہوتا اختلاف اور مجتہدون کی گروہ اسی خطا پر [illegible]
ہین [illegible] کہ کلام معنی قائم بالذات کو کہتی ہین کیونکہ ما یلفظ من القول [illegible]
تام ہے اس مسئلہ مین بہی اختلاف ہی ہماری اور معتزلہ کلام نفسی کا انکار کرتی ہین
[illegible] حادث کی قائل ہین اور جب آپ سی کلام نفسی مشتہر ہوا کیا ممکن ہوا کہ اوسکو بہی اللہ کی
طرف نسبت کری وہان بہی کلام نفسی ثابت کرین اس مسئلہ کی تحقیق [illegible]

فصل معراج کی حقیقت کا بیان قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ
من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر ف پاک ذات ہی جو لی گیا اپنی بندی
کو راتون رات ادب والی مسجد سی پرلی مسجد تک جسمین ہم نی خوبیان رکہی ہین تا دکہا دین
اوسکو اپنی قدرت کا نمونہ وہی ہی سنتا دیکہتا ف تفسیر احمدی مین ہی اس آیت سی
بیت المقدس تک ثابت ہوئی ہی اس لئی اہل سنت کہتی ہین کہ مسجد اقصی تک معراج
قطعی ہی قرآن سی ثابت ہی اور آسمان دنیا تک خبر مشہور سی ثابت ہی اور آسمانوں تک
احادیث سی ثابت ہی پہلی کا منکر کافر دوسری کا منکر بدعتی گمراہ [illegible] بعضی
کہتی ہین کہ معراج ربیع الاول مین ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ ربیع الآخر مین اور بعضی رمضان
قائل ہین اور بعضی شوال کی اور صحیح یہی کہ رجب کی ستائیسوین رات [illegible]
بارہوین برس مین ہجرت کی قبل اور اختلاف ہی کہ معراج خواب مین ہی یا بیداری
[illegible] روح ہی یا جسد صحیح یہی کہ [illegible]

حقیقت جو شخص منکر معراج روحی کا قائل ہو یا خواب کا وہ گمراہ فاسق ہی اور حکم بالطلبہ
منکر ... ہی ... اگر آسمان میں ... کیونکہ قرآن ... میں ...
سورہ نجم میں قولہ تعالیٰ والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى
وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى علمه شديد القوى
ذو مرة فاستوى وهو بالافق الاعلى ثم دنى فتدلى فكان قاب
قوسين او ادنى فاوحى الى عبده ما اوحى ما كذب الفؤاد ما رأى
افتمارونه على ما يرى ولقد رآه نزلة اخرى عند سدرة
المنتهى عندها جنة المأوى اذ يغشى السدرة ما يغشى ما
زاغ البصر وما طغى لقد رأى من آيات ربه الكبرى

قسم ہی تارے کی جب گرے نہ بہکا تمہارا رفیق اور نہ بے راہ چلا اور نہیں بولتا اپنی
چاہ سے یہ تو حکم ہے جو بھیجا جاتا ہے اسکو سکھایا سخت قوتوں والے نے زورآور نے پھر سیدھا
بیٹھا اور وہ تھا اونچے کنارے آسمان کے پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہ گیا فرق دو کمان کا
برابر یا اس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا جھوٹ نہ کہا دل نے
جو دیکھا اب تم کیا اوس سے جھگڑتے ہو اوس پر جو اوسنے دیکھا اور اسکو اسنے دیکھا ہے ایک
دوسرے اوتارے میں بیری کے درخت کے پاس ... اوسکے پاس ہے بہشت رہنے کی جب چھا رہا تھا
بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا بہکی نہیں نگاہ اور حد سے نہیں بڑھی بیشک دیکھے اپنے رب کی بڑے نمونے
فائدہ اس آیت کی دو توجیہیں ہیں ایک یہ شدید القوی سے جبرئیل مراد ہیں ...
اونکو دو مرتبہ صورت اصلی میں دیکھا ایک بار دنیا میں ... دوسری ...
یہ کہ شدید القوی سے اللہ مراد ہی اور ... ہیں ...

ان آیتون سی معلوم ہوا کہ حضرت معراج میں جنت الماوی تک تشریف لیگئی اور عرش
اور کرسی اور عجائبات دیکھی اور جو قوم جو قائل ہین کہ معراج بیت المقدس تک قرآن سے
ثابت ہی اور باقی حدیث سی وہ کہتی ہین کہ اسری کی آیہ محکم ہی قطعی الدلالت
اور سورۂ نجم مجمل ہے غیر قطعی الدلالت کیونکہ احتمال ہی کہ اپنی دنیا کی مکان میں
یا خدا کو سدرہ سی دیکھا ہو اس واسطی کہ جسد کی جانی کی لئی کوئی قرینہ بیان نہین
اور اسری کی آیت مین احتمال نہین سکتا ہی کیونکہ وہان سب قرینی جسد کی جانی پر

فصل قبر کی عذاب کا بیان قوله تعالی يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ت مضبوط کرتا ہی اللہ ایمان والون کو مضبوط بات سی دنیا

زندگی مین اور آخرت مین اور بچلا دیتا ہی اللہ بی انصافون کو اور کرتا ہی اللہ
جو چاہی ف موضح القرآن مین ہی کہ قبر مین کوئی مضبوط بات کہی گا بچا لیا
اور بچلی بات کہی گا خراب ہوگا اور دلیل ہی کہ یہ آیہ منکر و نکیر کی سوال مین ہی چنانچہ
بخاری اور مسلم نی تخریج کیا ہی اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی قبر کا سوال
اور عذاب و تنعیم مستنبط ہوتا ہی اور یہی حدیث مین ہی کہ یہ آیہ عذاب قبر کی بیان مین
قبر مین دو فرشتی آتی ہین مردہ کو زندہ کر بٹھلاتی ہین اور پوچھتی ہین کہ تیرا رب کون ہی
اور پیغمبر کون اور تیرا دین کیا ہی اگر اسنی کہا اللہ میرا رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیغمبر
اسلام میرا دین ہی اسکو آسانی ہوتی اور یہی مطلب ہی آیت الذین امنوا بالقول الثابت کی
اور اگر جواب نہ آیا اسپر عذاب ہوتا ہی اور اسکی طرف اشارہ ہی یضل اللہ الظالمین

قوله تعالی النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ف

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ ف

آگ ہی کہ دکہا دیتے اونکو صبح اور شام اور جسدن اوٹہی گی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سی سخت عذاب مین ف موضح القرآن مین ہی کہ یہہ عالم قبر کا حال ہی کہ اونکو دکہانا دکہایا جاتا ہے تاکہ قیامت کو دوزخ مین پہنچکا اور مومن کو بہشت اور اکلیل مین ہے عجایب کرامات سی کہ اس آیت مین دلیل ہی قبر کی عذاب پر کیونکہ معطوف غیر ہے معطوف علیہ کا تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیت سی اہل سنت نی قبر کا عذاب ثابت کیا ہی کافرون کے لئی علم کلام مین اور اقوال بیرون تابیا اسکی تصریح ہی پر مسلمان جو نیک ہین اونسی تنقیط سوال ہوگا اور جو فاسق ہین اگر وہ جمعہ دن یا جمعہ کی رات یا شہید ہوے ہین تو نیک مسلمان کی حکم مین ہین اور جو ایسی بہی نہین ہین تو انکو اللہ چاہی بخشی یا چاہی عذاب کرے پر عذاب اونسے ہی موقوف رہتا ہی اسدن کہ وہ برکت والا ہی جیسی جمعہ یا رمضان کا مہینا یا عاشورا کا دن اور اس آیت مین دلیل ہی کہ نفس باقی رہتا ہی

فصل صور کی ہوکنی کا اور بعث کا اور وزن اعمال کا بیان ہے **قولہ تعالى** وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

ف اور پہونکا گیا نرسنگہا پہر بیہوش ہوگیا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نی چاہا پہر پہونکا گیا دوسری بار پہر تبہی وہ کہڑی ہو گئی دیکہتی اور چمکی زمین اپنی رب کے نور سی اور لا دہرا دفتر اور حاضر آئی پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا اونمین انصاف سی اور اون پر ظلم نہوگا ف ...

یہ تمیز ہوتی تہا جہ شہر کی جو تہا خبردار ہوتی کا اسکی بعد اللہ کی سامنی حاضر ہو جاوین نفسا
احمدیہ مین ہی کہ یہ تہ جامع ہی تینون مسئلہ کی مدارک نی بیان کیا ہی نفخہ تین ہونگی ایک نفخہ کا
جو فدکو یہی سدرہ کل ہین دوسرا نفخہ موت کا تیسرا نفخہ بعث کا یہ دو نوہی تو یہین کو نفخہ
موت مین سب آدمی اور جنی اور طیور اور فرشتی مرجاوینگی مگر جسکو اللہ چاہی کہ وہ جبرئیل
میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل ہین اور بعضی نی کہا وہ اوٹہانی والی عرش کی ہین بعضون نی
کہا کہ حورین اور غلمان اور ملائکہ [illegible] ہین اور بعضون نی کہا کہ وہ وہ چیزین ہین جو آمادہ کی گئی ہین
واسطی ثواب یا عذاب کی جیسی کہ جنت اور سانپ بچہو دوزخ کی اور بعضون نی کہا شہید ہین
بعد اسکی عزرائیل کو حکم ہوگا کہ کیا تو نی سنا قول کل نفس ذائقة الموت یعنی [illegible] پھر
وہ بھی مرجاویگا پھر زندہ کریگا اللہ تعالی اسرافیل کو پھر میکائیل کو پھر جبرئیل کو پھر عزرائیل کو
پھر سب آوینگی پاس لیکر حضرت کی قبر کی پاس [illegible] کی قبر کا [illegible] کی [illegible]
بلند سی پکارینگی پس آپ جواب دینگی مگر اسرافیل کا اور قبر سی نکلین اور [illegible]
پھر اسرافیل کو دوسری نفخ کا دو نفخہ اوٹہانی کا ہی حکم ہوگا اور ان دو نفخہ کی بیچ مین چالیس
برس کا فاصلہ ہوگا بس تب ہو جاوینگی سب [illegible] نفخہ
کہل جاوینگی آسمانکی دروازی اور پہاڑ اور زمین کو زلزلہ ہوگا اور زمین نکال دیگی [illegible]
مردی اور خزانی اور سب قبر والی اوٹہین گی اور [illegible] ان سب کا [illegible]
اعتقاد انکا واجب ہی منکر انکا کافر اور وہ صحیفہ کہ جسمین فرشتون نی اعمال آدمی کی
وقت بلوغ سی موت تک لکہی ہین [illegible] سال کی ساتہ [illegible] ہونگی
[illegible] ایک پلہ مین [illegible] کا دوسری پلہ مین [illegible]
ہوگا اوسکو [illegible] کی اور [illegible] کا ہوگا [illegible]

حصر شفاعت کا بیان قوله تعالى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا

أَصْحَابَ الْيَمِينِ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ

فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا

الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ف [illegible]

گروہی والی بائیں ہاتھ ... [illegible] ... وکنا والا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... الکفار کو

[illegible]

ہوتا ہی ... [illegible] ... آنحضرت کی ... [illegible] ... بالاتفاق ... [illegible]

[illegible] ... فما تنفعهم شفاعة الشافعين ... [illegible]

[illegible] ... اور صالحوں کی شفاعت ... [illegible]

[illegible] ... شفاعت ... [illegible] ... اعراف [illegible]

قوله تعالى وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا

بِسِيمَاهُمْ ف اور دونوں کی بیچ ... [illegible]

[illegible] ... ف لوگوں نی اختلاف کیا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

جنت والونکو خوشخبری کہین گی سلامتی کی یہ ابہی امیدوار ہین خوشخبری سنکر خوش ہین
تفسیر احمدی مین اور اکلیل مین اہل اعراف کو کئی قول سی ثابت کیا ہی حذیفہ کی روایت
وہ قوم ہین جو نیکی اور بدی دونکی برابر ہی اور اور روایت سی وہ لوگ ہین جو اللہ کی راہ
شہید ہوئی ہین پر ماں باپ کی نافرمانی کی ہی یا وہ لوگ ہین جو ماں باپ کی بغیر اذن
نکلی ہین علم پڑہنی کو پہر وہ ایک مدت تک جنت مین نجاوین گی بسبب حقوق کی یا مسلمان
جن ہین یا وہ لوگ ہین جن پر دین غالب ہی یا عزور والی ہین تفسیر احمدی مین جبائی سی لکہا
کہ وہ وہ لوگ ہین جو پیغمبرونکی شفاعت مین مدعی ہین یا مشرکون کی لڑکی اور قاضی سی نقل کیا
کہ وہ موحدونکا گروہ ہی جنہون نی عمل مین کوتاہی کی ہی یا وہ لوگ ہین جو درجہ بلند رکہتی
ہین مثل پیغمبرون اور شہیدون اور علما کی اور یہی مین ہی جسی کی وہ عباس اور
اور جعفر طیار ہین بہرحال اعراف کا ہونا حق ہی منافق لی ہی اسکا وہ مین نکلا اور
مسئلہ ایمانداروں مومنون کی اولاد کی حکم کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** وَالَّذِینَ
اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْہُمْ ذُرِّیَّتُہُمْ بِاِیمَانٍ اَلْحَقْنَا بِہِمْ ذُرِّیَّتَہُمْ وَمَا اَلَتْنَاہُمْ مِنْ
عَمَلِہِمْ مِنْ شَیْءٍ کُلُّ امْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَہِینٌ **ت** جو یقین لائی اور اونکی
چلی اونکی اولاد ایمان سی پہنچا دیا ہمنی اون تک اونکی اولاد کو اور گہٹا یا نہین اونکی
اونکا کیا کچہہ ہر آدمی اپنی کمائی مین پہنسا **ف** اکلیل مین ہی کہ اس آیت سی معلوم
کہ مسلمانونکی لڑکی اپنی ماں باپ کی ساتہہ جنت مین ہونگی اونکی درجہ مین اگرچہ عمل نہین کیا
تفسیر احمدی مین ہی کہ مسلمانونکی لڑکی مسلمان ہین اور کافرون لڑکی کا حکم بیان کیا
مین بالاتفاق پہ آخرت کی احکام مین اختلاف اکثر کہتی ہین کہ بچی جو نابالغ
خواہ مسلمانون اکی ہون خواہ مشرکون کی بہشتون کی ہی امشتر

[illegible]

[illegible]

نہین دوزخ مین نہ جاوینگی کیونکہ اللہ عذاب نہین کرتا بیگناہ پر اور بعضون نی کہا ہی
کہ مسلمانون کی خادم ہونگی جنت مین اور بعضون نی کہا ہی کہ سب لڑکی اور دیوانی
بہشت مین چلی جاوینگی نہ دوزخ مین **فصل** صراط کی بیان مین **قولہ تعالیٰ** وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا
وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ
فِيْهَا جِثِيًّا **ف** اور کوئی نہین تم مین پہنچیگا اوس پر ہو چکا تیری رب پر یہ وعدہ مقرر
پہر بچاوینگی ہم اونکو جو ڈرتی رہی اور چہوڑ دینگی گنہگارون کو اوسمین اوندہی گری
ف اکلیل مین ہی کہ جمہور ورود کی معنی دخول کہتی ہین خطاب سب سی عالم سی کیا ہو
گیا کافر تفسیر احمدی مین ہی کہ جب آیۃ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ اوتری حضرت
سلمان اور عائشہ اور فاطمہ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم مقبرہ بقیع غرقد مین
جاکر بہت روئی وہ آیۃ ان کو زیادہ افسوس اور غم ہوا پہر اونکی تسلی کی لئی اس آیۃ مین ڈر
والونکی نجات کا بیان فرمایا پہر کشاف سی نقل کیا ہی کہ ورود سی یا دخول مراد ہی
جیسی کہ جابر بن عبداللہ سی مروی ہی کہ حضرت نی فرمایا کوئی بہلا اور برا نہ ہیگا کہ دوزخ مین نجاوینگا
پر مسلمانون پر سرد و سلام ہوگی جیسی ابراہیم پر ہوئی اور یہہ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ
کی منافی نہین ہی کیونکہ تعبد سی مراد یہہ ہی کہ عذاب سی بعید رہین یا یہ نار سی قرار
کردنا مین اونکی بدنین تب ہوتی تہی جیسی مجاہد سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ تپ حصہ
نار سی ہر مومن کو یا مراد ہی صراط پر جانا یہ ابن مسعود اور حسن اور قتادہ سی
روایت ہی خلاصہ یہ کہ اس آیۃ سی صراط پر گذرنا پوچہا گیا اور صراط ایک پل ہی
دوزخ کی پیٹہ پر کہینچا ہوا جنت تک بال سی باریک تلوار سی تیز جو شرک سی بچا اوسی
اوسکو نجات پاویگا اور جنت مین جاویگا کافر ہوگا اوسکو سل [illegible] دوزخ مین گریگا

[illegible]

فصل حوض کوثر کا بیان ہے قولہ تعالی اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ
لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ف ہمنے دی تجکو کوثر سو نماز پڑہ
اپنے رب کے آگے اور قربانی کر بیشک جو بیری ہے تیرا وہی رہا پیچھا کٹا ف موضح القرآن
اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ کوثر نام ہے ایک نہر کا بہشت میں اوسکا پانی دودہ سے سفید
اور شہد سے میٹھا اور برف سے ٹھنڈا اور مکھن سے نرم دونو کنارے اوسکے زبرجد کے
اور خوشبو تر مشک سے اور اوسکے چشمے میں یاقوت اور زبرجد اور موتی کے اور
اوسپر سبز جانور رہیں جو کوئی اونکا پانی پیوے ساری عمر پیاس نہ لگی اوسکا پانی ایک حوض میں
بہتا ہے محشر میں دو پرنالے گرتے ہیں ایک سونے کا ایک روپے کا حوض ایک مہینے
کی راہ چار طرف ہے اوسکی ایک فرش ہے تختے روپے کی اور سونے کی اور کنارے پر لگے
ہیں ایک ایک موتی کی اندر سے خالی حوض میں آبخورے بہت ہیں جتنی
آسمان کی تارے حضرت اور اونکے یار وہاں کھڑے ہیں امت پہنچتی ہے جو وہاں جا پہنچا اونکا
پانی پیا پہر ساری مدت حشر کی پیاس نہ لگی اور ایک گروہ میں جا ... میں آیا جو پہنچا
اوسپر افسوس ہے قربانی حضرت ... ہے اور ... کافر کہتے ہے
اس شخص کے بیٹا نہیں نہ کل کہ اسکا نام رہیگا کون نام لیگا سو اونکا نام و نشان ہے
قیامت تک اس کافر کو کوئی نہیں جانتا فصل توبہ کا بیان قبول ہونا قولہ تعالی
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ
مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا
حَکِیْمًا وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ
حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا

وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ط اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا **ف** توبہ قبول کرنی اللہ کو ضرور سو اونکی جو کرتی ہین
برائی نادانی سے پہر توبہ کرتی ہین شتابی تو اللہ اونکو معاف کرتا ہی
اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا اور اونکی توبہ نہین جو کرتی جاتی ہین برے
کام جب تک سامنی آئی کسیکو موت کہنی لگا مین نی توبہ کی اب اور نہ اونکو
جو مرتی ہین کفر مین اونکی واسطی ہمنی طیار کی دکہہ کی مار **ف** اکلیل مین لکہا
کہ ان دونون آیتون مین بیان اسکا ہی کہ جب تک آدمی موت کی غرغرہ کو پہنچی
اور ملائکہ کو نہ دیکہی توبہ قبول ہوتی ہی پہر جب یہ وقت آیا نہ توبہ قبول ہی نہ
ایمان اور تفسیر احمدی مین ہی امام زاہد سی کہ یاس کی وقت کافر کا ایمان بالاتفاق
مقبول نہین ہی عاصی کی توبہ اگر اللہ چاہی قبول کری یہی ہی مذہب اہل سنت کا
اور یہ جو مشہور ہی کہ اعتبار ایمان اور کفر کا خاتمہ پر ہی سو یہ یاس کی راہ سی نہین
بلکہ آدمی بسبب پی درپی ہونی سختیون کی اوس وقت اختیار کرتا ہی کفر کو اور جاری
کرتا ہی اپنی زبان پر یا اعتقاد کرتا ہی اپنی دل مین اون چیزونکو کہ سلب کرتی ہین ایمان کو
اور اسی سی معلوم ہوا کہ فرعون کا ایمان بہی ڈوبتی وقت مقبول نہین ہوا اس لئی
کہ توبہ کافر کی وقت یاس کی قبول نہین ہوتی صوفیہ مین سی بعضی فرعون کی قبول
ایمان کی قائل ہین اور بعضی علماء متاخرین بہی اونکی پیروی مین پر علماء محققین نی اونکی
سرشکنی کی ہی اس مختصر مین اوسکی گنجایش نہین **فصل** شرک کی سختی کا
بیان ہی **قولہ تعالی** اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ط وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا

ف بخشیگا اللہ نہین یہ بات کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اسکے سوا جسکو
چاہے اور جسنے شریک ٹھیرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندھا ف مدارک مین ہے کہ حضرت علی
فرماتے ہین کہ سارے قرآن مین مجھکو یہ آیۃ بہت محبوب ہے اور معنی اس آیۃ کے یہ ہین کہ
جو کوئی شرک پر مرا اوسکی بخشش نہین اور جو کہ شرک کا گناہ اوسکے سوا کبیرہ ہوین یا صغیرہ
اللہ چاہے تو بخشے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ یہ مضمون اسی سورہ مین دو مقام مین ہے
ایک یہ جو مذکور ہوا دوسرا وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا پہلی کا
شان نزول معلوم نہین دوسریکا یہ ہے کہ ایک پیر نے حضرت کے پاس آکر عرض کی کہ مین
گناہون مین ڈوبا ہون مگر جبسے اللہ کو پہچانا اور اوسکا ایمان لایا شرک نہین کیا
اور سوا اوسکے کسیکو معبود نہین پکڑا اور گناہ جرأت سے نہین کیا اور اللہ کو عاجز نہین سمجھا
اب مین نادم ہون اور تائب میرا حال کیا ہوگا یہ آیۃ اتری ان دونون سے
معلوم ہوا کہ شرک بغیر توبہ کے مغفور نہین اور اوسکے سوا گناہون پر چاہے عذاب کرے
اور چاہے بخشے اور جو شرک اور گناہون سے توبہ کرے وہ مغفور ہے
یہی مذہب اہل سنت کا **فصل** اولی الامر کی اطاعت کا بیان ہے

قوله تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ
إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
تَأْوِيلًا ف اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم رسول کا اور جو حاکم
ہین تم مین پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو طرف
اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن

...وب ہی اور بیہ تحقیق کرنا ہی ف موضح القرآن مین ہی کہ اختیار والی بادشاہ
اور قاضی اور جو کسی کام پر مقرر ہوا وسکی حکم پر چلنا ضرور ہی جبتک وہ خلاف خدا
اور رسول کی حکم نکرین اگر سیچ خلاف کری تو وہ حکم نمانی اگر دو مسلمان جھگڑنی ہین ایک
نی کہا چل شرع مین رجوع کرین دوسری نی کہا مین شرع نہین سمجھتا یا شرع سی کام نہین وہ بیشک
کافر ہوا اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اولی الامر سی مسلمانونکی امرا اور خلفا اور قاضی یا سرایا
ہین اور بعضون کی نزدیک علما ہین اور حق یہہ ہی کہ اولی الامر وہ ہین کہ جو حکم کرسکتا
امام یا امیر یا بادشاہ یا حاکم عالم یا مجتہد قاضی یا مفتی کا اور جاننا چاہیی کہ خلافت کاملہ
حضرت علی پر تمام ہوئی بخلاف خلافت ناقصہ کی کہ وہ باقی ہی اور خلفاء عباسیین
تک باقی رہی اور امامت شرطونکی کم ہونی سی نقصان مین جاتی ہی کیونکہ اونکی شرط یہہ ہی
کہ امام قریشی ہووے بالفعل اکثر مقام مین پایا نہین جاتا پر سلطنت اور امارت باقی ہی
اونکی اتباع ہمیں اولی الامر ہونی کی سبب سی چاہیی نہ اس اعتبار سی کہ وہ خلیفہ
اور امام ہین

فصل حجت اجماع اور اوسکی فضیلت کا بیان ہی قولہ تعالی
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ف اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت معتدل
کہ تم ہو بتانی والی لوگون پر اور رسول ہو تم پر بتانی والا ف اکلیل مین ہی
کہ آیت سی اس امت کی فضیلت سب امتون پر اور حجت ہونا اس امت کی اجماع کا
مستنبط ہوا **قولہ تعالی** وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى
وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ [illegible]

رسول نی سب کہا کہ کہی او ہریرہ کی بات اور بہی سب مسلمانونکی راہ سوا ہی ہم اوسکو حوالی
کرین وہی طرف جو اوسنی پکڑی اور ڈالین اوسکو دوزخمین او بہت بری جگہ پہنچا
ف موضح القرآن مین ہی کہ رسول نی فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہی مسلمانونکی جماعت
جسنی جماعت کی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین جس بات پر امت کا اجماع ہوا وہی ہی فرمان
بہی ہی وہ منکر ہو تو دوزخی ہی تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس آیت سی معلوم ہوا کہ اجماع
بہی مثل کتاب اور سنت کی حجۃ قطعی ہی منکر...... اوسکا کافر اجماع والی وہ
ہین کہ مجتہد ہون اور فسق اور ہوا ازکہتی ہون بعضون نی کہا صحابہ کی سوا کسی کا
اجماع نہین ہی اور بعضون نی کہا رسول کی عترۃ کی سوا اور کسیکا نہین اور بعضی
اہل مدینہ پر منحصر رکہتی ہین اسمین کلام بہت اصول فقہ مین مذکور ہی فصل قیاس
کا بیان ہی قولہ تعالی هُوَ الَّذِی أَخْرَجَ الَّذِینَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ یَخْرُجُوا
وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِی قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُونَ بُیُوتَهُمْ
بِأَیْدِیهِمْ وَأَیْدِی الْمُؤْمِنِینَ فَاعْتَبِرُوا یَا أُولِی الْأَبْصَارِ
وہی ہی جسنی نکال دئی جو منکر ہین کتاب والون مین سی اونکی گہرون سی پہلی ہی بہیر
تم نہ اٹکلتی تہی کہ وہ نکلین گی اور وہ خیال رکہتی تہی کہ اونکا بچاؤ ہی اونکی قلعی اللہ
کی ہاتہ سی پہر پہنچا اونپر اللہ جہان سی اونکو خیال نہ تہا اور ڈالی اونکی دلمین دہاک
اوجاڑنی لگی اپنی گہر اپنی ہاتہون اور مسلمانونکی ہاتہون سو دہشت مانو ای آنکہہ والو
ف اکلیل مین ہی کہ اس آیت سی دلیل پکڑی ہی ابن عباس کی حجت ہونی پر اور ...

بیان بنی نضیر کی جلاوطنی کا

اسپر قیاس مجتہد و نکو فرض کفایہ ہی کیونکہ اعتبار کہتی ہین ایک خبر کو الگ
قیاس کرنیکو **فصل** ازواج کی مناقب کا بیان ہی **قوله تعالى** يا نساء النبي
لستن كاحد من النساء ان اتقيتن فلا تخضعن بالقول فيطمع
الذي في قلبه مرض وقلن قولا معروفا وقرن في بيوتكن
ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى واقمن الصلوة واتين الزكوة
واطعن الله ورسوله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس
اهل البيت ويطهركم تطهيرا **ت** ای نبی کی
عورتون تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکہو سو تم دب کر نہ بات کیجیو پہر لالچ
کرے کوئی جسکی دل مین روگ ہی اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنی گہرون مین اور
دکہاتی نہ پہرو جیسا دکہانا دستور تہا پہلی وقت نادانی کی اور کہڑی رکہو نماز اور دیتی
رہو زکوة اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکی رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی
کہ دور کری تم سی گندی باتین اس گہر والو اور ستہرا کری تمکو ایک ستہرائی سی **ف**
اکلیل مین ہی کہ ظاہر آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی ازواج عورتون سی مطلقا
افضل ہین حتی کہ مریم اور حضرت کی لڑکیون سی بہی تفسیر احمدی مین ہی کہ اہل سنت
کہتی ہین کہ عائشہ افضل ہین فاطمہ سی پر اور ازواج کو حضرت فاطمہ پر فضل نہین اور
حاشیہ مین ہی کہ سوای عائشہ اور خدیجہ کی اور ازواج کا فضل حضرت فاطمہ پر
علما مین معہود نہین اور محققین اہل سنت کہتی ہین کہ خدیجہ سب ازواج سی افضل ہین [illegible]
تفسیر احمدی مین لکہا ہی کہ یہ آیت حضرت کی ازواج اور اہلبیت کی فضل مین ہی اہل سنت کی
[illegible] اختلاف [illegible]

اور عائشہ اور ام سلمہ اور ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فاطمہ
اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم مراد ہیں اور منصور ماتریدی سے نقل ہے کہ یہ آیت عام ہے
آپکی سب ازواج اور اولاد کو کسی پر مخصوص نہیں **فصل** صحابہ کی فضل کا بیان ہے

قولہ تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ
رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ټ وَمَثَلُهُمْ
فِي الْاِنْجِيْلِ ڗ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ محمد رسول اللہ کا اور جو لوگ
اوسکے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھے اونکو رکوع میں اور
سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی یا ناد کا اونکی نشانی ہے
سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہے اونکی توریت میں اور کہاوت اونکی انجیل میں جیسی
کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر خوش لگتا
کھیتی والی کو تا جلاوے ان سے جی کافروں کا وعدہ دیا ہے اللہ نے اونہیں سے جو یقین لائے
ہیں اور کئے ہیں بھلے کام معافی کا اور بڑے نیگ کا **ف** تفسیر احمدی میں کہا ہے کہ
آیۃ ساری صحابہ کی فضائل میں نص ہے کسیکی تخصیص نہیں مفسرون نے بعضا ایسے
خصوصیت کا اشارہ کیا ہے والذین معہ سے حضرت ابوبکر کو لیا اشداء
علی الکفار سے حضرت عمر اور رحماء بینہم سے عثمان غنی اور
رکعا سجدا سے حضرت علی مراد ہیں لیغیظ بہم الکفار ...

بغض و کینہ کا فرینی صحابہ کی فضائل قرآن میں جا بجا ثابت ہیں پر اسمیں خلفاء اربعہ کا
ذکر بہت ہی بڑا اس بات کی تکذیب کی شیعوں کی سورۂ حج میں ہے الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ
فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ الآیہ مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے مراد خلفاء اربعہ
ہیں [illegible] فرمایا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ الآیہ مقدار [illegible] اس سے
بھی مراد ہیں [illegible] قرآن [illegible] ہیں سکتا کہ [illegible] اور
اور [illegible] لیا [illegible] فضیلت کی امید ہے اس سے زیادہ صحابہ کو بھی رضی اللہ عنہم
اجمعین فصل شیخین کی خلافت کا بیان قوله تعالى قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ
سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ
تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا [illegible] کہہ دے پیچھے رہنے والوں کو [illegible] بلاوے ہونگے ایک لوگوں
پر [illegible] سخت لڑائی والے تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانو گے دیگا تم کو اللہ
نیک بدلا اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے تھے پہلی بار دیگا تم کو ایک دکھ کی مار
منافقین [illegible] مراد [illegible] اور [illegible] وغیرہ ہیں [illegible] والی بات [illegible]
[illegible]
[illegible] مقبول نہیں ہے [illegible] اسلام ہی [illegible]
[illegible] مقبول تھی [illegible] حضرت ابوبکر صدیق
کی خلافت [illegible] اور بعضوں نے کہا ہے کہ [illegible]
[illegible] حضرت عمر کی خلافت پر دلالت [illegible]
[illegible] فصل [illegible]

قولہ تعالیٰ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ **ف** اور کہ یہ راہ ہے میری سیدھی سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہیں پھر تمکو ہٹا دینگی اوسکی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تمکو شاید تم بچتے رہو **ف** اگرچہ ظاہر آیت سے فرق مبتدعہ کی اثبات کوئی دلیل نہیں ہے پر مدارک میں ہے کہ حضرت نے ایک خط سیدھا کھینچا اور فرمایا یہ راہ سیدھی ہے اللہ کی سو چلو اوس پر اور اوس خط کے ہر طرف چھ چھ خط کج کھینچے اور فرمایا یہ اور راہیں ہیں ہر راہ میں شیطان ہے طرف اپنی کھینچتا ہے اوس سے بچو اور یہ آیت پڑھی پھر چھ چھ راہیں بارہ ہو رہیں ان تو بہتر فرقے ہوئے اور حدیث میں ہے کہ میری امت بہتر گروہ ہوگی ان میں سے ایک نجات پاویگا اور سب ناری ہوینگے اگرچہ ہر کوئی آپکو ناجی جانتا ہے تحقیق وہی ہے جو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کی پیرو ہوں ابن عباس سے ہے کہ جسمیں دس خصلتیں ہوں ناجی ہے تفضیل الشیخین و توقیر الختنین و تعظیم القبلتین والصلوٰۃ علی الجنائز والصلوٰۃ خلف الامامین وترک الخروج علی الامامین والمسح علی الخفین والقول بالقدر والامساک عن الشہادتین اور الفریقین یعنی ابو بکر اور عمر کو افضل جانتا اور عثمان اور علی کی توقیر کرنی بیت المقدس اور کعبہ کی تعظیم کرنی فاسق اور صالح کی جنازہ پر نماز پڑھنی فاسق اور صالح کے پیچھے نماز پڑھنی پادشاہ جابر یا عادل سے خروج نکرنا اور موزہ پر سفر اور حضر میں مسح کرنا خیر اور شر تقدیر اللہ سے جاننا کسیکو جنتی اور دوزخی یقین کرکے نہ کہنا مگر جنکو جنت کی بشارت ہے جیسے عشرہ اور حضرت فاطمہ اور حسنین اور [illegible] کہا جاتا ہے کہ سب مسلمان بہشتی ہیں اور کافر دوزخی ہیں [illegible] خلاصہ ہے تفسیر احمدی کا اور ترجمہ کی تفصیل اس رسالہ میں موجود ہے [illegible] **فصل** میثاق کی تفسیر کا

حقیقتکا بیان ہی **قوله تعالی** وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ
وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ۝ ت

جب وقت نکالا تیری رب نی آدم کی بیٹون کی ... پیٹھون سی اونکی اولاد
اور اقرار کروایا اون سی اونکی جانون پر کیا میں نہیں ہون تمہارا رب بولی البتہ ہم قائل ہین
کبھی کہو قیامت کے دن ہمکو اسکی خبر نہتی یا کہو کہ شرک تو نکالا ہمارے باپ دادون نی پہلی
ہم ہوئی اولاد اونکی پیچھی تو ہمکو کیون ہلاک کرتا ہی ایک کام پر کہ کیا خطا والون نی
ف تفسیر حسینی میں ہی کہ ابن عباس نی کہا ہی کہ اللہ نی آدم کی پیٹھ سی اسکی اولاد کو نکال
کرکی کہلایا چیونٹی کی شکل میں اور اونکو عقل دی اور فرمایا یہ تیری اولاد ہین انسی عہد لیتا ہون
اپنی عبادتکا اور یہ جنت کی جانی سی پہلی ہوا تھی اور طائف کی بیچ میں اور بعضون نی
کہا ہی کہ جنت سی اوترنی کی بعد اور بعضون نی کہا کہ جنت میں خلاصہ یہ ہی کہ سب میثاق
اور سبہون نی جواب دیا جو دنیا میں اسکا ایمان لایا اپنی اقرار میں ثابت رہا اوسکو ثواب ملیگا
ایفای عہد کے اور جو کافر ہوا دنیا میں اوس نی خلاف کیا اوسپر عذاب ہوگا اور بعضون نی
کہا کہ جب اللہ نی الست بربکم فرمایا چار صفین ہوئین پہلی صف نی زبان اور دل سی
اقرار کیا وہ وہ لوگ ہین جنکی ولادت اور موت دونو سعادت پر ہوئی جیسی حضرت علی اور فاطمہ
دوسری صف نی فقط دل سی اقرار کیا وہ وہ لوگ ہین جنکی فقط موت سعادت پر ہوئی جیسی حضرت
ابوبکر اور عمر اور عثمان تیسری صف نی فقط زبان سی اقرار کیا وہ وہ لوگ ہین کہ جنکی پیدائش
سعادت پر ہوئی اور موت شقاوت پر ہوئی جیسی [illegible]

نجبکی تہید ایش اور مرگ دو نوشقاوت یہ ہونی بعضی نحون اور انجیل **فصل** اللہ سی
نڈر رہنی کا بیان ہی **قولہ تعالی** أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ
إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ **ف** کیا نڈر ہوئی اللہ کی داؤسی سو نڈر نہین
اللہ کی داؤ سی مگر جو لوگ خراب ہون گی **ف** اکلیل مین ہی کہ اس آیۃ سی
معلوم ہوا کہ اللہ کی مکر سی نڈر رہنا گناہ کبیرہ ہی تفسیر احمدی مین ہی کہ مراد اللہ کی مکر سی
اس جگہ عذاب کرنا خدا کا اور ہلاک کرنا اوسکا غفلت مین ہی اور جسطرح اللہ کی مکر سی نڈر رہنا
کفر ہی اسی طرح اللہ کی رحمت سی ناامید ہونا کفر ہی **فصل** شریعت کی ٹھٹھا کرنی والونکا
بیان ہی **قولہ تعالی** وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ
قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ
إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ
ف اور جو تو اونسی پوچھی تو کہین ہم تو بول چال کرتی تھی اور کھیل تو کہہ کیا اللہ
اور اوسکی کلام سی اور رسول سی ٹھٹھی کرتی تھی بہانہ مت بناؤ کافر ہو گئی ایمان
لاکر اگر ہم معاف کرینگی تم مین بعضونکو البتہ نہ بخشینگی بعضونکو اسلئی کہ وہ گنہگار تھی
ف تفسیر احمدی مین ہی کہ کچھ منافق حضرت کی سامنی ٹھٹھی کو کہنی آئی اور
کہنی لگی دیکھو اس مرد کو چاہتا ہی کہ فتح کری شام کی قلعی کیا نقل سی بعید ہی پھر اللہ کو
خبر دی اللہ نی اس بات کی پھر بلایا آپ نی اونکو اور فرمایا کہ کیون تمنی ایسا کیا اونہون
انکار کیا اور قسم کھائی کہ ہم نہین کہتی تھی اور تمہاری صحابہ کی تئین ایسا نہین کہا ہم
تو رستہ میں ہنسی کرتی تھی پس یہ آیۃ اوتری **فصل** تکلیف مالا یطاق کا بیان **قولہ تعالی**
لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ت اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی شخص کو مگر جو اسکی
گنجائش ہو اوسیکو ملتا ہے جو کمایا اور اوسی پر پڑتا ہے جو کیا اے رب ہمارے نہ پکڑ اگر ہم بھولیں
یا چوکیں **ف** اکلیل میں ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو تکلیف آدمی کی گنجائش میں
نہیں [illegible] جیسے اجتماع ضدین کی تکلیف دینی یا جسم کی پیدا کرنی یا آدمی کی اور
[illegible] یا بیمار کو نماز میں کھڑے ہونے کی یا بے پانی کے وضو کی اور تفسیر احمدی میں ہے کہ یہی مذہب
اہل سنت کا اور مدارک میں ہے کہ لا تؤاخذنا سے یوں جانا جاتا ہے کہ نسیان اور خطا سے مواخذہ
[illegible] مواخذہ کی جائز ہونا **فصل علم کے چھپانے کا بیان قولہ تعالیٰ**
واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء
ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون **ت** اور جب اللہ نے
[illegible] اہل کتاب سے کہ اسکو بیان کرو گے لوگوں پاس اور نہ چھپاؤ گے پھینک دیا وہ قرار اپنی پیٹھ کے
پیچھے اور خرید لیا اوسکے بدلے مول تھوڑا سو کیا ہی خرید کرتے ہیں **ف** مدارک میں ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ عالموں پر علم کا شائع کرنا واجب ہے کسی غرض فاسد کے لئے اور
[illegible] کے لئے یا بخل [illegible] یا ذلت کی وضع کے لئے اوسکا چھپانا نہ چاہئے اور تفسیر احمدی میں
ہے کہ اس سے معلوم ہوا [illegible] عالموں پر اور عامی پر بھی اوسکی موافق واجب ہے اور یہ نکلا کہ
[illegible] **فصل** [illegible] کی وعید ہونے کا بیان **قولہ تعالیٰ** لا تجعلوا
دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا قد یعلم اللہ الذین
یتسللون منکم لواذا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان
تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم **ت** [illegible]
[illegible]

جاتی ہین انکو یہ بچا کر سو ڈرتی رہین جو لوگ خلاف کرتی ہین اوسکی حکم کا کہ پہنچی اونپر
کچھہ خرابی یا پہنچی اونکو کچھہ دکھہ کی مار **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ بعضی علمون نے اس
سی استدلال کیا ہی کہ امر مطلق وجوب کا مقتضی ہی اور سورہ احزاب مین ہی ایک آیت ہے
کہ امر وجوب پر دلالت کرتی ہی اکلیل مین ہی کہ اس سی حضرت کو نام سی پکارنا
حرام ہو گیا چاہیئی کہنا یا رسول اللہ یا نبی اللہ یہ حکم استمراری ہی **فصل** وحی
تفصیل کا بیان ہی **قوله تعالی** وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا
وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ
إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ **ت** اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سے باتین کری اللہ مگر
اشارہ سی یا پردہ کی پیچھی سی یا بھیجی کوئی پیغام لانی والا پہنچا دی اوسکی حکم سی جو چاہی وہ
اوپر ہی حکمتون والا **ف** مروی ہی کہ یہود حضرت سے کہتی تہی کہ تم کیون نہین بولتی اللہ سے
بلا واسطہ کلام کرتی مثل حضرت موسی کی اگر ہو تم نبی تب یہ آیت اتری اور امام نسفی لکہا
کہ یہود کہتی تہی کہ کیون نہین ہین کہ دیکہا محمد اللہ کو ... تب اتری یا ... امر کہ
باتین نہین کرتا مگر اپنی وحی کی تین قسم سی جو مذکور ہی اول وحی کہ مراد اوس سی جلدی کی
بات ہی کہ جلد سمجھہ مین آوی روبرو جیسی حضرت کو اونکی شب معراج مین یا پردہ کی پیچھی جیسی
حضرت موسی کو لیکن ان دونون معنی ہین یا مراد وحی سی الہام جیسی حضرت
ابراہیم کو دوسری پردہ کی پیچھی اور مراد اوس سی آواز غیب مراد ہی جیسی ہمارے
پیغمبر کی لیی شب معراج مین ہوا کہ آپکی اور اللہ کی درمیان پردہ تہی سو ان اور
سولی کی اون مین مسافت مقرر کی ہی اور پیغام بہیجنی فرشتہ جبرئیل کا پیغام لانا
مراد ہی حضرات اسلام کی کلام مین مذکور ہی کہ وحی دو طرح ہی ایک ظاہر ایک باطن

تفصیل بیان وحی

اور باطن ظاہر وہ کہ فرشتوں کی زبان سے یا اونکی اشارہ سے یا الہام سے ثابت ہو باطن بھی جو یا
سے یا وہی خواب اور ہاتف و مشاہدہ کا بیان لکھا اس لئے کہ خواب الہام میں داخل ہے بلکہ ہاتف
اور مشاہدہ [illegible] اجمالا ہے تفسیر [illegible] مفصل جنات کی ایمان کی تعریف کا
بیان ہے **قولہ تعالی** وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ
فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ قَالُوا يَا قَوْمَنَا
إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي
إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ
يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ **ت**
اور جب متوجہ کر دیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنوں میں سے سننے لگے قرآن
پھر جب وہاں پہنچے بولے چپ رہو پھر جب تمام ہوا الٹے پھرے اپنی قوم کو ڈر سناتے
بولے اے قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اتری ہے موسی کے پیچھے سچا کرتی سب اگلی کو
سمجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی اے قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو
اور اس پر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچا دے تمکو ایک دکھ کی مار سے
ف موضح القرآن میں ہے کہ حضرت نکلے تھے حج کی دنوں میں شہر مکہ سے
باہر نماز صبح پڑھتے تھے اپنے یاروں کے ساتھ اس وقت [illegible] جن
اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اس بار حضرت نے نہیں دیکھا [illegible]
[illegible] مسلمان ہو کر [illegible] باہر آئی حضرت اکیلے باہر گئے [illegible]
سیکھا اور دین قبول کیا [illegible] انکی بابت [illegible] تفسیر [illegible]
[illegible] کافر [illegible]

اختلاف ہی مالک و ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد کہتی ہیں جیسی مسلمان اپنی نیکیونکا
ثواب پاوینگا ویسی ہی جن مسلم کو بہی فائدہ ہی اور صاحب کشاف نی بہی اختیار کیا ہی اور ضحاک
کہتی ہیں کہ جن جنتمین جاوینگی اور کہا ہی کی اور بہشتین گی یہی ہی مختار اکثر مشایخ کا اور
بعضون نی کہا ہی کہ مثل آدمی نعمت کی لذت پاوینگی [illegible]
اور بعضون نی کہا ہی کہ جنتمین نہ جاوینگے اونکی گرد گہومینگی اور امام اعظم فرماتی ہیں کہ اون
اونکو بہو کا ایمان اونکو فقط اتنا بچا لیگا اکلیل مین ہی کہ ولوا الی قومہم
منذرین سی یہ نکلتا ہی کہ [illegible]
مین مضمون [illegible] فصل قیامت کی علامتونکا بیان
[illegible] هل ینظرون الا ان تاتیهم الملائكة او یاتی ربك
او یاتی [illegible] آیات ربك یوم یاتی بعض آیات ربك
لا ینفع نفسا ایمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في
ایمانها خیرا ف کاہی کی راہ دیکہتی ہین لوگ مگر یہی کہ آوین پاس اونکی فرشتی
یا آوی تیرا رب یا آوی کوئی نشان تیری رب کا جس دن آویگا ایک نشان تیری رب کا
کام نہ آویگا ایمان لانا کسیکو جو پہلی سی ایمان نہ لایا تہا [illegible]
اس آیت مین بعض آیات ربک [illegible] قیامت کی علامت [illegible]
دوسری [illegible] آفتاب کا مغرب سی طلوع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیان علامات قیامت [illegible]

[illegible] عورتوں [illegible] ہونا اور [illegible] کا [illegible] ہونا اقبال کی
بیان [illegible] باقی سال اور ان کی تفسیر میں [illegible] کہا [illegible] نکلنی کا
[illegible] کا فرق [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] کہا ہی
حضرت علی کی روایت ہے [illegible] کا حصول لیا جانا اور [illegible] دین کو [illegible] اور ان کا
اور امانت کو غنیمت کی حلال سمجھنا اور عورت کی اطاعت کرنی اور ماں کی
نافرمانی کرنی اور باپ کو دور کرنا اور دنیا کی لیے علم سیکھنا اور [illegible]
خلق [illegible] کا سردار ہونا اور [illegible] فتنوں کا [illegible] ہونا اور ان کی ڈر سے تعظیم کرنی اور رواج پکڑنی
شراب خواری کی اور ناچنے والیوں کی اور [illegible] باجے کی اور بہت ہونا زنا کا
[illegible] اور سلام کی بجائے دشنام سے باتیں کرنی [illegible]
[illegible] اور [illegible] مردوں کو مردوں
شہوت رانی کرنی اور عورتوں کو عورتوں سے اور [illegible] کا فروغ [illegible] ہونا
ہر طرف سے اور [illegible] ہونا جھوٹ اور دلوں سے امانت و [illegible] جانی اور [illegible]
علم سیکھنا اور چھپانا [illegible] ہونا اور ظلم بہت ہونا یہاں تک کہ [illegible]
باطل کا شائع ہونا جھوٹ باتوں اور [illegible] کی [illegible] ہونی قولہ تعالیٰ
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَاۤءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۤءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ
حَقًّا [illegible] میری رب کا [illegible]
[illegible] میری [illegible]
[illegible]

ماجوج نکلین گی اور موضح القرآن مین ہی کہ حضرت کی وقت مین دیوار سوراخ ہو گیا
اور حضرت عیسیٰ کی وقت وہ نکلینگے وہ دنیا کو لڑائی سی عاجز کرین گی آسمان پر تیر
چلاوینگے وہ لہو مین بہری اونگی آخر حضرت عیسیٰ کی بددعا سی یکبارہ سارے مرینگے
قوله تعالى وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ **ت** اور جب پڑ چکی گی اونپر
بات نکالینگی ہم اونکی آگی ایک جانور زمین سی وہ باتین کریگا اسواسطی کہ لوگ ہماری نشانیان
یقین نکرتی تہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ قیامت سی پہلی صفا پہاڑ مکہ کا پہٹیگا اوس مین
ایک جانور نکلیگا لوگوسی باتین کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہی اور سچی ایمان والون کو اور
جہوٹی منکرون کو جدا جدا کر دیگا نشان دیکر تفسیر احمدی مین ہی کہ ساٹہہ گز کا اوسکا طول
ہوگا کہ ڈیہہ بہاگنی والا اوس سی نہ بچیگا اور دوڑنی والا اوسکو نپاویگا اوسکی چار پاون
ہونگی اور پر اور روئین اور دو بازو منہہ آدمی کا سر گای کا آنکہہ سور کی کان ہاتہی کی
سینگ بارہ سنگی کی گردن شترمرغ کی سینہ شیر کا رنگ چیتی کا کوکہین بلی کی دم مینڈہی کی اور
کہر اونٹ کی بیچ مین دو ہاتہہ کا فاصلہ صالح علیہ السلام کی آفتاب کیطرح سیر کریگا اور پورا نکلیگا تین دن کی بعد اور منہہ
پہی کہ پہلی ہی ٹو انکلیگا اور ہوگا اوسکی پاس موسیٰ کا عصا اور انگوٹہی سلیمان کی مسلمانونکی
چہرہ پر عصا سی ملیگا روشن ہونگی انگوٹہی کا نقش کافرونکی منہہ مین ملیگا منہہ اونکی سیاہ ہونگی جسکو نام
لیکر پکاریگا سفید رو کو کہیگا ای اہل جنت اور سیاہ رو کو کہیگا ای اہل نار **قوله تعالى**
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ
ف اور وہ نشانی ہے اوس گہڑی کا سو اوس مین شبہ مت کرو اور میرا کہا مانو یہی ایک
سیدہی راہ **ف** ان آیتوں سی حضرت عیسیٰ کا اوترنا آسمان سی ثابت ہوا اور قیامت کی قرب معلوم ہوا

اکلیل و تفسیر احمدی میں لکھا و تفسیر قادری میں ہی کہ حضرت عیسیٰ ارض مقدس کی ایک شہر پر کہ اوسکو
افیق کہتی ہیں اوتریں گی آپ کی ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اوس سی قتل کرینگی دجّال کو بیچ بیت
المقدس میں اونکی لوگ صبح کی نماز پڑہتی ہونگی امام مہدی پیچھی ہٹ جاینگی حضرت عیسیٰ
اونکو آگی کرینگی اور اونکی پیچھی نماز پڑہینگی اور شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام
پر چلینگی کہ سورونکو مار ڈالینگی اور نصاریٰ کی چلیپا کو توڑینگی اور گرجا گہر اونکو
گرا دینگی اور قتل کرینگی نصاریٰ کو مگر جو اونمیں سی ایمان لاویگا وہ بچیگا لکہا ہے تفسیر احمدی
میں ہی کہ حضرت عیسیٰ اوترنے کی بعد شادی کرینگی ایک لڑکا بہی ہوگا چالیس برس
رہینگی بہر وفات پاوینگی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ میں دفن ہونگی قیامت کو
ساتہی حضرت عیسیٰ اور ابوبکر اور عمر ساتہی اوٹہینگی **قولہ تعالیٰ** فارتقب
یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم ربنا
اکشف عنا العذاب انا مؤمنون **ت** سو تو راہ دیکہہ جسدن کہ لاوی آسمان
دہواں صریح جو گہیر لیوی لوگونکو یہی دکہہ کی مار ای رب کہول دی ہمسی یہ آفت ہم
یقین لاتی ہیں **ف** اکلیل میں ہی کہ دہواں بہی قیامت کی علامتوں سی ہی و تفسیر
احمدیہ میں ہی کہ حضرت نی فرمایا دہواں بہرلیگا مشرق اور مغرب کی مابین کو
چالیس دن رہیگا مسلمانونکو زکام سا ہوگا اور کافرونکو نشہ سا چہڑیگا اور
اونکی نتہنوں سی اور کانوں سے اور پاخانہ کی جگہ سے نکلیگا ۃ ۃ ۃ

کتاب الطہارۃ

وضو کا بیان **قولہ تعالیٰ** یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا
وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم

الکعبین ف اسی ایمان والو جب تم اوٹھو نماز کو تو دھو لیا کرو اپنے منھ اور ہاتھ کہنیوں
تک اور مل لیا کرو اپنے سر کو اور پاؤں ٹخنوں تک ف اکثر لوگ کہتے ہیں کہ زید بن اسلم نے اذا قمتم کی تفسیر میں
کہا ہے اذا قمتم من النوم اس صورت میں لفظ قیام سے [illegible] وہی کہ جو کوئی [illegible]
سو جاوے وضو نہ ٹوٹے اور وہ مسح ہے اس سے حنفیہ نے دلیل پکڑی ہے چوتھائی سر کے مسح پر
کیونکہ با مسح پر داخل ہے الصاق پر امام مالک کہتے ہیں کہ با زائد ہے مراد تمام سر ہے اور امام
شافعی کہتے ہیں کہ با الصاق کی لی ہے ایک یا دو بال کا مسح کفایت کرتا ہے اور اکثر
میں دو قراءت ہیں نصب اور جر پہلی صورت سے یہ مراد ہے کہ سب پاؤں میں دھونا
ہوں تب ہو سکے اور دوسری صورت سے یہ مراد ہے کہ جو پاؤں میں موزے پہنے ہو وہ مسح
کرے کیونکہ دو قراءت بمنزلہ دو حکم کے ہیں اور بعضوں نے اس سے دلیل پکڑی ہے [illegible]
پر [illegible] دلیل ہے کہ وضو شرط ہے نماز کی صحت کی [illegible]
اور دیتی [illegible] اور تسمیہ اور استنشاق [illegible]
اللہ تعالے کو قرآن میں صرف چار عضو کا ذکر [illegible]
کا غسل واجب کہتا ہے کیونکہ ان کے وجہ میں [illegible] اور بعضوں نے دلیل پکڑی ہے
اس سے کہ کہنیاں اور ٹخنے غسل میں داخل نہیں ہیں کیونکہ [illegible]
جو اونکے دخول کی قائل ہیں وہ [illegible]
پر اور اون پاؤں [illegible]
اور سر کا دھونا [illegible]
[illegible] پر دلالت [illegible]
ٹوپی کا بیان [illegible]

یا ہی ہو تو بخشتے ہم ہیں تو بہ بخشو ف الحق سب ... ہو ... ہو کر ... توبہ

سے کچھ ہی نہ جانا ہے ناحق کل ... فرمایا ... قوله تعالى

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ

إِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا

إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا

لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ

ف اور جنہوں نے بنائی ہے ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں

اور تاک لگانے کو اس شخص کی جو لڑ رہا ہے اللہ سے اور رسول سے اس کے آگے سے اور وہ قسمیں کھاویں گے ہم نے

چاہی تھی بھلائی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں تو نہ کھڑا ہو اس میں کبھی البتہ جس مسجد کی بنیاد

دھری پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اس میں اس میں وہ مرد ہیں جن کو

خوشی ہے پاک رہنے کی اور اللہ چاہتا ہے ستھرائی والوں کو ف حضرت ...

کہ حضرت مکہ سے ہجرت کر آئے تو مدینہ کے باہر ... ایک محلہ ہے ... وہاں ٹھہرے چند

روز پھر شہر میں آگئے اور مسجد نبوی تعمیر کی اس میں جہاں نماز پڑھتے ... وہاں

وہاں کے لوگوں نے مسجد تیار کی اور جماعت قائم کی یہ مسجد قبا کہ مشہور ہے کہ حضرت

کبھی کبھی جاتے وہاں اور نماز پڑھتے اس محلے میں بعضے منافق تھے انہوں نے چاہا کہ اپنی

مسجد بناویں ... ان کی ضد پر اور اپنی جماعت جدا ٹھہراویں اور ... ایک ... ہو گیا

کہ ابو عامر کی ... ہو گیا تھا ... نفاق سے ملا کر ... جدا ...

چاہا کہ ... آپ ... نماز پڑھیں ...

وعدہ کیا کہ جنگ تبوک سے آ کر ہم پڑھیں گے تو اوّل وہاں نماز پڑھ کر شہر میں داخل ہونگے حق تعالیٰ نے
پہلی خبردار کر دیا اور مسجد قبا کے لوگوں کی تعریف کی اور مدارک میں ہے کہ سبب اللہ تعالیٰ کے
حضرت کو اس حال سے مطلع کیا وحشی قاتل حمزہ و معن بن عدی وغیرہ کو بھیجا انہوں نے اوس مسجد
ضرار کو گرا کر جلا دیا اور مردار اور کوڑا بھر دیا اس سے لوگ ان نے استنباط کیا ہے جو مسجد بنا میں
ریا اور سمعہ اور کوئی غرض اللہ کی خواہش سوا ہو یا مال غیر طیب ہو وہ مسجد ضرار میں داخل ہے
اس آیت سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ جو مسجد ریا اور سمعہ سے بنی اوس میں نماز نہ چاہیے اور
یہ کہ پانی سے استنجا کرنا افضل ہے تیسرے یہ کہ پہلے کلوخ سے استنجا کرنا چاہیے پھر پانی سے کیونکہ مسجد
قبا والے ایسا ہی کرتے تھے اس لیے ممدوح خدا کے ہوئے چوتھے یہ کہ اصولیوں نے لکھا ہے کہ ذکر
چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ اللہ نے مستنجی بالماء کو طہارت سے وصف کیا اور استنجا کی حالت
میں مس ذکر ضروری ہے جو مس ذکر ناقض وضو ہوتا طہارت ساتھ کیوں موصوف ہو
ایسا ہی اکلیل اور تفسیر احمدی میں **فصل** غسل کا بیان **قوله تعالیٰ** وَاِنْ كُنْتُمْ
جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا **ف** اگر تم کو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو **ف** جنابت
کبھی بے شہوت رانی کے دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہ کہ منی شہوت کے ساتھ انزال ہو بیداری میں
دوسری یہ کہ ایسی ہی ہو نیند میں اسے فقہا احتلام کہتے ہیں یا حشفہ کو قُبُل میں یا دُبُر میں داخل کیا
اس صورت میں فاعل و مفعول دونوں پر غسل واجب ہے اگرچہ منی نہ نکلے معلوم ہوا کہ یہ سب
صورتیں موجب غسل کی ہیں غسل میں تین فرض ہیں منہ میں پانی ڈالنا اور ناک میں اور سارے بدن
دھونا کیونکہ یہ صیغہ مبالغہ کا ہے کہ طہارت کاملہ ہو پس واجب ہوا منہ اور ناک میں پانی
ڈالنا اور سارے بدن کا دھونا اور ذکر کی اندر ایسا ہی ہے تفسیر احمدی میں **فصل**
پانی کی طہارت کا بیان ہے **قوله تعالیٰ** اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ف
جسوقت ڈال دی تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو اور اتارا تم پر آسمان سے
پانی کہ اوس سے تمکو پاک کرے اور دور کرے شیطان کی نجاست اور محکم کرے تمہارے دلونکو
اور ثابت کرے تمہارے قدم ف موضح القرآن مین ہے کہ جب دشمن [illegible] قابض ہوئے اوپر
مسلمانون کو حاجت غسل ہو گئی اور پانی پینے کا ہی تہا اور زمین ریت تھی جہان پانو
نہ ٹہرین صبح کو لڑائی درپیش ہے پہنچین دیکھکر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہین
اوسوقت بارش ہوا ایسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین تھم گئی اور ایک ولولہ
اوس سے جو نکلی تو دل کا خوف جاتا رہا اور اکلیل مین ہے کہ طہارت کی اصل پانی
ہے احداث اور نجاسات مین اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آسمان کا پانی پاک
کرنے والا ہے یعنی طاہر ہے جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے وانزلنا من السماء ماء طهورا
قوله تعالى وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ
اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ف اور وہی ہے کہ بھیجی چلائین باد خوشخبری لانے والی
اوسکی مہر سے آگے اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی ستہرا کرنے کا کہ جلا دین اوس سے ایک
دیس کو مردہ اور پلاوین اوسکو اپنی بنائی بہت چوپایون اور آدمیونکو ف اس آیت سے معلوم ہوا
کہ پانی بہت پاک ہے اوسکی طہارت جاتی نہین مگر جب کوئی نجاست [illegible]
[illegible] حال کہ مین [illegible] کوئی وصف اوسکا [illegible]
[illegible] فصل تیمم کا بیان قوله تعالى يا ايها الذين [illegible]

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا
جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ
عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ
وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ت اى ايمان والو

نہ نزدیک ہو نماز کی جب تم ہو نشہ مین جبتک کہ سمجھنے لگو جو کہتی ہو اور نہ جب جنابت مین ہو مگر راہ چلتی ہوئی جبتک غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر مین یا آیا ہی کوئی شخص تم مین جائی ضرورسی یا لگی ہو عورتون سی پہر نہ پایا پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا پہر ملو اپنی مونہہ کو اور ہاتہون کو اللہ ہی معاف کرنی والا بخشنی والا ف

القرآن مین دو پہلی حکم فرمایا کہ نشہ مین نماز کی پاس نہ جاو یہ حکم جب تہا کہ نشہ حرام نہوا تہا لیکن نماز سی مانع نہ تہا اور اب اگر نیند سی بیہوش ہو یا مرض سی کہ اپنی مونہہ کی لفظ نہ سمجہی تو اس حالت کی نماز درست نہین پہر قضا کری دوسرا فرمایا کہ جنابت مین نماز کی پاس نہ جاو جبتک غسل نہ کرو مگر راہ چلتی یعنی سفر مین کہ اوسکا حکم آگی ہی پہر فرمایا کہ اگر پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو تو زمین سی تیمم کرو پانی کا عذر تین صورت سی بتایا اور طہارت کا ضرور ہونا دو صورت سی ایک صورت پانی کی عذر کی یہ کہ مریض ہو پانی ضرر کرتا ہی دوسری یہ کہ سفر مین جیسی پانی پینی کو رکہا ہی آگی دور تک نہ ملیگا تیسری یہ کہ پانی موجود ہی لیکن اس تیر کی ساتہ وضو بہر طہارت کی ضرورت کی فرماین ایک کہ شخص جائی ضرور سی آیا وضو کی حاجت ہی دوسری یہ کہ عورت سی لگا غسل کی حاجت ہی اب تیمم کا طریق یہی کہ نیت

... نین یا اوپر دونو ہاتھ مارے پھر منہہ کو مل لے تمام پھر دونو ہاتھ مارے پھر ہاتھون کو
مل لیا کہنی تک و تفسیر احمدی مین ہی کہ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً سے تیمم کی شرطین معلوم
ہوئین یعنی یا تو پانی نہ ہو یا استعمال پر قادر نہو یا اوسکی نہونی سے یا اوسکی دوری سے یا ر
اور وضو کی ... یا اندیشہ ... اور دشمن کی ڈرسی تو تیمم کرے
اور تیمم قصد کو کہتی ہین اس معنی سے نیت کا فرض ہونا تیمم مین ثابت ہوا یہ حکم بالاتفاق
ہی اور صعید کہتی ہین روی زمین کو خواہ مٹی ہو خواہ اور کچھ اسی سے ابو حنیفہ مٹی اور
سنگ اور پتھر سے اگرچہ اوسپر غبار بھی نہو تیمم درست رکھتی ہین مگر شرط ہی کہ طہارت کامل
اسی پر ایک مسئلہ متفرع ہوتا ہی جو بعض شخص سوکھ جاوی نماز اوسمین پڑھی پر تیمم باقی
اور نقض کرنا تیمم کو پانی کی بینائی پر دلیل ہی کہ پانی کی طہارت اصل اور تیمم عوض ہی یہ
بالاتفاق ہی پر ... عوض مطلق نہین ہی جسطرح پانی حدث کو زائل کرتا ہی ویسی ہی تیمم
اسی جائز رکھا ہی کہ ایک تیمم سے بہت نمازین پڑھی جبتک کہ تیمم نہ ٹوٹی اور شافعی
کی نزدیک عوض ضروری ہی یعنی اوس سے نماز ہو جاتی ہی پر حدث حقیقت مین باقی رہتا ہی
اس ... ہر فرض کی لیے تیمم واجب کہتی ہین **قوله تعالى** وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ
سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً
فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ت اور
اگر تم بیمار ہو یا سفر مین یا آیا ہی کوئی شخص تم مین جائی ضرور سی یا لگی ہو عورتونسی پھر نہ پایا پانی
تو قصد کرو زمین پاک کا پھر ملو اپنی منہہ کو اور ہاتھون کو وہان سی ف ... مین ہی کہ ...
[illegible]
[illegible]

میں کہنیوں کا دہونا ذکر نہیں یہاں ہی ہاتھ کا پہیرنا کہنیوں تک مسح ہی اور آثار
میں ہی کہ لم تجدوا الماء سے معلوم ہوا کہ پانی کا ڈہونڈہنا تیمم کی قبل واجب ہی اوسکا
حکم جو اثنا ہی ... پیدا ہوا کہ جو تہوڑا پانی کہ وضو کو کافی نہیں ہی پایا تو استعمال کرنا واجب
کیونکہ اوس پر صادق آتا ہی کہ وہ واجد الماء ہی اور قبل وقت کی تیمم جائز ہی بدلیل او
قول کی اذا قمتم الی الصلوة اور معلوم ہوا کہ اوس سے فرض ساقط ہو جاتا سفر اور حضر
میں کیونکہ اللہ تعالی نے وجوب قضا کا ارشاد نہیں کیا شرح وقایہ میں ہی کہ جو چیز زمین
جنس سے ظاہر ہوا اوس پر تیمم درست ہی جیسے مٹی اور ریت اور پتھر اور سرمہ اور ہرتال
اور اون چیزوں پر درست نہین کہ جو کہان سے پیدا ہوں جیسے عقیق اور فیروزہ
اور زبرجد وغیرہ اور جو چاندی اور سونا کہان میں گہلا ہوا اوس پر درست نہین ہے
کہا نہیں گہلا ہوا ہو اور مٹی ملا ہوا اوس پر درست ہی **فصل حیض کا بیان ہی**

قوله تعالی ویسئلونک عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی
المحیض ولا تقربوهن حتی یطهرن فاذا تطهرن فاتوهن من حیث امرکم
الله ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین نساؤکم حرث لکم فاتوا
حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم واتقوا الله واعلموا انکم ملاقوه
وبشر المؤمنین **ف** اور پوچھتی ہین تجہسے حکم حیض کا تو کہہ وہ گندگی ہی سو
تم بچی رہو عورتوں سے حیض کے وقت اور نہ نزدیک ہو اون سے جبتک پاک نہ ہوویں پہر جب
ستہرائی کر لیں تو جاؤ اون پاس جہاں سے حکم دیا تمکو اللہ نے اللہ کو خوش آتی ہین
توبہ والی اور خوش آتی ہین ستہرائی والی عورتیں تمہاری کہیتی ہین تمہاری سو جاؤ اپنی کہیتی مین جہاں
چاہو اور آگی کی تدبیر کرو اپنی واسطی اور ڈرتے رہو اللہ سی اور جان رکہو کہ تمکو اوس سی ملنا ہی اور خوشی

ناپاک ہی تو لوگو ف موضح القرآن میں ہی کہ حیض کہتی ہیں خون کو کہ جو عورتونکو عادت سی
اور خلاف عادت بیماری سی آتا ہی سو اوسکا یہی حکم ہوا کہ اسوقت پڑھا یہہ عورت سی تی سوال خدائی فرمایا
کہ ازار ہی اونکی یعنی یہہ جب پاک ہون تو جاوی جہاں سی حکم فرمایا اللہ نی یعنی دوسری جگہہ جو
ناپاک ہی اوس سی تو منع ہی ہین اور یہود کہتی ہین کہ عورت حیض والی عورتونکی ساتھہ نہ کھاوی
نہ پیوی نہ رہی اونکی ساتھہ اور مجوس بھی اسیطرح ثابت بن دحداح نی حضرت سی پوچھا کہ حیض میں ہم
کیا معاملہ چاہیی تب یہہ آیت اتری اور تفسیر بیضاوی سی معلوم ہوتا ہی کہ نصاری اون عورتونسی
کرتی ہی تی ڈر ہوکر اور یہود اونسی علیحدہ رہتی ہی سو اسمین اللہ نی حکم اعتدال کا یعنی بیچ افراط اور تفریط کی
فرمایا اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اجتناب کی حد مین ہماری علما مختلف ہین بعضی کہتی ہین کہ ناف کی
نیچی سی زانو تک اجتناب چاہیی اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ فرج کا موضع مراد ہی حضرت عائشہ سی یہی
منقول ہی یطہرن مین دو قراتین ہین تخفیف و تشدید اور دو قراتین بمنزلہ دو آیتونکی ہوتین ہین سو
عمل واجب ہی پہلی قرات کو محمول کیا اوسوقت پر کہ دس دن کامل ہین کہ اکثر مدت حیض کی اگر خون بند ہو
بس اوسوقت مین صحبت کرنی درست ہی گو غسل نکری دوسری قرات کو محمول کیا اوسوقت پر کہ
دس سی کم مین خون بند ہوا اوسمین جبتک غسل نکری یا ایک وقت نماز کا گذر نجاوی گو دین
ہو وقت صحبت نکری کہ یہی مانی مذہب کی یہ ہین کہتی ہین انکی جگہہ مین کہ وہ کہتی ہی ہو عورت غسل
کرے پھر خواہ نہ بھی کرے اور اسمین بھی ہو دیہ کہ جائز نہین کہتی ہی عورتونکی آتی اونکی حالت
ہی کہ جو عورت دوسری اور معالم التنزیل مین ہی کہ حرث کی لفظ مین دلیل ہی اسبات کی کہ عورت
والطی اسم ہی اور خلاف علما کا بیچ مسائلکی الوطی اپنی عورتسی کفارہ دینا یا استغفار اور توبہ کر
یعنی کفارہ جیسی ہین اگر استغفار اور توبہ پر اکتفا کرتی ہین اور تفسیر حسینی مین کہ اللہ
کیا ہی کہ جو مرد اپنی عورتسی والطی کا ارادہ کری حیض مین جانتا ہی اور وہ عورت

قتل کری اوسپر قصاص اور دیت کچھ واجب نہین اور شرط ہوا کہ جو کسی نا و اسی ...
صحبت کی اوسکو یہ واجب ہے ایک دینار کی بدون تصدق کی گناہ اوسکا بخشا جانا اور صحبت
کہ صحبت سی فقط شہوت رانی منظور نہ ہووے بلکہ لڑکا چاہنا غرض ہی واجب صحبت کا ارادہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی حصن حصین مین ہے کہ جب ارادہ جماع کا کری کہو بسم اللہ اللہم جنبنا
الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا اور جب انزال منی ہووی کہو اللہم لا تجعل
للشیطان فیما رزقتنی نصیبا **فصل** جنب وغیرہ کی مصحف چہونی کا بیان **قولہ تعالی**
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ
عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ
سو بول پاکی اپنی رب کی نام کی جو سب سی بڑا ہی سو مین قسم کہاتا ہون تارون کی ڈوبنی کی
اور یہ قسم اگر سمجھو تو بڑی قسم ہی بیشک قرآن ہی عزت والا لکہا ہوا ہی کتاب مین اوسکو وہی چہوتی ہین
جو پاک ہین **ف** اس آیت سی معلوم ہوا کہ جو بی وضو ہون تو انہیں چہونا مصحف ... اور
محدثا وجنبا اور حائض اور نفسا کو قرآن چہونا نہ چاہئی ... کی
اور محدث حافظ کو پڑہنا قرآن کا جائز ہی اور ناظر کو نہین مگر ...
گردانتا جاوی کراہت کی ساتھ جائز ہی اور لکہنا قرآن کا ... امام ابو یوسف
نزدیک جائز ہی اس شرط پر کہ ورق زمین پر ...
مطلقا جائز نہین ... **فصل** ... کی امر کا بیان **قولہ تعالی**
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا
تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا
وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَى حِينٍ ...

مما خلق ظلالا وجعل لكم من الجبال اكنانا وجعل لكم سرابيل تقيكم الحر
وسرابيل تقيكم بأسكم كذلك يتم نعمته عليكم لعلكم تسلمون
ف اور اللہ نے بنادی تمکو تمہارے گہر بسنے کی جگہہ اور بنادی تمکو چوپاؤں کی کہال کے
ڈیرے جو ہلکی لگتی ہین تمکو جسدن سفر مین ہو اور جسدن گہر مین اور انکی اُون سے اور ببریون سے اور
بالون سے کتنی اسباب اور برتنے کی چیز ایک وقت تک اور اللہ نے بنادی تمکو اپنی بنائی چیزونکی
چہاؤن اور بنادی تمکو پہاڑون مین چہپنے کی جگہین اور بنادی تمکو کرتی جو بچاؤ دین گرمی کا اور
کرتی جو بچاؤ دین لڑائی کا اسیطرح پورا کرتا ہی اپنا احسان تم پر شاید تم حکم مین آؤ ف
اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سے معلوم ہوا کہ ماکولات کا چمڑا اور اُون اور پشم اور بال جب کہ بدن
مین جدا ہون بعد تذکیہ کی یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کئے جاوین سو طاہر ہین اور بعضون
نے مطلقًا اوسکو مباح کیا ہی گو غیر مذکاۃ بہی ہو اور تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ آیہ دال ہی
اوپر پہننے اُون اور پشمینہ اور پہننا اور برتنے اور زرہ لوہے کی اور چہونے اور چیزونکی
استعمال پر شرح وقایہ مین ہی کہ مردے کی بال اور ہڈی اور پٹہی اور پشم اور سینگ اور
آدمی کا بال اور ہڈی پاک ہی **کتاب الصلوة** **قوله تعالى** واقيموا
الصلوة ف اور کہڑی کرو نماز ف تفسیر احمدی مین ہی کہ نماز اور زکوة
کا فرض ہونا بدیہی ہی ہمارے دین مین دلیل کی حاجت نہین اور اللہ نے اپنی کتاب مجید
مین بار بار بیان اوسکا فرمایا اور پنجگانہ نماز کو بہی کئی جگہہ ذکر کیا **قوله تعالى**
حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى ف خبردار رہو نمازون سے اور
بیچ والی نماز سے ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سے سب نمازونکی فرضیت عموما
اور صلوة الوسطی کی خصوصا معلوم ہوتی اور صلوة الوسطی کی تفسیر مین اختلاف ہی

ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ عصر کی نماز ہے یہی قول ہے بہت صحابہ کا مثل حضرت
علی اور عائشہ اور ام سلمہ اور حفصہ اور ابن مسعود کے کیونکہ مصحف حفصہ مین بعد الوسطی
صلوۃ العصر اور حضرت نے یوم احزاب مین فرمایا جب کہ نماز عصر کی آپ سے فوت
ہوئی کہ باز رکہا ہمکو صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر سے اللہ اونکی گہر وان کو آگ سے بہرے
اور انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور ابو امامہ نے کہا ہے کہ فجر کی نماز ہے کیونکہ وہ
بیچ مین ہے دن کی دو نمازون اور رات کی دو نمازون کے اور ابن عمر اور زید بن
اسامہ نے کہا ہے کہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ وہ دن کے بیچ مین ہے اور ابن عباس نے
[illegible] مین ہے کہ مغرب کی نماز ہے کیونکہ بیچ مین ہے دو نمازون خفی اور دو نمازون
جہر کی اور بعضون نے کہا ہے کہ عشا کی نماز ہے کیونکہ وہ دو وترون کے بیچ مین ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غیر معین ہے مثل لیلۃ القدر کے تا سب سے خبردار رہین
اور اکلیل مین ہے کہ جمعہ ہے یا نماز ضحی یا عید الفطر کی نماز یا عید الاضحی کی یا رات
کی نماز یا جماعت کی نماز یا خوف کی **قولہ تعالی** اقم الصلوۃ طرفی
النہار و زلفا من اللیل [illegible]
[illegible] دن رات کے [illegible] دن کی [illegible]
فجر کی نماز ہے اور [illegible] زلفا من اللیل [illegible]
اور عشا کی نماز مراد ہے [illegible]
ذکر ہے [illegible] **قولہ تعالی** اقم الصلوۃ
لدلوک الشمس الی غسق اللیل و قرآن الفجر [illegible]
[illegible]

فجر کا بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہی روبرو **ف** دلوک کہتی ہین زوال ہی اور
غروب پہلی صورت مین آیہ جامع ہی پانچوین نماز کی کیونکہ زوال سی رات کی اندہیر
تک چار نمازین یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ہوتی ہین اور قرآن الفجر سی فجر کی
بوجہی جاتی ہی اور دوسری صورت مین ظہر اور عصر شامل ہوگی اور قرآن الفجر
سی معلوم ہوا کہ نماز مین قرأت رکن ہی **قولہ تعالیٰ** فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ آنَآئِ
اللَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی **ف** سو تو سہتا رہ جو
کہین اور پڑھتا رہ خوبیان اپنی رب کی سورج نکلنی سی آور ڈوبنی سی پہلی اور کچھ
گہڑیون مین رات کی پڑہا کر اور دن کی حدود پر شاید تو راضی ہوگا **ف** اکلیل اور
تفسیر احمدی مین ہی کہ قبل طلوع شمس سی فجر کی نماز مراد ہی اور قبل غروبہا سی عصر
ومن آناء اللیل سی مغرب اور عشا کی اور اطراف النہار سی ظہر کی نماز **قولہ تعالیٰ**
فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ **ف** سو پاک اللہ کی یاد ہی جب
شام کرو اور صبح کرو اور اسی کی خوبی ہی آسمان اور زمین مین اور پچھلے وقت اور جب
دوپہر ہو **ف** تفسیر احمدی مین ہی ابن عباس کی روایت سی کہ یہ آیت جامع
پانچون نماز کی کیونکہ حین تمسون سی مغرب اور عشا وحین تصبحون سی فجر اور
عشیا سی عصر اور حین تظہرون سی ظہر مراد اور اصح یہی ہی کہ پانچون وقت کی نماز
مکہ مین فرض ہوئی اور حسن نی کہا ہی کہ پانچون نمازین فرض ہوئین مدینہ مین مگر
[illegible] دو رکعت [illegible] جب [illegible] وقت [illegible] پس [illegible]

اذان کی شروع ہونی کا بیان ہی **قولہ تعالی** وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ت اور
جس وقت پکارو نماز کو اوسکو ٹہراوین ہنسی اور کھیل یہ اسواسطی کہ وہ لوگ بی عقل ہین **ف**
موضح القرآن مین لکہا ہے کہ یعنی یہود اور بعضی مشرک اذان کی آواز سنتی ہین اوکی سمجہ نہی
اللہ کی بڑائی ہر دین مین بہتر ہی تفسیر احمدی مین ہے کہ مدینہ مین ایک نصرانی تہا جب موذن
کہتا اشہد ان محمد الرسول اللہ وہ کہتا جلاوی اللہ کاذب کو ایک رات
اوسکا غلام آگ لایا اوسکی گہر والی سوتی تہی آگ کی چنگاریان ساری گہر مین پہیل گئین
جو اوسکو اور اوسکی اہل کو جلا دیا اس آیت سی معلوم ہوا کہ اذان نص کتاب سی ثابت ہی
نہ فقط خواب کی حدیث سی جیسا کہ فقیہون نی کہا ہی اور اذان سنت موکدہ ہی
پانچون وقت اور جمعہ کی لیئی اور مستحب ہی موذن کو طہارت اور وضو اور قبلہ رو کہڑا
ہونا اور وقت سی پہلی درست نہین اگر کسی نے پہلی اذان کہدی تو اعادہ واجب ہے
اور لحن و ترجیع نہو اور حدیثون مین اوسکی فضائل بیان ہین چاہیے کہ جو موذن کہی
سننی والا خوب سنکر اوسکو اعادہ کری **فصل** نماز کی شرطونکا بیان ہی **قولہ تعالی**
يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ
فَاهْجُرْ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ **ت** ای لحاف
مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنی رب کی بڑائی بول اور اپنی کپڑی پاک کر اور
پلیدی کو چہوڑ دی اور نہ احسان کر کہ احسان کری اور بہت چاہی اور اپنی رب کا
راہ دیکہ **ف** تفسیر حسینی مین ہی کہ کہا صاحب ہدایہ نی کہ صاحب قدوری سی تحریمہ کا
فرض ہونا معلوم ہوا اسواسطی کہ یہ بہی مراد ہی آیت [illegible] ہی اور [illegible] تکبیر تحریمہ مین [illegible]

مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ

ف اور اللہ نے بنا دی تمکو تمہاری گھر بسنے کی جگہہ اور بنا دی تمکو چوپاؤں کی کہال سے ڈیری جو ہلکی لگتی ہین تمکو جسدن سفر مین ہو اور جسدن گہر مین اور اونکی اون سے اور پشم سے اور بالون سے کتنی اسباب اور برتنے کی چیز ایک وقت تک اور اللہ نے بنا دی تمکو اپنی بنائی چیزونکی چہاؤن اور بنا دی تمکو پہاڑونمین چہپنے کی جاگہین اور بنا دی تمکو کرتی جو بچاوین گرمی کا اور کرتی جو بچاوین لڑائی کا آفت یون پورا کرتا ہی اپنا احسان تمپر شاید تم حکم مین آؤ ف اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ ماکولات کا چمڑا اور اون اور پشم اور بال جب مذبح مین مذبوح ہون یا بعد تزکیہ کی یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کئی جاوین سو طاہر ہین اور بعضون نی مطلقا اوسکو مباح کیا ہی گو غیر مذکاۃ بہی ہو اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ آیہ دال ہی اوپر پہننے اون اور پشمینہ اور موبینہ اور روئی اور زرہ لوہی کی اور خفتون اور جبونکی استعمال پر شرح وقایہ مین ہی کہ مردی کی بال اور ہڈی اور پٹہی اور پشم اور سینگہہ اور آدمی کا بال اور ہڈی پاک ہی

كتاب الصلوة

قولہ تعالی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ف اور کہڑی کرو نماز ف تفسیر احمدیہ مین ہی کہ نماز اور زکوۃ کا فرض ہونا ایسا ہی ہماری دین مین دلیل کی حاجت نہین اور اللہ نی اپنی کتاب مجید مین بار بار بیان اوسکا فرمایا اور پنجگانہ نماز کو بہی کئی جگہہ ذکر کیا قولہ تعالی حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ف خبردار رہو نمازون سے اور بیچ والی نماز سے ف تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس آیہ سے سب نمازونکی فرضیت عموما اور صلوۃ وسطی کی خصوصا معلوم ہوتی اور صلوۃ الوسطی کی تفسیر مین اختلاف ہی

ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ عصر کی نماز ہے یہی ہے قول جمہور کا صحابہ کا مثل حضرت عمر اور
علی اور عائشہ اور ام سلمہ اور حفصہ اور ابن مسعود کی کیونکہ مصحف حفصہ میں ہے الصلوٰۃ الوسطیٰ
صلوٰۃ العصر اور حضرت نے یوم احزاب میں فرمایا جب کہ نماز عصر کی آپ سے فوت
ہوئی کہ باز رکھا ہمکو صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر سے اللہ اونکی گہرون کو آگ سے بہرے
اور انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور ابو امامہ نے کہا ہے کہ فجر کی نماز ہے کیونکہ وہ
بیچ میں ہے دن کی دو نمازون اور رات کی دو نمازون کی اور ابن عمر اور زید بن
اسامہ نے کہا ہے کہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ وہ دن کے بیچ میں ہے اور ابن عباس کی
روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز ہے کیونکہ بیچ میں ہے دو نمازون خفی اور دو نمازون
جہر کی اور بعضون نے کہا ہے کہ عشا کی نماز ہے کیونکہ وہ دو وترون کے بیچ میں ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غیر معینہ ہے مثل لیلۃ القدر کی تاکہ سب سے خبردار رہیں
اور اکلیل میں ہے کہ جمعہ ہے یا وتر یا ضحی یا عید الفطر کی نماز یا عید الاضحی کی یا رات
کی نماز یا جماعت کی نماز یا خوف کی **قولہ تعالیٰ** اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ
النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ **ت** قائم رکھ نماز دونو سرے دن کی اور
کچھ ٹکڑون رات کی **ف** دن کی دو طرف غدوہ اور عشیہ ہے غدوہ سے مراد
فجر کی نماز ہے اور عشیہ سے مراد ظہر اور عصر کی نماز ہے اور زلفا من اللیل سے مغرب
اور عشا کی نماز مراد ہے حاصل یہ ہے کہ یہ آیت ان آیتون سے ہے کہ پنجگانہ نماز کا اوس میں
ذکر ہے ایسا ہی تفسیر احمدی اور اکلیل میں ہے **قولہ تعالیٰ** اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ [illegible]
[illegible] قائم رکھ نماز سورج کے ڈہلنے سے [illegible]

فجر کا یعنی قرآن پڑہنا فجر کا ہوتا ہی روبرو **ف** دلوک کی معنی زوال ہی اور
غروب پہلی صورت مین آیہ جامع ہی پانچون نماز کی کیونکہ زوال سی رات کی اندھیر
تک چار نمازین یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ہوتی ہین اور قرآن الفجر سی فجر کی
بوجھی جاتی ہی اور دوسری صورت مین ظہر اور عصر شامل ہوگی اور قرآن الفجر
سی معلوم ہوا کہ نماز مین قرأت رکن ہی **قولہ تعالی** فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ آنَاءِ
اللَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی **ف** سو تو سہتا رہ جو
کہین اور پڑہتا رہ خوبیان اپنی رب کی سورج نکلنی سی آگی اور ڈوبنی سی پہلی اور کچھ
گھڑیون مین رات کی پڑہا کر اور دن کی سرون پر شاید تو راضی ہوگا **ف** اکلیل اور
تفسیر احمدی مین ہی کہ قبل طلوع شمس سی فجر کی نماز مراد ہی اور قبل غروبہا سی عصر
ومن آناء اللیل سی مغرب اور عشا کی اور اطراف النہار سی ظہر کی نماز **قولہ تعالی**
فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ **ف** سو پاک اللہ کی یاد ہی جب
شام کرو اور صبح کرو اور اسی کی خوبی ہی آسمان زمین مین اور پچھلی وقت اور جب
دوپہر ہوون **ف** تفسیر احمدی مین ہی ابن عباس کی روایۃ سی کہ یہ آیہ جامع
پانچون نماز کی کیونکہ حین تمسون سی مغرب اور عشا حین تصبحون سی فجر اور
عشیا سی عصر اور حین تظہرون سی ظہر مراد ہی اور اصح یہی ہی کہ پانچون وقت کی نماز
مکہ مین فرض ہوئی اور حسن نی کہا ہی کہ پانچون نمازین فرض [illegible]
[illegible] دو رکعت [illegible] جس وقت [illegible]

اذان کی مشروع ہونی کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۞ **ت** اور جسوقت پکارو نماز کو اوسکو ٹہراوین ہنسی اور کہیل یہ اسواسطی کہ وہ لوگ بی عقل ہین **ف** موضح القرآن مین ہی کہ بعضی یہود اور بعضی مشرک اذان کی آواز سنکر ہنستی ہین اور نقلین اوتاری اللہ کی پکار کی ہر دین مین ہی تفسیر احمدی مین ہی کہ مدینہ مین ایک نصرانی تہا جب موذن کہتا تہا اشهد ان محمدا رسول الله وہ کہتا جلا دی اللہ کاذب کو ایک رات اوسکا غلام آگ لایا اوسکی گہر والی سوتی تہی آگ کی چنگاریان ساری گہر مین پہیل گئی اوسکو اور اوسکی اہل کو جلا دیا اس آیہ سی معلوم ہوا کہ اذان نص کتاب سی ثابت ہی نہ فقط خواب کی حدیث سی جیسا کہ بعضی لوگون نی کہا ہی اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون وقت اور جمعہ کی لئی اور مستحب ہی موذن کو طہارت سی اور باوضو اور قبلہ رو کہڑا ہونا اور وقت سی پہلی درست نہین اگر کسی نی پہلی اذان کہدی تو اعادہ واجب ہی اور لحن اور ترجیع نہو اور حدیثون مین اوسکی فضائل بیان ہین چاہئی کہ جو موذن کہی سننی والا خوب سنکر اوسکو اعادہ کری **فصل** نماز کی شرطون کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ۞ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۞ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۞ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۞ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۞ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۞ **ت** اے لحاف مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنی رب کی بڑائی بول اور اپنی کپڑی پاک رکہ اور پلیدی کو چہوڑ دی اور نہ کر احسان کہ احسان کری اور بہت چاہی اور اپنی رب کی راہ دیکہ **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ کہا صاحب ہدایہ نی کہ مراد ثیاب سی کپڑی وغیرہ معلوم ہوا اسواسطی کہ کپڑی مراد لیا ... لفظ

[illegible] کی بھی نجاست اگر [illegible]

[illegible] کی نزدیک نجاست [illegible]

[illegible]

[illegible] نجاست [illegible]

[illegible] نجاست [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] **قوله تعالیٰ** [illegible]

[illegible]

قوله تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] **قوله تعالیٰ** [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو پہنی تھی اب پہیر مونہہ اپنا طرف مسجد الحرام کی او جسجگہ تم ہوا کرو پہیرو مونہہ اوسی کیطرف
اور جنکو ملی ہی کتاب البتہ جانتی ہین کہ یہی ٹہیک ہی اونکی ربکی طرف سی اور اللہ بیخبر
نہین اون کاموںسی جو کرتی ہین **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کعبہ کو
بناکر اوسیکی طرف نماز پڑہتی تہی جب اونکی وفات ہوئی تب حضرت موسی اور داود
اور غیرہما اللہ کی حکم سی بیت المقدس کیطرف پڑہنی لگی جب ہماری حضرت کو نبوت
ہوئی اور بعد اوسکی تیرہ برس مکہ مین رہی کعبہ کیطرف پڑہا کئی جب مدینہ کو ہجرت کی
بیت المقدس کیطرف حکم ہوا اہل کتاب طعنہ کرنی لگی کہ ہمارا قبلہ پکڑتو بہی محمد تابع
ہوا حضرت کو اس کلام سی رنج ہوا اللہ سی توجہ کرکی آسمان کو دیکہتی تہی کہ کیا حکم
اوتری آپ بنی سلمہ کی مسجد مین ہجرت کی سولہ مہینی کی بعد نصف رجب کو دوشنبہ
کی دن بیت المقدس کیطرف دو رکعت ظہر کی پڑہا ئین تہین کہ جبرئیل یہ آیہ لائی قد نری
پس کعبہ کیطرف پہر کر بقیہ نماز کو تمام کیا سو اس مسجد کو جامع القبلتین کہتی ہین اس سی معلوم
ہوا کہ قبلہ کیطرف منہ کرنا واجب ہی اور قبلہ کعبہ کی ہوا اور اوسکی عرصہ کو کہتی ہین اوسکی بیان
کو اور یہ ہوا بلاد ہند مین آفتاب کی مغرب شتائی اور صیفی کی مابین ہی **قولہ تعالی**
قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ **ف** تو کہہ میری رب نی فرمائی انصاف اور سیدہی کرو
منہ ہر نماز کی وقت اور پکارو اوسکو نرے اوسکی حکم بردار ہوکر **ف** تفسیر احمدی مین اس
آیتی سی مسئلہ معلوم ہوئی ایک فرض تا قیام کا دوسرا منہ کرنا ایک طرف [illegible]
[illegible] سی عبادات مین عموما اور نماز مین خصوصا **قولہ تعالی** [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] تفسیر احمدی [illegible] کی معنی [illegible] الحرام کی

خاموشی کی کہ یا سے لیے اللہ کی باجماعین یا دہنی اکرین یعنی بالتضعیف الایدی والابصار

ف قوموا لله سے معلوم ہوا کہ کھڑا رہنا نماز میں اللہ کے لیے ساتھ قنوت کے فرض ہے پس
اگر قیام نماز میں نہ پایا جاوے یا بیٹھ کر پڑھے کی نماز پڑھے یا اللہ کے لیے قیام نہو یا ساتھ
قنوت یعنی خشوع و سکوت کے نہو نماز فاسد ہو جاتی ہے پس پہلے معنی سے معلوم ہوا کہ قیام اللہ
کے لیے ساتھ خاموشی کے فرض ہے اور نماز میں کلام کرنا حرام ہے اور ایک معنی
سے یوں جانا گیا کہ سنگریزے وغیرہ اولٹنا اور دست او جیب التفات کرنا ادھر ادھر پھرانا
مکروہ ہے **قولہ تعالیٰ** فاقرؤا ما تيسر من القرآن **ف** سو پڑھو جتنا آسان
قرآن **ف** اس سے قرآن کا پڑھنا نماز میں فرض ہوا اور فرض کا مقدار ہمارے نزدیک
ایک آیت ہے جیسے آیۃ الکرسی وغیرہ یا تین آیتیں چھوٹی مثل مدہامتان کی اور شرح
تفسیر احمدی میں اور جامع الرموز میں کہا ہے یہ کہ تین آیتیں کم ہوں بڑی ایک آیہ سے
قولہ تعالیٰ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞
عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۞ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۞ وَاِنَّهٗ لَفِيْ
زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۞ **ف** اور یہ قرآن ہے اوتارا جہانوں کے صاحب کا لے اترا ہے اس کو
فرشتہ معتبر تیرے دل پر کہ تو ہو ڈر سنانے والا کھلی عربی زبان سے اور یہ لکھا ہے پہلوں کی
کتابوں میں **ف** تفسیر احمدی میں ہے صاحب کشاف اور مدارک اور ہدایہ نے حجت
پکڑی ہے کہ قرآن کو غیر عرب کی زبان میں ترجمہ ہو قرآن ہے اسی سے یوں جانا گیا کہ قرآن
پڑھنا زبان فارسی نماز میں جائز ہے ابو یوسف اور محمد اور شافعی کہتے ہیں جو عربی پر قادر ہو
تو القرآءۃ بالفارسیۃ فی الصلاۃ عند جائز نہیں مگر ابو حنیفہ پہلے قول میں دونو حال میں جائز کہتے تھے
اور آخر امام صاحب نے بھی صاحبین کی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور اسی پر فتویٰ

قوله تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا ف ت اے ایمان والو رکوع
کرو اور سجدہ کرو ف الاکلیل اور ہدایہ مین ہے کہ اس آیہ سے رکوع اور سجدہ فرض ہے
قوله تعالیٰ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا
ت کہ اللہ کر پکارو یا رحمن کر جو کچھ کر پکاروگے سو اوسکی ہین سب نام خاصے اور
تو نہ پکار اپنی نماز مین نہ چپکی پڑھ اور ڈھونڈھ لے اسکی بیچ مین راہ ف موضح القرآن
ہے کہ رحمن نام اللہ کا عرب کے لوگ سمجھے تھے اس پر یہ فرمایا کہ نام بہتیرے ہین اللہ وہی
ایک ہے اور پکارنے کی نماز مین بہت چلانا بھی نہین اور بہت ہلکی آواز بھی نہین
بیچ کی چال پسند ہے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار کی قرات
کرتے تھے اور مشرک جب سنتے تھے برا کہتے تھے تب یہ آیہ اتری یعنی اتنا چلا کہ مشرک
سنین نہ اتنا آہستہ کہ پیچھے والے نہ سنین بلکہ اسکی بیچ مین اور روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ دبی آواز سے پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ مین اپنے رب سے مناجات کرتا ہون وہ میری
حاجت جانتا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ چلا کر پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ شیطان کو بھگاتا ہون
اور غافلون کو جگاتا ہون جب یہ آیہ اتری حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ اپنی آواز کچھ اونچی کرو
اور عمر کو فرمایا کچھ دبی آواز کرو یہ جہر اور مخافت کی مقدار مین ہے فقہا کہتے ہین کہ کمتر جہر وہ ہے کہ دوسرا
سنے اور کمتر مخافت وہ ہے کہ خود سنے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نماز کی دعا کے لیے اتری تھی
... کہ ... بلکہ بات کی نماز مین ... اور دن ... الخ
اور ... قوله تعالیٰ فَاِذَا
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ... الخ

فی نفسك تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال
ولا تكن من الغافلین ف اور جب قرآن پڑھا جاوے تو اوسطرف کان رکھو اور چپ
رہا کرو [illegible] یاد کرو [illegible] سب کو دلمیں گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکارنے کم آواز سے
[illegible] تفسیر ف اکلیل میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے
روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت کے پیچھے قرآن پڑھتا تھا حکم آیا حنفیہ اس سے دلیل پکڑتے
ہیں [illegible] پڑھنا قرآن کا مقتدی کو منع ہے اور مالک نے دلیل پکڑی ہے کہ فقط جہر میں منع
ہے اور شافعیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ جہر میں سورہ منع ہے پر فاتحہ آہستہ سے پڑھنا
[illegible] جمہور نے استدلال کیا کہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں قرأت واجب
[illegible] بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت خطبہ کے لئے اتری اور قوله واذكر ربك في نفسك
[illegible] معلوم ہوا کہ ذکر مستحب ہے قلب وزبان سے پر جہات افضل ہے قوله تعالى
سبح اسم ربك الأعلى ف پاکی بول اپنے رب کے نام کی ف اکلیل میں ہے
کہ جب یہ اتری حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اسکو سجدے میں داخل کرو اور جلالین میں اور تفسیر
[illegible] جب آیت سبح اسم ربك الأعلى اتری حضرت نے فرمایا کہ اسکو [illegible]
[illegible] قوله تعالى إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها
الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ف الله اور اوسکے فرشتے رحمت بھیجتے
ہیں نبی پر ای ایمان والو تم بھی رحمت بھیجو اوس پر اور سلام بھیجو سلام کہکر ف موضح القرآن میں ہے
[illegible] نماز میں السلام عليك ايها النبي و اللهم صل على محمد [illegible] رحمت
[illegible] لائق
[illegible]

کہ یہ امر وجوب کی لئی بالاتفاق ہی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت پر صلوۃ واجب ہے پر اوسکی اوقات اور
عدد مین اختلاف ہے مالک اور طحاوی کی نزدیک ایکبار تمام عمر مین واجب ہے اور باقی مستحب جسطرح اظہار شہادتین
اور بعضونکی نزدیک جس مجلس مین کہ ذکر حضرت کا ہوا ایکبار واجب ہے جسطرح سجدہ تلاوت کا اور تشمیت عاطس
کی اور کرخی کی نزدیک جب حضرت کا ذکر ہو یا انکا نام سنی تب واجب ہے ...
ابو حنیفہ کی نزدیک قعدہ اخیرہ مین تشہد کی بعد سنت ہے اور قعدہ اولی مین نہین جائز ...
نزدیک قعدہ اولی مین سنت ہے اور قعدہ اخیرہ مین واجب اور آپکی آل پر اور غیر پر تبعیت جائز ہی اور بالاستقلال
مکروہ ہی آل کا ذکر کرنا بعد آپکی صلوۃ کی مثل اجماع کی ٹہرا ہی بلکہ بعضی ...
جنہون آل کا ... قبول نہین کیا ہی

فصل نماز مفسدات کا بیان ہی

قولہ تعالی إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ **ف** تمہارا رفیق وہی اللہ ہی اور اوسکا رسول اور ایمان والے جو
قایم رکہتی ہین نماز پر اور دیتی ہین زکوۃ اور وہ رکوع مین ہین ... بارک مین ... بعضون کا ...
کہ یہ آیہ حضرت علی کی شان مین نازل ہوئی ایک سائل نے سوال کیا وہ نماز کی رکوع مین تہے
انگشتری پہنی ہوئی ... اور انگشتری کی خنصر مین ... اوسکی نکالنی ... عمل ... کی حاجت
اس سی معلوم ہوا کہ صدقہ نماز مین دینا جائز ہے اور عمل قلیل نماز کو نہین توڑتا ہی الا ... کہ
حضرت کا نماز مین ... ابن عباس ... اوٹہانا ... جب ... جاتی ...
اور ... سجدہ ... ایک ... وقایہ ... عمل ...
نزدیک ... نزدیک ... اما ...
... مین ... نزدیک ... خفی ...
کہ یہ ابو حنیفہ کی مذہب ... **و قولہ تعالی** الَّذِينَ هُمْ ...

نا شیطان [illegible] ف جو اپنی نماز میں ہوتی ہیں ف اکثر میں تھی کہ حضرت
میں بہت وجہ سے التفات فرماتے تھے یہ آئی تب آپ نے اپنی انکھوں کو جھکا لیا اس سے
معلوم ہوا کہ التفات نماز میں مکروہ ہے فصل نوافل میں سے تہجد کا بیان قولہ تعالیٰ
ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
ف اور کچھ رات جاگا کر اس میں یہ پڑھتی ہی تجکو شاید کھڑا کرے تجکو تیرا رب تعریف کے
مقام میں ف تفسیر احمدی میں کہا ہے معلوم ہوا کہ حضرت پر تہجد کی نماز فرض تھی اور
امت پر نفل قولہ تعالیٰ یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او
انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا ف اے کپڑے میں لپٹنے والے
کھڑا رہ رات کو مگر کسی قدر آدھی رات یا اس سے کم تھوڑا یا زیادہ کر اوس پر اور کھول کھول کے
پڑھ قرآن کو صاف ف تفسیر احمدی میں ہے کہ قیام سے مراد تہجد ہے ابتداء اسلام میں
واجب تھا اصحاب [illegible] رات [illegible] سورج [illegible] کہتا [illegible] جب اتری علم [illegible] منسوخ
حضرت پر سے قیام باقی رہا [illegible] معاف ہوا اور دو رکعت پڑھتے [illegible]
فصل صلوۃ الاستسقا قولہ تعالیٰ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا
یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات
ویجعل لکم انہارا ف میں نے کہا کہ بخشوا او اپنے رب سے بیشک ہے وہ بخشنے والا چھوڑ
دیگا آسمان کو دھار بندھا [illegible] تمکو مال او بیٹوں سے اور بنا دیگا تمکو باغ اور بنا دیگا تمکو نہریں ف تفسیر احمدی
اور [illegible] معلوم ہوا کہ استغفار سبب پانی کا ہے اور یہی کافی ہے صلوۃ الاستسقا کی میں حضرت عمر سے روایت ہے
اور [illegible] پانی کی حاجت ہو امام قوم کے ساتھ صحرا میں جاوے اور دعا استغفار کرے
[illegible] جیسا کہ مذہب امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہے اور [illegible] کوئی نہ

اور جو جمعہ کی نماز پڑھیں تو جائز ہے اور جماعت اور خطبہ سنت ہیں یہ قضا جیسے [illegible]
قائل ہیں اور محمد کہتے ہیں دو خطبے چاہییں اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ ایک ہی خطبہ چاہیے

فصل نماز قضا قوله تعالى فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي ت
سو میری بندگی کر اور نماز کھڑی رکھ میری یاد کو ف لذکری [illegible] معانی ہیں او
ایک یہ کہ جب نماز بھولے کی بعد یاد آوے یعنی نسیان [illegible] فوت ہوئی قضا کرے [illegible]
صحیحین سے بروایت انس کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی نماز سے غافل ہو جاوے کہ پڑھ لے
جب یاد آوے

فصل نماز مریض قوله تعالى فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ت پھر جب چکو تم نماز اور [illegible]
یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور پڑے ف [illegible] ابن مسعود [illegible]
مریض کے حق میں ہے یعنی نماز پڑھے کھڑا ہو کر [illegible] سکے تو بیٹھ کر جو نہ ہو سکے تو
پہلو کے بل تفسیر احمدی میں ہے کہ جنب کی [illegible] سنت میں بھی دلیل ہے کہ
کروٹ کے بل پڑھنا مختار ہے چت

فصل [illegible] سجدہ قوله تعالى وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ت اور جب پڑھا [illegible]
پاس قرآن سجدہ نہیں کرتے ف [illegible] واجب [illegible]
[illegible]

اور سجدہ وارکعوا واسجدوا وافعلوا الخیر اور حم سجدہ مین ان کنتم ایاہ تعبدون

پر سجدہ کرتی ہین اور ہم لا یسأمون پر اور سجدہ ص سی والی اور سنی والی دونو پر واجب ہوتا ہی

اور مشروط ہی بشرائط نماز مثل طہارت اور استقبال قبلہ اور ستر عورت کے یہ ایک سجدہ دو تکبیرون

کی بیچ بدون تحریمہ و تشہد اور سلام کی باقی اور مسائل فقہ کی کتابون مین ہین **فصل** رکوع سجدہ

تلاوت کی قائم مقام ہوتا ہی **قولہ تعالی** فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب

ف پہر گناہ بخشوانی لگا اپنی رب سے اور گرا جہککر اور رجوع ہوا **ف** تفسیر احمدی مین ہی

کہ راکعا کی لفظ ساجد کی مقام پر اطلاق کیا ہو جانا گیا کہ تلاوت کے سجدے مین رکوع قائم مقام

سجدے کی ہی یہی مستدل ابی حنیفہ کا اور ایسا ہی اکلیل مین بہی ہی **ف فصل** نماز مسافر

قولہ تعالی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا

من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا **ف** اور جب

سفر کرو ملک مین تو تم پر گناہ نہین کہ کچہ کم کرو نماز مین سی اگر تمکو ڈر ہو کہ ستاوینگی تمکو

کافر **ف** موضح القرآن مین ہی کہ سفر جو تین منزل کا ہو اوسمین چار رکعت فرض ہین دو پڑہنی

چاہئین اور کافرون کی ستانیکا ڈر اوسوقت تہا جب حکم ہوا اس تقریب سی معافی ملی ہر وقت کو اور

یہ بہی خبر ہی کہ اللہ صاحب کی بخشش سی ملی پروانی ہوتی ہی اور سنت کا تقید سفر مین نہین رہتا

ف اور تفسیر احمدی مین ہی کہ قصر سی مراد قصر رکعات ہی یعنی چار رکعت فرض مین سی دو

اور تین اور دو مین قصر نکری کیونکہ اجماع سی یہی ثابت ہے اگرچہ نص عام ہی ہر قسم کو اور

[illegible] سفر کی لئی جسمین قصر چاہئی ابوحنیفہ کی نزدیک مسافت ہی تین دن اور تین راتکی

[illegible] اور سیر کا اعتبار خشکی مین اونٹ کی قدمون کی چال پر ہی اور بعضون نی

[illegible] کی اعتبار سی پینتالیس میل کہا ہی اور بعضون نی چون اور بعضون نی ترسٹہہ میل

اور دریا مین ہوا کی اعتدال پر اور پہاڑ مین اوسکی لیاقت پر چلنی والی کی دیری اور جلدی کا

نہین ہی جو کسی نی تین رات دن کی مسافت کو ایک دن مین طی کیا وہ قصر کری اور جو کسی نی

ایک رات دن کی مسافت کو تین دن مین طی کیا وہ قصر نکری اور بعضون نی قصر سی قصر اوقات

یعنی تخفیف قرأت اور رکوع اور تسبیح یا اشارہ وہ ایہ مراد رکہی ہی ایسی ہی نقل ہی شمس الائمہ سی

وہ مختار ہی فخر الاسلام بزدوی کا

فصل جمعہ کی نماز کا بیان ہی

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض ف ای ایمان والو جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ

کی دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑو بیچنا یہ بہتر ہی تمہاری حق مین اگر تمکو سمجھ ہی پھر جب

ہو چکی نماز پہیل پڑو زمین مین ف اکلیل مین ہی کہ اس آیہ مین مشروعیت ہی نماز جمعہ

اور اوسکی اذان کی اور اوسکی طرف دوڑنی کی اور حرمت ہی خرید اور فروخت کی اذان کی بعد

دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ جمعہ مین بادشاہ کی اذن کی حاجت نہین کیونکہ اللہ تعالی نی سعی

کیا ہی کسی کی اذن کو شرط نہین کیا اور دلیل ہی کہ عورت پر سعی واجب نہین اس لئی کہ وہ

مردون کی خطاب مین داخل نہین ہین اور فانتشروا سی معلوم ہوا کہ خطبہ نماز پر مقدم ہی

کیونکہ نماز کی بعد انتشار مباح فرمایا اور واذا رأوا تجارة الآیہ سی خطبہ کی مشروعیت

اور یہ جانا گیا خطبہ مین قیام چاہئی اور جماعت نماز جمعہ مین شرط اور نماز مین کو منعقد

ضرور ہی اور متفرق ہونا حرام ہی اور تفسیر احمدی مین ہی اور سعی سی مراد چلنا ہی

اور نودی سی مراد اذان پہلی ہی نہ دوسری جو خطبہ کی وقت ہوتی ہی اور یہی صحیح

ہو کہ سعی اور ترک بیع پہلی ہی اذان سی واجب ہی یہی ابو حنیفہ کی مذہب ہی قول

اور فانتشروا سی ممکن ہی کہ اشارہ ہوا سپر کہ جمعہ کی بعد کوئی نماز فرض نہین ہی
تو یوجہا گیا کہ ظہر بہی جمعہ کی بعد فرض نہین اور ظاہر آیہ ہین اگرچہ خطاب سب مسلمانون کو
صحیح ہون یا معذور پر واجب ہی جمعہ اوسپر جو مرد مکلف آزاد اور صحیح ہو شہر کا رہنی والا
آنکہہ اور پاؤن اوسکی سالم ہون اور اوسکی ادا کی شرط چہہ ہین مصر یا فنا اوسکا اور
بادشاہ یا نائب اوسکا اور وقت ظہر اور خطبہ اور جماعت اور اذن عام بدون انکی جمعہ
صحیح نہین ہوتا اور شرطین انہین فی زمانہ ثابت ساکلام ہی لیکن مصر کی معنی مین اختلاف ہی بعضی
کہتی ہین کہ مصر موضع ہی کہ جسمین امیر ہو اور قاضی اور نافذ ہون احکام اور قائم ہون
حدود و شرعی اور بعضون نی کہا ہی کہ اوسکی اہل اوس مسجد مین کہ سب بڑی ہی نہ سماوین
اور سلطان اور نائب مین ہین علم کہ اوسکا حضور شرط ہی یا فقط اذن کافی ہی اگرچہ
کلام صاحب کشاف کا مشعر ہی اسپر کہ سبب حاضر ہونی اذن واجب ہی اسلئی لوگ مختار ہین
بعضون نی جمعہ کو چہوڑ ہی دیا بالکلیہ اور بعضی جمعہ پڑہتی ہین اور اوسی پر کفایت کرتی بعضی
پہلی ظہر پڑہتی ہین پہر جمعہ کی لئی سعی کرتی ہین اور اکثر پہلی جمعہ کو ادا کرتی ہین بعد اوسکی ظہر پڑہتی
ہین شکون کی سبب کو جمع بین الفرضین اہل اسلام کی نزدیک جائز نہین تمام ہوا احکام
تفسیر احمدیہ کا فصل صلوٰۃ العید قولہ تعالیٰ فصل لربک وانحر سورہ کوثر
آیہ دلیل اور قربانی [illegible] دلیل ہین کہ اس آیہ مین نماز عید کی اور قربانی کی مشروعیت
اور معلوم ہوا کہ قربانی نماز کی بعد چاہئی دلیل پکڑی ہی اسی سی کہ بعضی کہا ہی کہ قربانی کا وقت
نماز کی بعد سی ہی اور خطبہ کا اعتبار نہین اور قربانی اونٹ بہتر گائی بکری سی قولہ
قل الصلوٰۃ تنزل [illegible] وذکر [illegible] فصل [illegible] بیان اوسکا جو مشروع ہوا
پڑہا امام اپنی ساتہ نماز کی [illegible] فصل صلوٰۃ خوف کا بیان [illegible]

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ
مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۞ ف پہر اگر تمکو ڈر ہو تو پیادہ پڑہ لو یا سوار پہر جسوقت
چین پاؤ تو یاد کرو اللہ کو جیسا تمکو سکہایا ہے جو تم نہین جانتی تہی ف موضح القرآن مین ہے
کہ لڑائی کا وقت ہو تو ناچار ہے کو سواری پر بہی اور پیادہ بہی اشارہ سی نماز روا ہے
گو کہ قبلہ کی طرف بہی نہو ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی صاحب ہدایہ نی استدلال
کیا ہے کہ جب بڑا ڈر ہو تو نماز پڑہین سوار علیحدہ علیحدہ رکوع اور سجدہ کا اشارہ
کرین جسطرف چاہین جب قادر نہون قبلہ کیطرف بقولہ تعالیٰ فان خفتم فرجالا او
رکبانا اور محمد رحمۃ اللہ سی روایہ ہی کہ جماعت سے پڑہین لیکن صحیح نہین ہی فصل خوف کی
باجماعت کا بیان قولہ تعالیٰ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ
فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ
وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ
بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ
اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۞ ف اور جب تو ان مین ہو پہر ان کو نماز
کرنی تو چاہیی انکی ایک جماعت کہڑی ہو تیری ساتہہ اور ساتہہ لیوین اپنی ہتہیار پہر جب سجدہ
کر چکی تو ہٹ جاوین اور آوی دوسری جماعت جن نی نماز نہین کی وہ نماز کرین تیری ساتہہ اور
پاس لیوین اپنی بچاؤ اور ہتہیار کافر چاہتی ہین کسی طرح تم بیخبر ہو اپنی ہتہیار اور اسباب سے
تو تم پر جہک پڑین ایک حملہ کر کر اور گناہ نہین تم پر اگر تمکو تکلیف ہو مینہہ سی یا تم بیمار ہو کہ اتار رکہو

رہا اپنی ہتہیار اور ساتہہ لو اپنا بچاؤ اللہ نی رکہی ہی منکروں کی واسطی ذلت کی مار ف
موضح القرآن مین ہی کہ یہ نماز خوف ہی یعنی اگر وقت مقابلہ کا ہو تو فوج دو حصہ ہو جاوے ایک حصہ
آدہی نماز مین امام کی شریک ہو اور آدہی پیچہی ہی جبتک دوسری جماعت دشمن کی مقابل
ہو اور وہ وقت نماز مین آوے وقت معاف ہے اور ہتہیار اور زرہ یا سپر ساتہہ رکہین اور اگر اسقدر
بہی فرصت نہو کہ جماعت موقوف کرین تنہا پڑہ لین پیادہ اور سوار باشارہ اگرچہ ہی قبلہ کی طرف
منہ نہو تفسیر ف اس آیت مین دو طائفہ کا حکم مفصل نہین بیان ہے اس لیے اوسکی
کیفیت مین اختلاف ہے امام مالک کہتی ہین کہ اوسکا طریقہ یہ ہی کہ امام طائفہ کے ساتہہ ایک رکعت
پڑہ کر کہڑا رہی یہان تک کی یہ گروہ اپنی نماز تمام کر کی بعد سلام چلی جاوین پہر دوسرے
طائفہ کی ساتہہ ایک رکعت اور پڑہ کر بیٹہا رہی یہانتک کہ یہ دوسرا گروہ اپنی نماز تمام
کر کی سلام کہی یہی بعینہ مذہب ہی شافعی کا اور ہمارے نزدیک طریقہ یون ہے کہ امام پہلے
ایک رکعت ایک گروہ کی ساتہہ پڑہی پہر وہ گروہ جاوی دشمن پاس کہڑا رہی دوسرا گروہ
امام اوسکی ساتہہ یہ رکعت دوسری پڑہی پہر تنہا سلام کری پہر پہلا گروہ آوے نماز کی مقام
مین دوسری رکعت تنہا پڑہی بغیر قراۃ اور سلام کر کی دشمن پاس جاوے پہر دوسرا گروہ آوی اور
مقام مین دوسری رکعت تنہا پڑہی بقراۃ یہ مذاہب منحصر ہین مسافر کی نماز مین اور اگر مقیم
ہو رباعی مین پہلی طائفہ کی ساتہہ دو رکعت پڑہی پہر دوسری گروہ کی ساتہہ دو رکعت
اور پڑہی اور ثلاثی مین پہلے کے ساتہہ دو رکعت پڑہی اور دوسری کی ساتہہ ایک رکعت
خلاصہ یہ کہ خوف کی نماز حضرت کے بعد ہی درست ہے اور یہی صحیح ہی اور ابو یوسف کہتی ہین کہ واذا
کنت فیہم مین خطاب ہے حضرت کو اس سی معلوم ہوا کہ یہ نماز خاص حضرت کے لیے ہی
اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کے خطاب [illegible] ائمہ سی خطاب ہے [illegible]

کتاب الجنائز فصل جنازہ کی نماز کا بیان ہی قولہ تعالی

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ت اور نماز نہ پڑھ اون مین کسی پر جو مر جاوی کبہی اور نہ کہڑا ہو اوسکی قبر پر وہ منکر ہوی اللہ سی اور اوسکی رسول سی اور مری ہین بی حکم ف اکلیل مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ کافر پر نماز پڑہنی اور اوسکی قبر پر کہڑا ہونا حرام ہی اور دفن اوسکا جائز ہی اور مسلمان پر نماز پڑہنی اور دفن کرنا اوسکا واجب ہی اور اوسکی قبر پر کہڑا ہونا اور دعا و استغفار کرنا مشروع ہی تفسیر احمدی مین ہی کہ فاسقون بمعنی کافرون ہی کیونکہ اگر نماز نہ پڑہنی کی علت فسق ہو تو باطل ہو فاسق پر نماز پڑہنا اور حالانکہ جائز ہی باجماع صحابہ و تابعین اور فقہا نی ذکر کیا ہی کہ کافر پر نماز کسی طرح درست نہین اگرچہ ولی اوسکا مسلمان ہی یہانتک کہ جو ایک شخص مین اشتباہ ہو کہ کافر تہا یا مومن اوسپر نماز نہ پڑہی کیونکہ اگر کافر ہی تو کسی طرح نماز درست نہین اور جو مسلمان ہی اوس سی نماز ذیل کردی فی الجملہ جائز ہی بخلاف اور احکام کی مثلاً ایک کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان ہی اوسکو غسل دی مثل غسل نجاست کی نہ غسل مسنون اور ایک خرقہ مین کہ اوسکی ستر ہو پاک لپیٹی اور کفن نہ دی طریق مسنون سی اور گڑہا کہود کر [illegible] نہ بطریق مسنون ہی

باب الشہید قولہ تعالی

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ت اور مت کہو جو کوئی مارا جاوی اللہ کی راہ مین کہ مردی ہین بلکہ وہ زندہ ہین لیکن تم نہین سمجہتے ف تفسیر حسینی مین ہی کہ [illegible]

[illegible]

یقیناً وقت نعمت کے ہوتی ہی اور یہ آیہ اگر خاص شہدا کی حق میں ہے تو اور مسلمانوں کی تنعیم اور کافروں کی
تعذیب اور آیتوں سے معلوم ہوتی اور اگر عام ہے تو دلیل ہے ہر مومن صالح کی تنعیم اور حیات پر اور خصوص
شہدا کا ذکر شرافت کی لئی ہی اور بعضوں اصول کی کتابوں میں ہے کہ اشارۃ النص عام ہوتی
اور یہی خاص کر لیتی ہیں جیسے کہ شافعی نے کہا کہ شہید پر نماز نہ چاہیے کیونکہ وہ حکم میں زندہ ہیں
بل احیاء عند ربہم کی اشارۃ النص سے ثابت ہے جب بعضوں نے شافعی پر اعتراض کی
کہ حضرت نے حمزہ پر ستر نمازیں پڑھیں اگر شہدا پر نماز پڑھنا نہ ہوتا تو کیوں پڑھتے انہوں نے جواب دیا
کہ حمزہ اس عموم سے خاص ہیں ان کے غیر عموم پر باقی اور شہید وہ ہے جو مسلمان پاک اور بالغ مارا گیا تیز چیز سے
ظلماً اور جس پر دیت یا مال واجب نہ ہو یا معرکہ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور مرتث نہ ہوا ایسے شہید کو
دنیا کی احکام جیسے غسل اور کفن دینا اور نماز پڑھنا جاری ہوتے ہیں اور آخرت میں مرتبہ بڑا ملتا ہے

قولہ تعالیٰ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ **ف** پھر اوسکو مردہ کیا پھر اوسکو قبر میں رکھوایا
ف اکلیل میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو دفن کرنا واجب ہے

فصل صلوٰۃ فی الکعبہ کا بیان **قولہ تعالیٰ** وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ
ف اور کہہ دیا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کر رکھو میرا گھر **ف** اکلیل میں ہے کہ رازی نے
کہا کہ لفظ بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود سے نوجیا گیا کہ نفل کعبہ میں [illegible]
بخلاف مالک کی اور میں کہتا ہوں کہ لفظ للطائفین اس استنباط کو رد کرتی کیونکہ طواف
اندر کعبہ کے نہیں ہوتا جب معطوف علیہ نفس کعبہ میں نہ ہوا معطوف بھی نہ ہوگا

فصل الزکوٰۃ **قولہ تعالیٰ** وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ **ف** اور دیا کرو زکوٰۃ **ف** اس سے ہی زکوٰۃ کا حکم
معلوم ہوتی

فصل سونی اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان **قولہ تعالیٰ**
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ **ت** اور جو لوگ کہ گاڑ رکہتی ہین سونا
روپا اور خرچ نہین کرتی الله کی راه مین سو اونکو خوشخبری سنا دکہ والی مار کی
ف جسدن اگ دہکاوینگی اوسپر دوزخ کی پہر داغینگی اوس سی اونکی ماتہی اور
کروٹین اور پیٹہین یہہ ہی جو تم گاڑتی تہی اپنی واسطی سو چکہو مزا اپنی گاڑنیکا **ف** ۲
اور تفسیر احمدی مین کہا ہی معلوم ہوا کہ سونی اور روپی مین زکوة واجب ہی یہہ آیۃ الکریمہ
وجوب مین مستقل ہی یہہ مقدار اور شرطون مین مجمل حضرت نی اوسکی تفصیل فرمائی انہون نی
جبتک بیس مثقال نہو زکوة نہین واجب ہی اور چاندی مین جب تک دوسو
درم نہو زکوة نہین لیکن اس سی بہی بیان صاف منکشف نہین ہوتا لہذا ایک
شرط اور وجوب زکوة مین کی وہ پوری سال کا گذرنا ہی نصاب مذکور پر
اور فارغ ہونا سب حاجات اصلی سی اور ہونا اوسکا مملوک بملک تام مکلف کو
اور موجود ہونا اوسکی پاس اور یہہ نام ہی مدون ورتیہ اونکی حق مین اس سی
معلوم ہوا کہ عورتون کی زیور مین بہی زکوة واجب ہی اور شافعی کی نزدیک نہین
فصل تجارة کی زکوة کا بیان **قوله تعالى** يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ
تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ **ت** اى ايمان والو
خرچ کرو ستہری چیزین اپنی کمائی سی اور جو ہم نی نکال دیا تمکو زمین سی

اور نیت زکوٰۃ کی کسی چیز پر لے صحیح کرو اور حرام ہو وہ نہ ہوگی مگر جو انکہیں بند لو اور جان رکہو کہ
اللہ بے پروا ہے خوبیون والا ف کامل ہین کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مال تجارت مین زکوٰۃ ہوا
اور پیداوار زمین کو دہ واجب ہے اور ناقص مال کا تصدق کرنا مکروہ ہے اور بہتر کا سعی ابو حنیفہ نے
اس آیت سے دلیل پکڑی کہ جو زمین سے نکلے کم ہو یا زیادہ اوسمین دہ واجب ہے اور مما اخرجنا
لکم من الارض عام ہے رہ نہ گیا گہاس یا اگر مال جو کسی زمین کو اکرایا تو دیا اوسپر زکوٰۃ
چاہیے نہ مالک پر **فصل** زکوٰۃ خارج کا بیان ہے **قولہ تعالیٰ** وَهُوَ الَّذِي
أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا
أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا
أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ
ف اور اوسی نے پیدا کئے باغ چہتر پر چڑہائے اور بغیر چہتر پر چڑہائے اور کہجور اور کہیتی کئی طرح
اوسکا پہل اور زیتون اور انار آپس مین ملتا اور جدا کہاؤ اوسکے پہل مین سے جسوقت پہل لاوے
اور دو اوسکا حق جسدن کٹے اور بیجا نہ اوڑاؤ اوسکو خوش نہین آتے اوڑانے والے ف
موضح القرآن مین ہے کہ اوسکا حق جسدن کٹے یعنی زکوٰۃ اور مال کی زکوٰۃ برس کے بعد اور او
زکوٰۃ اوسی رات ہے جسدن ہاتہ لگے جو زمین اپنی ملک مین ہو اور اوس پر خراج نہ آتا ہو اوسکی زکوٰۃ
مین حق اللہ کا اگر پانی دینے سے ہو تو بیسوان حصہ اگر بن پانی دئیے ہو تو دسوان تفسیر احمدی مین
کہا تو صیغہ وجوب کا ایسا ہی رحق سے مراد زکوٰۃ عشر ہو یا اوسکا نصف اوسکو فقہ مین زکوٰۃ
فی الخارج کہتے ہین بیان اس مسئلہ کا ہے کہ جو چیز زمین سے نکلے اوسمین ابو حنیفہ کے نزدیک زکوٰۃ
[illegible] اور کہا جسکو آسمان سے پانی دیا اوسمین عشر چاہیے اور جو مشک دول سے
پانی دیا اوسمین نصف عشر چاہیے [illegible]

صاحبین عشر لیتی ہین اور بیکاری مین امام کی نزدیک صدقہ ہی پر صاحبین کی نزدیک نہین
اور جو شہد عشری زمین مین ہوا وسمین بہی عشر ہی خواہ قلیل ہو خواہ کثیر اور شافعی کی نزدیک آہ
نہین اور جو شہد اوپر جبل پہاڑ مین ہوا وسمین عشر واجب ہی ابو حنیفہ کی نزدیک اور ابو یوسف کی نزدیک
نہین جو گہر کہ باغ ہو گیا اگر مسلمان اوسکو پانی عشری دیتا تو عشر اوسمین واجب ہی اور جو پانی خراج
دیتا ہی خراج واجب ہی اور جو ذمی اوسکو پانی دیتا تو خراج ہی واجب ہی گو عشری پانی دیتا ہو
اور جو گہر کہ رہنے کی لئی ہون اوسمین کچہہ واجب نہین اسلئی کہ حضرت عمر نے مساکن مین عفو کیا ہی
ف۲ اکلیل مین ہی کہ اس آیت کی دلیل پکڑی جیسی زکوۃ کہیتی مین اور پہل مین مقصود ہی
اور اثمار مین واجب کردتا ہی **فصل** مصارف زکوۃ کا بیان **قولہ تعالی** إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
ت زکوۃ جو ہی سو حق ہی مفلسون کا اور محتاجون کا اور اوس کام پر جانے والون کا
اور جنکا دل پرچانا اور گردن چھڑانی مین اور جو تاوان بہرین اور اللہ کی راہ مین اور
راہ کی مسافر کو ٹہرایا ہی اللہ نے اور اللہ سب جانتا حکمت والا ف موضح القرآن
مین ہی جسپاس مال نہو وہ مفلس ہی کو حاجت چلی جاوی جیسی ہر روز کی محنتی
اور محتاج جنکی حاجت بند ہوا اور زکوۃ کی عامل ہین پاوینگی موافق خرچ کی اور دل
جنکا پرچانا وہ لوگ ہین کہ طمع پر مسلمان ہوئی لیکن [illegible] طفیل تہا
مسلمان ہوئی اسلئی اونکو دیتی تہی اور گردن چھڑانی [illegible]
کی اور تاوان دار جو قرضدار [illegible] مالدار [illegible]
کی راہ ہی جہاد کا خرچ [illegible]

فصل مسلمانوں سے زکوۃ لینا اور دعا دینے کا بیان ہے قوله تعالى
خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم
ت لے اونکے مال سے زکوۃ کہ اونکو پاک کرے اوس سے اور دعا دے اونکو
ف اکلیل میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے تفسیر میں اخراج کیا کہ خذ من اموالهم سے مراد
اونٹ اور گائے اور بکری اور غیرہ اونکی ہے اس میں دلیل ہے کہ زکوۃ امام کو دینا واجب ہے اور یہ بھی
کہ امام زکوۃ دینے والے کو دعا دے اور ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ دعا امام پر واجب ہے اور بعضون نے
ظاہر آیت سے استدلال کیا ہے کہ پیغمبر کے سوا اور پر نہیں [illegible] رد الاستدلال [illegible]

كتاب الصوم

قوله تعالى يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام
كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون اياما معدودات فمن كان منكم
مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر وعلى الذين يطيقونه فدية طعام
مسكين فمن تطوع خيرا فهو خير له وان تصوموا خير لكم
ان كنتم تعلمون ت اے ایمان والو حکم ہوا تم پر روزے کا جیسے
حکم تھا تم سے اگلوں پر شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ کئی دن ہیں گنتی کے پھر جو کوئی تم میں
بیمار ہو یا سفر میں تو گنتی چاہیے اور دنوں سے اور جنکو طاقت ہے تو بدلا چاہیے ایک
فقیر کا کھانا پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اوسکو بہتر ہے اور روزہ رکھو تو بھلا ہے
اگر تم سمجھ رکھتے ہو ف تفسیر احمدی میں ہے کہ کتب علیکم الصیام سے روزے کی
فرضیت معلوم ہوئی اور کما کتب میں تشبیہ ہے سو فقط روزے کی فرضیت میں یا
تعیین ایام میں اس لیے کہ [illegible] سابقہ پر روزہ رمضان فرض نہ تھا بلکہ اور روزے تھے
جیسے ایام بیض کے [illegible] عاشورہ کا روزہ [illegible]

روزہ چیکی کا تہا اور اور لوگونکا روزہ داسطرح تہا کہ آفتاب کی ڈوبنی کی بعد فقط عشا تک
کہاتا اور پیتا اور صحبت کرتا درست تہا صبح تک فرمایا ما معدودات سی مراد یہی مہینے
رمضان کی مراد ہین اور فمن کان منکم مریضا او علی سفر سی معلوم ہوا کہ مریض اور
مسافر کو رخصت ہے افطار کے لیے ف۲ اور اللہ تعالی نے علی سفر فرمایا اور مسافرا نہ فرمایا جیسی کہ مریضا
فرمایا تہا اس لیے کہ علی استعلا کی معنون پر آتا ہے تو اشارہ ہی اسپر کہ سفر امر اختیاری ہی بخلاف
مرض کی کہ وہ بے اختیاری ہی اس سبب سی ہی کہ جو مقیم نے افطار کیا پہر مسافر
ہوا اوس سی کفارہ ساقط نہین ہوتا اور جو مریض کہ صحت کی حالت مین افطار
کری پہر اوسی دن بیمار ہوا اوس سی کفارہ ساقط ہو جاتا ہی اور فعدة من
ایام اخر سی معلوم ہوا کہ جو رمضان مین مریض اور مسافر نی افطار کیا سو تمام مہینے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اکلیل میں ہی فمن کان منکم مریضا الایۃ سے دلیل پکڑی ہی اس پر کہ مباح ایا ہی فطر کو
بمجرد مرض کی اگرچہ آسان ہی ہو اور بمجرد سفر کی اگرچہ چہوٹا ہی ہو یا غیر مباح اور فعدۃ من
ایام اخر سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہی کہ قضا بفور لازم نہیں ہی بخلاف داود کی
کہ بفور کی قائل ہیں اور جو کوئی سارا رمضان افطار کری وہ قضا کری موافق دنوں گنتی کی
جو رمضان کی تیس دن ہو یا انتیس ہی اور قضا کا چہینا کم [illegible] نہیں کر سکتا اور جو رمضان
[illegible] تیس دن ہی اور قضا کا چہینا [illegible] ہوا تو ہو رہینا قضا لازم نہیں بعضوں نے اسی
شخص کی جسکی [illegible] الفصل کی ہی اور دلیل پکڑی اس آیۃ سے اس بات پر
کہ جو [illegible] رمضان کی [illegible] دو [illegible] ہی اور قضا [illegible] دونوں کیا [illegible]
اور طعام مسکین سے معلوم ہوا کہ [illegible] کا [illegible] مسکین [illegible] کردہ [illegible]
اور ابو عبید نے کہا کہ عورت حاملہ اور دودہ پلانے والی میں خلاف ہی [illegible] کہا ہی
او جو فقط فدیہ ہی قضا نہیں اور بعضوں نے کہا کہ فقط قضا ہی فدیہ نہیں اور بعضوں نے کہا کہ دونوں
دونوں ہیں جو قائل ہی اپنی موافق آیۃ میں تاویل کی ہی اور جو فقط فدیہ کی قائل ہیں وہ کہتی ہیں
کہ یہ دونوں [illegible] میں سی ہیں جو طاقت نہیں رکہتی [illegible]
نہیں [illegible] فدیہ [illegible] اور جو فقط قضا کی قائل ہیں [illegible] ان دونوں کو بیمار [illegible]
کا ہی اور جو فدیہ اور قضا کی قائل وہ کہتی ہیں کہ اللہ نی [illegible] والوں کی دو حکم [illegible] ایک
انمیں قضا کا حکم دوسری آیۃ میں فدیہ کا [illegible] پایا اس لئی احتیاطا قضا
اور [illegible] جب [illegible] آیۃ سے [illegible]
فدیہ [illegible]
ایام اخر [illegible]

اور معطوف غیر ہوتا ہی معطوف علیہ کا اور آیہ میں ہے کہ وہ شخص یہ جو قائل ہی کہ شیخ [illegible]

سی روزہ ساقط ہو جاتا ہے بلا فدیہ اور جو قائل ہی کہ فدیہ بالعوض ہے [illegible] **قولہ تعالیٰ**

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ت

مہینا رمضان کا جس میں نازل ہوا قرآن ہدایت واسطے لوگوں کی اور کھلی نشانیاں راہ کی اور فیصلہ پھر جو کوئی پاوے تم میں یہ مہینا تو اسکو روزہ رکھے اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر میں تو گنتی چاہیے اور دنوں سے اللہ چاہتا ہی تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر مشکل اور اسواسطے کہ پوری کرو گنتی اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس پر کہ تمکو راہ بتائی اور شاید تم احسان مانو ف [illegible]

کہ اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا مہینا اس سبب [illegible] قرآن کا [illegible]

اس مہینے میں [illegible] سبب [illegible]

کر [illegible] کہ قرآن [illegible] فرض ہوا [illegible]

[illegible] فمن شهد منكم الشهر فليصمه [illegible]

[illegible] ابو حنیفہ [illegible]

[illegible] لازم ہیں جو سفر [illegible]

[illegible] اور ابی حاتم [illegible]

[illegible] رمضان پاوے [illegible] سفر [illegible] اختیار کری [illegible]

[illegible] لمن شهد منكم الشهر فليصمه ف ۳ قوله تعالى أُحِلَّ لَكُمْ

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ

لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ

عَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ف

[illegible] رات مین بے پردہ ہوا اپنی عورتون سی وہ پوشاک ہین تمهاری

[illegible] اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتی تہی سو معاف کیا تمکو اور درگذر

کی [illegible] اور چاہو جو لکہہ دیا اللہ نی تمکو اور کہاؤ اور پیو جبتک صاف

نظر آوی تمکو دہاری سفید جدی دہاری سیاہ سے فجر کی پہر پورا کرو روزہ رات تک ف

تفسیر احمدی مین ہی کہ مفطرات یعنی صحبت عورت کی اور کہانا اور پینا مغرب سے عشا تک حلال تہا

بعد [illegible] حرام تہا یہ حکم ہماری حضرت کی زمانہ تک باقی رہا یہانتک کہ حضرت عمرؓ اور بہت صحابہ

نی [illegible] اسکی خلاف کی انکو صحبت کی پہر نادم ہوکر صبح کو حضرت سے عرض کیا تب یہ آیت

احل لکم لیلۃ الصیام الرفث اتری اس سی معلوم کہ تمام رات فجر تک صحبت روا

[illegible] النص کی بحث مین کہا کہ جو اللہ نی سب جنابت کی یعنی

[illegible] اس مین اشارہ کہ جنابت روزی کی منافی نہین ہی وس

کہ جنب [illegible] کہ جو اخر رات کو جماع کیا بیشک دن مین غسل واقع ہوگا

[illegible] نفس الغذی ایک شخص بغیر مزدوری کی اپنی مال [illegible]

[illegible]

اوسکا جبرہ متغیر و ضعیف دیکھکر حال پوچھا اوسنی قصہ بیان کیا اوسکی حق مین کلوا
واشربوا الآیہ نازل ہوئی اتموا الصیام الی اللیل مین اشارہ ہی کہ کہانی اور پینی
بہی واجب ہے اس لئی کہ اللہ نی اس امت کو مباح کیں چیزین جو سابق مین حرام تہین
اور آیہ مین پہلی جماع کا ذکر کیا پہر کہانی اور پینی کا پہر فرمایا اتموا الصیام الی
اللیل معلوم ہوا کہ روزہ نام ہی رکنا ان تینوں سی باز رہنی پس کفارہ کہانی اور پینی سی
واجب ہوگا جیسی جماع سی نہ جیسا کہ شافعی کہتی ہین کہ کفارہ فقط جماع سی واجب ہے نہ کہانی اور پینی
اور آیہ مین اشارہ ہی نیت شب مین چاہیئی کیونکہ جب مفطرات تینوں مباح فرمائین پہر اتموا
الصیام بحرف ثم کہا اور ثم تراخی کی لئی ہی تو شب سی نیت تمام ہوا کہ عزیمت بعد فجر لی ... الا سالہ
اس لئی کہ جبتک ایک جزء بہی دن کا ہو گا رات منقضی ہو گی پہر بہی جائز کہا ہی سنت ہے
کہ نیت فجر پر مقدم کری اور ثم اتموا الصیام الی اللیل مین دلیل ہی کہ صوم وصال کا
حرام ہی تصریح ہی اسکی کشاف و مدارک مین و اس ساری آیہ سی روزی کی حد معلوم ہوئی
یعنی باز رہنا کہانی اور پینی اور صحبت سی مع نیت روزی کی دن بہر اکمل مین کہ وابتغوا
ما کتب اللہ کو ابن عباس نی ایک روایت مین باتہ لیلۃ القدر کی تفسیر کی ہی اور ایک روایت مین باتہ
لیلۃ القدر ہی صحبت سی نسل کی اور اقامت سنت کی نیت فقط لذات کے او کلوا
والشربوا من الفجر تک سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ جسکو شک ہو فجر کی طلوع
اوسکو کہانا روا ہے (۲) ف باب الاعتکاف ولا تباشروھن
وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذلک
یبین اللہ آیاتہ للناس لعلھم یتقون ... اللہ و سبب ...
... حدیث ... مین اللہ ... بیان کرتا ہی ...

لوگ شاید وہ بہی رہین **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ صاحب کشاف نے کہا ہی کہ وانتم عاکفون فی المساجد سی دلیل لیکے کہ اعتکاف نہین ہوتا مگر مسجد مین ورکہی مسجد مین خاص نہین اور بعضون نی کہا ہی کہ سوای دو مسجد کے اور مین اعتکاف نہین ایک مسجد بیت المقدس دوسرے مسجد الحرام اور بعضون نے کہا ہی کہ مسجد جامع چاہیی اور عامہ اسی پر ہین اور اعتکاف لغت مین فقط ٹہرنے کو کہتی ہین اور فقہا کی نزدیک وسی کہتی ہین کہ جو روزہ دار مسجد جماعت مین بہ نیت ٹہری صاحب کشاف کا کلام صریح ہی کہ مسجد کی قید قرآن سے مفہوم اور امام زاہد کا کلام صریح ہی کہ وہ قید قرآن سی معلوم ہی **ف ۲** اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی ابو حنیفہ نی دلیل پکڑی ہی کہ عورت غیر مسجد مین اعتکاف کری مرد اس لیی کہ عورت مردون کی خطاب مین داخل نہین اور دلیل پکڑی کہ روزہ اعتکاف مین شرط ہی کیونکہ خطاب فقط روزہ دارون پر مقصور ہی اور اعتکاف ایک دن سی کم نہین ہوتا جیسی روزہ ایک دن سی کم نہین ہوتا

کتاب الحج

فصل پہلی کعبہ کی تعظیم کا بیان

ہی **قولہ تعالی** وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا

ف اور جب ٹہرایا ہمنی یہ کہ کعبہ کو اجتماع کی جگہ لوگون کی اور پناہ **ف** تفسیر احمدی مین زاہدی اور بیضاوی و حسینی سی کہ اس سی مراد یہ ہی کہ اوسکی حرم مین قتل اور غارت حرام ہی یا پناہ ہنون حرام اور جس سی یا زبردستی یا شکار و پناہ ہی یہانتک کہ شیر یا چیتا یا ہرن کا پیچھا کری اور ہرن حرم مین آجاوی تو اوسکی پیچھی سی باز رہتا ہی یا پناہ ہی اللہ کی عذاب سی **ف ۳** اور مکہ کی حرم کی حد مشہور کتا بون مین فقہ کی حاشیون پر حرم مکہ کی گرد کو کہتی ہین شرق کی طرف چھ میل اور مغرب کی طرف چوبیس میل اور بعضون کی نزدیک تین میل تک ہی اور شمال کی طرف اٹہارہ میل اور جنوب کی طرف

قوله تعالى اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

ت تحقیق پہلا گہر جو بنا اکی لوگونکی واسطی یہی ہی جو مکہ مین ہی برکت والا اور نیک راہ بتانی والا لوگونکو اسمین نشانیان ظاہر ہین کہڑی ہونیکی جگہ ابراہیم کی اور جو اوسکی اندر آیا وہ امن ملا اور اللہ کا حق ہے لوگون پر حج کرنا اس گہر کا جو کوئی پاوی اوس تک راہ

ف من دخله کان امنا سی اکثرون نی یہ مراد لی کہ جو اوسکی اندر آیا جاہلیت میں امن پایا قتل اور غارت سی اور جو اوسکی اندر آیا اسلام والا خون ریزی [illegible] حدود اور قصاص سے

ف ۲ اور وللہ علی الناس حج البیت الآیہ [illegible] رکہا ہوا ہی حج فرض ہے استطاعت شرط میں اختلاف ہی شافعی کہتی ہین کہ استطاعت عبارت ہے زاد اور راحلہ سی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی استطاعت السبیل کو زاد اور راحلہ کی تفسیر کی ہی اور مالک کہتی ہین کہ صحیح ہونا بدن کا اور قادر ہونا چلنی پر اور میسر ہونا [illegible] سی زاد اور راحلہ مثل استطاعت ہی اور ہماری امام فرماتی ہین کہ صحیح تنہا قادر ہو زاد اور راحلہ پر بلکہ امن [illegible] زاد اور راحلہ مین شرط ہی کہ کفایت [illegible] اور [illegible] ہو اوسکی ضروریات سی اور اوسکی عیال کی نفقہ سی [illegible] کہ ایک جانب محمل کی دو [illegible] اوسکا اسباب [illegible] ایک [illegible] دوسری [illegible] فرض [illegible]

لاجتنابہم مکان البیت [illegible]

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ ف اور جب ٹھیک کر دیا ہمنے ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا
یہ کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنیوالوں کے واسطے اور کھڑے رہنے
والوں کے اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے آویں تیری طرف پاؤں چلتے
اور دبلے ہوکر دبلے اونٹوں پر چلے آتے ہیں راہوں دور سے ف یاتوک رجالا سے پوچھا گیا کہ حج میں
پیادہ اور سوار چلنا دیکھئے اس کے کیا معنی ہیں کہا کہ گمان ہے رجالا کی تقدیم دلیل ہے کہ پیادہ
جانا افضل ہے سامی احمدی و بیضاوی اور ظل ہی من موضح القرآن میں کہ اپنے شوق سے ہزاروں
خلق پیادہ آتی ہیں لیکن فرض تب ہی کہ سواری پیدا ہو اگر نزدیک ہی پاؤں چلکر
چلنے کی عادت ہے تو امام مالک کے نزدیک فرض ہے فصل حج کے وقت کا بیان اور عمرے کا

قوله تعالیٰ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا
فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؔؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ
خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝
ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ ۝ ف حج کے کئی مہینے ہیں معلوم ہیں جسنے لازم کر لیا ان میں
حج تو بے پردہ نہیں ہونا عورتوں سے گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا حج میں اور جو کچھ
تم کروگے نیکی وہ اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو کہ خرچ راہ کی بہتری
گناہ سے بچنا اور ڈرتے رہو مجھ سے اے عقلمندو [illegible]

پھر جب طواف کر چلو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے اور اوسکو یاد کرو
جس طرح تمکو سکھایا اور تم تھے اس سے پہلے راہ بھولے پھر طواف کو چلو جہاں سے سب لوگ پھریں اور
گناہ بخشواؤ اللہ سے اللہ ہے بخشنے والا مہربان **ف** حج کا وقت شوال اور ذیقعد اور
دس دن ذی الحجہ کے ہیں ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک نو دن ذی الحجہ کے دسویں تاریخ
کی رات اس صبح تک یعنی عید قربان کا دن حج کے وقت میں داخل نہیں اور مالک کے نزدیک تمام ذی الحجہ
کا مہینا ہے اور خلاف اس لئے ہے کہ شافعی کے نزدیک وقت سے مراد وقت احرام ہے اور دسویں کی رات
نہیں اور مالک کے نزدیک مراد وقت ہے کہ جس میں سوا حج کے اور [illegible] ہمارے
نزدیک ذی الحجہ کے باقی دن مکروہ ہے اور ہمارے نزدیک وہ وقت کہ اوس میں حج کے اعمال اور ارکان
بھی ادا ہوں وہ ہمارے قول میں حاصل ہے اور رفث سے مراد جماع ہے یا ذکر جماع کا عورتوں کے آگے
یا کلام فاحش اس سے معلوم ہوا کہ احرام میں نکاح کرنا منع نہیں جو محرم اور محرمہ نکاح کریں اور صحبت
پر جماع نکریں اور فسوق وہ گناہ ہے کہ شرع کی حدوں سے نکل جاوے یا مسلمانوں کو لقب برے پکارنا اور
جدال سے مراد جھگڑا کرنا رفیقوں اور خادموں سے یا جھگڑا کرنا مشرکوں کا حج کے وقت میں تقدیم و تاخیر میں کیونکہ
مشرک مخالف تھے تمام عرب کے وہ مشعر الحرام میں ٹھہرا کرتے اور سب عرفات میں آتے ف زاد و راحلہ
شدت حاجت ہے اہل مکہ کے سوال کرتے لوگوں کے تو یہ بات اللہ تعالی نے فرمایا وتزودوا یعنی اپنے لئے
زاد لو اور کھانا نہ مانگو اور ایک قسم کے گمان تھے کہ جو لوگ حج کو آتے ہیں اور تجارت وغیرہ کرتے ہیں
حاجی نہیں ہیں اور حج کا ثواب اونکو نہیں اللہ نے فرمایا لیس علیکم جناح ان تبتغوا
فضلا من ربکم یعنی تمکو نفع اور فائدہ تجارت کا مباح ہے اس سے [illegible]
درست ہیں [illegible] فرض میں مشروعیت سنت کی [illegible] بیان کیا [illegible] ابن مسعود اور ابن [illegible]
جریر نے ابن عباس سے اخراج کیا ہے کہ فرض سے مراد احرام اور [illegible]

اس ... سے اخراج کیا کہ ابابیل مرادہی اور سعید بن منصور نے عطا سے اخراج کیا کہ تلبیہ ...

... اور تزودوا فان خیر الزاد التقوی مین کئی باتین ہین ایک یہ کہ تزود مستحب ہی

دوسری یہ کہ تزود توکل کی منافی نہیں تیسری یہ کہ سوال بدہی اور فاذا افضتم من

عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام مین دلیل ہی کہ عرفات مین ٹہرنا فرض ہی

اور افاضت نہیں ہوتا ہی مگر وقوف کی بعد اس لئی کہ افاضت کے معنی ہین ٹہرنا اور تکثیر ...

... اور فیہ مقدر کا مفعول محذوف ہے یعنی پہیر دو اقدام اپنی کو عرفات اس سے معلوم ہوا کہ

عرفات میں یہ بہی بہتر ہوا وہان چلنی کا اور عرفات جمع عرفہ کی ہی نام ایک موقف کا فی

الطیل وضع الفراء ... کہ یہی کفر کی غلطی ہی کہ مکی کی ساکن عرفات تک نجاتی کہ عرفات ...

... حدیث ... فرمایا کہ یہاں سی سب لوگ چلین طواف کو تم بہی چلو اور اگلی ...

... پارہ کا بیان قولہ تعالی ولیطوفوا بالبیت العتیق

اور طواف کرین اس قدیم گہر کا ... امر وجوب کی لئی ہی اس سی مراد ہی

طواف زیارت کا اور ہو سکتا ہی کہ طواف جمیع مراد ہو اس لئی کہ آیۃ آفاقی کی حق میں ...

اور عتیق قدیم کو کہتی ہین اس لئی کہ پہلی وہی گہر بنا ہی یا یہ کہ جبابرہ کی ہاتہ آزاد رہا اور ...

حجاج نی بی ادبی کی اوسکو کعبہ کا ہدم منظور نتہا فقط ابن زبیر کی لئی حیلہ کیا تہا یہ بنیاد بابا ...

کی طوفان ... اور اہل اصول نی ذکر کیا ہی کہ محدث کو طواف کعبہ کا ...

اور شافعی کہتی ہین کہ نہیں جایز ہے کیونکہ اوسکی اعمال مین شرطین نماز کی چاہئین اس لئی کہ

... الطواف الصلوۃ ... جواب دیتی ہین کہ نص غیر مقید ہی طہارت سے

... کی نہیں ... اوسکی بیان ... کی ...

[illegible]

ویسا ہی ہوگا اور حطیم کعبہ میں داخل ہی اسکا بیان شرح وقایہ میں مفصل ہی کہ طواف وسعی [illegible]

[illegible] مستحب ہی [illegible] فصل [illegible] ہی [illegible] بن [illegible]

کی دوگانہ پڑھنی کا بیان قولہ تعالی واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی

ت اور کرو جہان کہڑے ہوے ابراہیم نماز کی جگہ ف تفسیر [illegible]

کہ مقام ابراہیم وہ پتھر ہی کہ جسپر ابراہیم کے قدموں کا نشان ہی [illegible] استحباب کی [illegible]

اور جو نکہ نماز کعبہ کی گرد چاروں طرف [illegible] کسی سمت کی تخصیص نہیں ف [illegible]

[illegible] مقام ابراہیم [illegible] مناسب [illegible]

مسجد اور خانہ کعبہ کو فصل سعی بین الصفا والمروہ کا بیان ہی قولہ تعالی

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

ت صفا اور مروہ نشانوں میں اللہ کی ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] ف موضح القرآن میں ہی کہ صفا اور مروہ [illegible]

لوگ حضرت ابراہیم کی وقت سی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور کہا سنی ہوا حضرت نے فرمایا کہ دوڑو تم اللہ نے تم پہ دوڑنا لکھ دیا ہے اور ہماری نزدیک
واجب ہے [illegible] دوڑنا اور آپ کے اصحاب نے اس پہ مداومت فرمائی کبھی نہیں کیا ہے اور واجب
ہوا کی [illegible] جیسا کہ [illegible] معلوم ہوا اور حنفیہ کے قول میں ہو کہ دنیا
[illegible] ہو کہ دنیا استحباب [illegible] ف ۳ فصل عمرہ کا بیان
قولہ تعالیٰ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کی واسطے
ف حج میں تین فرض ہیں احرام باندھنا اور عرفہ میں ٹھہرنا اور طواف زیارت کرنا
[illegible] سب ہیں مزدلفہ میں ٹھہرنا اور صفا اور مروہ کی مابین میں سعی کرنا اور رمی الجمار
اور طواف صدر واسطے آفاقی کے اور حلق وغیرہ سنت آداب ہیں اور عمرہ میں دو رکن ہیں طواف
اور سعی اور عمرہ سب سال ہو سکتا ہے سوا عرفہ کے دن اور دسویں گیارہویں بارہویں
تیرہویں [illegible] کی اور یہی فرق درمیان حج اور عمرہ کی جو کوئی کہے کہ اتموا کا صیغہ
وجوب کے لئے ہے تو چاہئے عمرہ بھی واجب ہو حج کی طرح جیسے کہ مذہب ہے شافعی کا اور اگر ندب
کے لئے ہے چاہئے حج مثل عمرہ کی سنت ہو خلاف مذہب کی تو اوسکا جواب زاہدی میں
کہ یہ امر ندب کا لئے اس لئے ہے کہ ابتداء اسلام میں حج اور عمرہ دونوں مسنون تھے پھر حج
فرض ہوا ولله على الناس حج البيت سے ثابت ہوا اور اسکی لفظ سے اہل
اصحاب یہ کہ جو حج اور عمرہ شروع کرے فرض ہو یا نفل اوسکو تمام کرنا واجب ہے بعضوں نے
دلیل پکڑی ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا تمتع نا افضل ہے اور بعضوں نے اتمام سے مراد
لی ہے کہ قصد حج اور عمرہ کا خالص ہو نہ مقصود اوس میں تجارت و [illegible] اور نفقہ حلال کا ہو
اور بعضوں نے کہا کہ دونوں کا [illegible] اسکا تمام اور کمال [illegible]
[illegible]

حلق کا نشان سو اسکا بیان ہے **قوله تعالى** لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا **ت** اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو رہو گے ادب والی مسجد میں اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سروں کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہیں جانتے پھر ٹھہرا دی اس سے ورے ایک فتح نزدیک **ف** اس آیت میں ہے کہ لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ بوجھا گیا کہ کلام میں تخییر ہے اور محلقین رءوسکم ومقصرین سے معلوم ہوا کہ حلق غیر معین ہے بلکہ اسکی عوض تقصیر بھی ہے اور حلق اور تقصیر خاص سر کی لیتے ہیں اور تمام بدن کے بال کی نہیں **قوله تعالى** وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ **ت** اور یاد کرو اللہ کو کئی دن گنتی کے پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دن میں اوس پر نہیں گناہ اور جو کوئی رہ گیا اوس پر نہیں گناہ جو کوئی کہ ڈرتا رہے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ تم اوسی پاس جمع ہو گے **ف** ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں اور ذکر سے تکبیر نمازوں کی پیچھے ہے اور جو جماعت کی نماز کے پیچھے ہے عرفہ کی فجر سے عید کی عصر تک امام کے نزدیک اور آخر ایام تشریق کی عصر تک صاحبین کے نزدیک اور انہیں کے قول پر عمل ہے اور اس آیت میں امر وجوب کا ہے یاد تکبیر جو بلند آواز سے ہے جو شخص [illegible] ایام کہ پڑھنے کا [illegible] اس صورت میں اگرچہ واجب ہے پر تکبیر [illegible]

فصل احرام میں صید حرام ہونی کا بیان ہی **قوله تعالیٰ** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ
غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ **ت** اى ایمان والو پورا کرو قرار
حلال ہوئی تمکو چوپائی مواشی سوای اوسکی جو تمکو سنا دینگی مگر حلال نجانو شکار
احرام میں **ف** موضح القرآن میں ہی کہ مواشی وہ جانور ہین کہ جنکو لوگ
پالتی ہین یا تمکو جیسی گائی بکری بہر جنگل کی ہرن اور نیلگاو وغیرہ اسمین داخل ہیں
کہ جنس ایک ہی ونکو احرام کی وقت اور اسیطرح حرم کی مکانمین حرام فرمایا اسکی ساتھ
حرم کی آداب ادبہی فرمائی **ف قوله تعالیٰ** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا
الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ **ت** اى ایمان والو نہ مارو شکار جس وقت تم ہو احرام
مین **ف** صید سی مراد وہ حیوان ہی کہ اوس کی وحشت ہو خواہ ماکول اللحم
ہو خواہ غیر ماکول اللحم اور مالک اور شافعی خاص کرتی ہین ماکول اللحم کو مگر قتل کرنے مین
کرنے کتا اور کوا اور بچہو اور چوہا اور چیل آپ سی حلال ہین اور بھیڑیا اور شیر اور چیتا اور بچہوا
اور چیونٹی ہماری نزدیک عقور ہی بخلاف زفر کی اور لیکن عموم آیت کی دلیل پکڑی کہ جانا
اور کوا اور کتا اور مثل اوسکی سو ذبات مین سی نہ قتل کری مگر حدیث سی یہ مردود ہی ایسا
ہی تفسیر احمدی اور اکلیل میں **قوله تعالیٰ** أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ
مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا
ت حلال ہوا دریا کا شکار اور اوسکا کہانا فائدہ کو تمہاری اور مسافروں
کی اور حرام ہی تم پر شکار جنگل کا جب تک ہو حرم مین **ف** موضح القرآن میں
کہ احرام مین دریا کا شکار یعنی مچہلی حلال ہی اور دریا کا شکار کہانا یعنی مچہلی پانی کی

جدا ہو کر مر گئی اور اوسنی اپنین پکڑی وہ بہی حلال ہی اور مدارک مین ہی کہ حلال اگر ہی
دریا کا شکار ماکول اللحم یا غیر ماکول اللحم اور وہ وہ ہی کہ سوا پانی کی اور جگہہ جنی نہ پاوی
کہ دریا مین جتنی چیزین شکار ہوتی ہین ان سب سے نفع لینا حلال ہی اور جو چیز دریا کی
کہائی جاوی اوسکا کہانا حلال ہی مقیمون کی لئی کہ وہ گوشت تازہ کہاوین اور مسافرون کی
لئی یعنی فقط مچہلی کہ اوسکی بہونی گوشت کو راہ مین لیجاوین جیسی حضرت موسیٰ جب
چلنی لگی مچہلی کا توشہ لی گئی اور جنگل کا شکار وہ ہی کہ جو جنگل مین بچّی دیوی گو بعض وقت
پانی مین ہی جیسی بط کہ جنگلی ہی بچّی جنگل مین دیتی ہی دریا اوسکا گہر یا خیر اگاہ ہی ف ۴

فصل تمتع کا بیان ہی قوله تعالی فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ
لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ف پہر جب تمکو خاطر جمع ہو تو جو کوئی فائدہ لیوی عمرہ ملا کر
حج کی ساتہہ جو میسر ہو قربانی پہنچاوی پہر جسکو پیدا نہو تو روزہ تین دن کا حج کی دنون مین
سات دن جب پہر کر جاؤ یہ دس ہوئی پوری یہ اوسکو ہی جسکی گہر والی نہون نزدیک مسجد الحرام
پاس اور ڈرتی رہو اللہ سی اور جان رکہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہی ف تفسیر عزیزی
کہ حج اور عمرہ کی تین طریق ہین ایک یہ کہ حج کا احرام باندہی اور اوسکی اعمال اور افعال ادا
کری پہر عمرہ کا احرام باندہی اور اوسکی اعمال اور افعال ادا کری اسکو افراد کہتی ہین
دوسری یہ کہ میقات سی حج اور عمرہ دونو کا احرام باندہی اور کہی لبیک بحجة
وعمرة اور شافعی کی نزدیک اس صورت مین فقط حج کی اعمال ادا کری ... عمرہ ادا

چہلی کی حضرت اور ابن عباس کی قول مین جنگل کی شکار کی حرمت عام ہی اور اوروں کی نزدیک مخصوص ہی پانی ... کہنی مین جو حلال کی ہی محرم کی لئی شکار کیا جبکہ محرم کو نہ بتایا اور اشارہ کیا وہ شکار محرم کو درست ہی ایسا ہی درست ہی محرم کو کہانا ...

اوسی کی ضمن مین ہو جاتا ہی پر ہمارے نزدیک دونو کا احرام ساتھ ہی باندھتی
ہین پہلی عمرہ کی افعال کری سات بار طواف بعد اوسکی صفا اور مروہ مین دوڑنا
پھر حج کی افعال کری سات بار طواف قدوم کری بعد اوسکی کرتی وہ حج کی افعال
کہ جسکا بیان گذرا اسکو قران کہتی ہین تیسری یہ کہ عمرہ کا احرام میقات سی
باندھی اور مکہ مین آکر اوسکی اعمال سی فارغ ہو کر احرام سی نکلی اور ممنوعات سی
نادم ہو پھر احرام باندھے مکہ مین حج کا ترویہ کی دن اور قبل اوسکی افضل ہی اور حج کی
(ترویہ آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی ۱۲)
افعال ادا کری یہ [illegible] حکم ہی کہ جو قربانی نلاوی اور جو قربانی لاوی وہ احرام سی نکلی بعد حج
کا احرام ترویہ کو کلی لی [illegible] والے کے طرح باندھی یہ کہ تمتع کہتی ہین شافعی کی نزدیک
افراد اور قران تمتع سی افضل ہی اور مالک کی نزدیک تمتع ان سی افضل ہی اور قران اوسی ہمارے
نزدیک قران افضل ہی تمتع اور افراد سی الله تعالی اس آیہ سی تمتع کی احکام بیان فرماتی یعنی
متمتع کو قربانی ضرور ہی بعد کی اونٹ یا گای یا بکری یہ عید کی قربانی کی قایم مقام نہین اور
ہمارے نزدیک متمتع کو اوسکا کہانا درست ہی اور شافعی کی نزدیک نہین اور جو قربانی نپاوی
تو دس روزی رکہی تین روزی حج کی دنون مین یعنی حج اور عمرہ کی احرام کی بیچ حج کی مہینون مین اور
سات روزی جب حج سی فراغت پاوی اور شافعی کہتی ہین تین روزی احرام کی باندہنی کی بعد
اور حلال ہونی کی قبل حج کی دنون مین کہ حج مستحق ادا ہو اور سات جب اپنی گہر پہنچی [illegible] مستحب ہی کہ
ذی حجہ کی ساتوین آٹھوین نوین روزہ رکہی جو یہ دن جاتی رہین ہمارے نزدیک قربانی متعین ہی
اور شافعی قضا کی قائل ہین اور مالک کی نزدیک عید کی دن اور ایام تشریق [illegible] روزی رکہنا
جنھم قائل ہین کہ بعد فراغت حج کی یہ سات روزی رکہی اوسکی [illegible]
مراد ہی [illegible] اور شافعی کی نزدیک [illegible]

اپنی ظاہری پر ہین اور ذلک کا مشار الیہ ہماری نزدیک تمتع ہی یعنی تمتع اوسکو ہی جسکی گہر والی رہتی نہون مسجد الحرام پاس یعنی مکی اور ہضافات سی باہر ہون کیونکہ ہماری نزدیک مسجد الحرام کی حاضرونکو تمتع اور قران نہین ہی اور شافعی کی نزدیک ذلک کا مشار الیہ احکام ہین یعنی قربانی اور روزہ اوسپر جو مکی کا رہنی والا نہو یعنی حرم سی قصر کی مسافت پر ہو مدعا یہ کہ شافعی مکی کی لئی بہی تمتع تجویز کرتی ہین لیکن اوسپر قربانی یا روزی نہین گردانتی ہین اور ہدایہ کی حواشی مین ہی کہ تمتع کو مشار الیہ کرنا ہمین چاہیئی کیونکہ جو حکم مشار الیہ ہوتا ہو علی مین آتا ہی لیکن ہوتا ہی من لہ کی فصل ہدی اور قلائد کی مشروعیت کا بیان ہی

قولہ تعالی جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ **ت** اللہ نی کیا ہی کعبہ یہ گہر بزرگی کا ٹہرا لوگون کی واسطی اور مہینا بزرگی کا اور قربانی بہیجانی اور گلی لٹکتی والیان یہ اسواسطی کہ تم سمجہو کہ اللہ کو معلوم ہی جو کچہہ ہی آسمان اور زمین مین اور اللہ ہر چیز سی واقف ہی **ف ۱** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سے دلیل ہی اوپر مشروعیت ہدی اور قلائد کی بخلاف اسکی جو ابتدا سورہ مین اسکا ذکر ہی اور ہدی کا اطلاق بکری اور گائی اور اونٹ پر ہوتا ہی اور بدنکا ہمارے نزدیک گائی اور اونٹ پر اطلاق ہوتا ہی اور شافعی کی نزدیک فقط اونٹ پر اور قلادہ گائی اور اونٹ کی لئی ہی بکری کو نہین **ف ۲ قولہ تعالی** وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ **ت** اور پڑہین اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہین ذبح

ہو یا دوپہر شتی کی جو اوسی دیتی ہین اونکو سو کہاؤ اور بہت سی آنہ کہلاؤ بری
حال محتاج کو **ف** حضرت علی اور ابن عباس اور قتادہ کا قول ہی کہ ایام معلومات
ذی حج کا عشرہ ہی یہی مذہب ابو حنیفہ کا یا ایام نحر ہین یہ مذہب ہی صاحبین کا
اور اونکی غیر کا بہر تقدیر اس مقام مین بعض ان مین مراد وہ خاص عید کا دن ہی اگرچہ قربانی کی
تین دن ہوتی ہین آ... ذکر سی احتمال ہی کہ اول صورت مین ذی حج کی ساتوین اور نوین کا
خطبہ مراد ہو اور دوسری صورت مین تکبیرات تشریق مراد اور مقاتل کا قول ہی کہ
ذلت ... کہتی ہی کی ذبح پر پڑہتی ہین اور بعضون نے ایام کی لفظ سی استدلال
کیا ہی کہ رات کو ذبح درست نہین ہی اور بہیمہ سی اونٹ گای بکری سی مراد ہی اور
امر بالاکل اباحت کا **ف** **فصل** ہدی کی بی عیب ہونیکا بیان **قولہ تعالی**

ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ت

یہ سن چکی اور جو کوئی ادب رکہی اللہ کی نام لگی چیزونکا سو وہ دلکی پرہیزگاری سی ہی تمکو
جو پاون مین فایدی ہین ایک ٹہری وعدہ تک پہر اونکو پہنچنا اوس قدیم گہر تک **ف**
شعائر اللہ سی مراد ہدی کی ہین اور اونکی تعظیم یہ ہی کہ خوبصورت اور موٹی اور گران قیمت
ہدی لینی سی فقہا فرماتی ہین کہ جانور اندہا اور دبلا اور لنگڑا کہ مذبح تک نہ چلی
پاون کا کٹا اور جسکا کان اور دم اور آنکہ تہائی حصہ سی زیادہ جاتا رہا ہو جایز نہین کہا
... ہدی کیطرح واجب التسلیم ہی لکم فیہا منافع الآیہ کی ظاہر سی معلوم ہوتا ہی کہ
نفع ... کی دودہ اور نسل اور سواری کا جائز ہی اور ...
... جاین سی شافعی ہدی سی انتفاع مطلقا جائز ...

کہ آیہ کی معنی یہ ہین کہ تمکو چوپایون مین فائدی ہین ایک عدت تک یعنی جبتک کہ اوسی ہدی نکر و جب ہدی کیا تو اوس سی انتفاع حرام ہی جب تک کہ اپنی مقام پر پہنچی یعنی کعبہ مین اسی سے حنفیہ کا مسئلہ ہی کہ ہدی کا دودہ اور نسل اور سواری حرام ہی پر جو چلنی سی عاجز ہو تو سواری جائز ہی اور دودہ جو ہدی کی تہن مین ہو تو وہ لینا جائز ہی پہ فقرا کو تصدق کردی یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدیہ کا **قولہ تعالی**

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ **ف** اور کعبہ کی چڑہانیکی اونٹ ٹہرائی ہین ہمنی تمہاری واسطی نشانی اللہ کی نام کی تمہارا اونمین بہلا ہی سو پڑہو اون پر نام اللہ کا قطار باندکر پہر جب گر پڑی اونکی کروٹ تو کہاو اونمین سی اور کہلاو صبر سی بیٹہی کو اور بیقراری کرتی کو اسیطرح تمہاری بس مین دی وہ جانور شاید تم احسان مانو اللہ کو نہین پہنچتا اونکی گوشت لہو لیکن اسکو پہنچتا ہی ادب تمہاری دل کا اسیطرح اونکو بس مین دیا تمہاری کہ اللہ کی بڑائی پڑہو اس پر کہ تمکو راہ سوجہائی اور خوشی سنادی نیکی والونکو **ف** تفسیر احمدی مین ہی کشاف سی کہ ہدی پر اسم اللہ کا ذکر کرنا یہ ہی کہ ذبح کی وقت اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر اللہم تقبل منا ث والیک **ف** اولن ینال اللہ لحومہا کی تفسیر ابن ابی حاتم نی کہا کہ اونٹ کی گوشت اور خون سی کعبہ کو بہرتی تہی مسلمانون کو اللہ نی اوس سی منع فرمایا اس سی پوچہا گیا کہ

[illegible]

اور جو عوام قربانیوں کی خون سی کہہ بھرتی ہین بچا ہے اور تکبیر اللہ سی معلوم ہوا کہ تکبیر
کی ساتھہ وقت ذبح کی تکبیر ملانا مستحب ہے اور بعضوں نی کہا کہ ذبح کیوقت تسمیہ یا تکبیر
حلال ہین جو اللہ اکبر کہی جیسی احرام مین لبیک کہتی ہین **فصل** بنابات کا بیان ہے

قوله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ وَ
مَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ
مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ
صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ
اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ **ف** اے ایمان والو نہ مارو شکار
جسوقت تم ہو احرام میں اور جو کوئی تم میں اوسکو مارے جان کر تو بدلا اوسی
مارے کے برابر مواشی میں سے وہ ٹھہرا دیں دو معتبر تمہارے کہ نیاز پہنچا دیں کعبہ
تک یا گناہ کا اوتارا ہے کئی محتاج کا کہانا یا اوسکے برابر روزے کہ چکھے سزا اپنے کام
کی اللہ نے معاف کیا جو ہو چکا اور جو کوئی پھر کریگا اوس سے بدلہ لیگا اللہ
اور اللہ زبردست ہے بدلا لینی والا **ف** [illegible]
یعنی یہ کہ جو کسی شخص نے شکار مارا اور دو عادل اوسکی قیمت ٹھہرا دیوین [illegible]
جو مقتول میں مقرر ہوا اگر جو مقتول مین اوسکی قیمت مقرر ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غرض کہ کہانسی بڑہ پڑی مثلا سوا تین صاع گیہون مول لئی اور چہہ غریبونکو تین
صاع دئی ایک پاؤ جو بڑہ پڑا اوسکو تصدق کری یا اوسکی عوض روزہ رکہ
رکہی اور محمد اور شافعی کی نزدیک جو شکار کا مثل ہو صورت مین تو وہ بہا
مثل چاہی مثلا شتر مرغ کی جزا مین اونٹ اور گورخر کی جزا مین گائی اور ہرن
اور کفتار مین بکری اور خرگوش مین بزغالہ اور دراز گوش مین بزغالہ چہا
فقط شافعی کی نزدیک کبوتر مین بکری اور جو مثل صورتمین نہین ہی جیسی گنجشک تو قیمت چاہی
اور جب قیمت ہوئی تو ابی حنیفہ کی نزدیک وہی اختیار ہی قاتل کی لئی
اونکی نزدیک ہی واجب ہی اور قیمت کرنی والا ایک ہی کافی ہی پر دو دو چاہئین
اور بعضونکی نزدیک دو واجب ہین اور ساتھ کی ہدی کی ذبح نہین چاہئی کیونکہ
اللہ فرماتا ہی هدیا بالغ الکعبة یہ کہنا ذبح فی الحرام سی کیونکہ عین کعبہ مین ذبح درست
نہین ہی اور کہانا کہلانا غیر مکہ مین بہی درست ہی ہماری نزدیک بخلاف شافعی
اور روزہ غیر مکہ مین بالاتفاق درست ہی اور جو ضحیہ مین درست ہو وہ ہدی مین بہی درست ہے
اور محمد اور شافعی کی نزدیک چہوٹی چوپایہ بہی ہدی مین درست ہین اور بعض صحابہ سی بہی جزا
متعمد پر ہو یعنی اوسپر جو احرام کو یاد رکہتا ہی اور جانتا ہی کہ شکار مارنا اوسپر حرام ہی اگرچہ
خاطی پر بہی واجب کیا ہی مثل متعمد کی اور اوس قید سے لئی ہی کہ قتل عمد کی اصل ہی ہی خطا او
ملحق ہی اور ایساہی آیت سی یہہ جانا جاتا ہی کہ فقط قاتل پر جزا ہو اور
قاتل کو شکار بتلا دیا یا اشارہ کری تو مدد کری یا اوسپر بہی واجب
نی ابی قتادہ کی اصحاب جس حال مین کہ محرم تہی فرمایا کیا تم نی اشارہ کیا یا
آیا تمہی بتلا دیا اور شافعی کی نزدیک سوای قاتل کی اوسپر جزا نہین

فصل

فصل احصار کا بیان **قوله تعالی** فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ

ف پھر اگر روکی گئی تو جو میسر ہو قربانی بھیجو اور حجامت نکرو سرکی جبتک پہنچ نہ لے قربانی اپنی ٹھکانی پر پھر جو کوئی تم مین مریض ہو یا اوسکو دکھہ یا اوسکی سرنی تو بدلا دیو روزی یا خیرات یا ذبح کرنا **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ آیہ کی معنی یہہ ہین کہ جو تم حج یا عمرہ شروع کرکے یعنی احرام باندہ اور پھر کسی مرض یا دشمن کی خوف سی رکی گئی اور چاہا منی کا احرام سی نکلو تم پر واجب ہی جو میسر ہو اونٹ یا گائی بکری قربانی بھیجو اور حصر ہماری نزدیک عام ہی مرض ہو یا دشمن کی خوف سی یا غیر اوسکی سی اور شافعی اور مالک کی نزدیک خاص ہی کہ دشمن کی خوف سی ہو اس قرینہ سی کہ بعد اوسکی فاذا امنتم فرمایا اور ہماری دلیل یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو شکست اور لنگی پہنچی وہ حلال ہوگیا اوسپر حج سال آیندہ کو ہی اس کلام سے شکست اور لنگی احصار مین داخل ہی اور فاذا امنتم سی جو شک کیا ہی وہ خود دال عموم ہی یعنی جب ہو تم مامون بیماری اور خوف دشمن سی اور احصار جسطرح حج سی ہوتا ویسا ہی عمرہ سی بھی ہوتا اور مالک کی نزدیک عمرہ سی نہین ہوتا ہماری دلیل یہ کہ حدیبیہ مین حضرت اور انکی اصحاب روکی گئی تھی اور سب عمرہ سی تھی اور بعض سی ایسا معلوم ہوتا ہی کیونکہ پہلی حج اور عمرہ کا بیان کیا پھر احصار کا حکم فرمایا اور شرط یہ کہ قربانی حرم مین ذبح ہو جبتک حرم مین ذبح نہو وہ حلال نہین ہوتا معتبر کری اسکی ان ذبح کی انہی دنونا اور صاحبین کہتی ہین حج سی ہو کہ امام اور قربانی کی دن ذبح معتبر اور عمرہ سی کا کیا کہ ذبح ان دنون نہین [illegible]

جہان روکا گیا وہین ذبح کر دی کیونکہ حضرت حدیبیہ مین عمرہ کی قصد سی ویرین پہر دو
کہی دشمن سی مکی کو قربانی نہین بہیجی ہین ذبح کیا ہم کہتی ہین کہ آیہ ہماری دلیل کافی ہی اور
جو بیمار ہو کہ حلق کی حاجت ہوئی یا اوسکی سر مین زخم ہو گیا یا جوئین تو ہدی کا پہنچانا
منا مین حلال کی شرط نہین ہی بلکہ ضرورۃً اوسکو رخصت ہے لیکن جو حلق کیا اس صورت مین فدیہ
چاہیئی تین روزی یا چہہ غریبون کو کہلانا یا بکری ذبح کرنا کیونکہ نسک سی ذبح کرنا مراد
عذر کی صورتمین ان تینون مین اوسکو اختیار ہے اور جو بعد حلق کیا جو تہائی سر کی حلق
مین ہم چاہئی اوس سی کم مین صدقہ چاہئی ف ۲

کتاب النکاح

قولہ تعالی وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا

ف اور اگر ڈرو کہ انصاف نکرو گی یتیم لڑکیون کی حق مین تو نکاح کرو جو تمکو خوش
آوین عورتین دو دو تین تین چار چار پہر اگر ڈرو کہ برابر نرکہو گی تو ایک ہی یا جو
اپنی ہاتہہ کا مال ہی یہہ نزدیک ہی کہ ایک طرف نہ جہک پڑو **ف** موضح القرآن مین ہی
یعنی اگر جانو کہ یتیم لڑکی کو ہم نکاح کر لینگی تو اوسکا حق ادا نکرینگی کیونکہ اوسکا حق
مانگنی والا نہین اور عورتین بہت ہین پہلی کچہہ بہی نہین ایک مرد کو دو دو بہی تین بہی چار بہی
اس سی زیادہ جمع کرنا روا نہین کیونکہ اتنی مین بہی انصاف کرنا مشکل ہی زیادہ مین کب ہو
سکتا ہی سو اس قدر ہی جب نکر سکی انصاف ہو رہو گی نہین تو ایک ہی بس ہی یا اپنی لونڈی
کفایت ہی اور یاد رکہنا ہی کہ ماطاب سی یہ معنی ما حل کی ہین بس لی کہ جو عورتین آیہ تحریم
مین ہین وہ حرام ہین اور بعضی نی کہا ہی کہ حلال زنا کرنی مین بی باک ہی

اور ولایت یتامی سی اندیشہ کرتی اللہ نی فرمایا کہ جو تمکو خوف ہو یتامی کا تمکو زنا کا بھی
ڈر ہو اور حلال عورتین ہین انسی نکاح کرو اور محرمات کی گرد نجاو اور بعضون نی
کہا ہی کہ خوف کرتی تہی یتیمون کی ولایت سی اور بہت عورتون کی نکاح سی بے ڈر تہی انکو یہ
فرمایا کہ اگر ولایت یتیمون کی سی اندیشہ ہی تو کثرت نکاح کی سی بہی ڈرو اور تفسیر
احمدیہ مین ہی کہ یتیم شرع مین اوسکو کہتی ہین کہ نابالغ ہو اور باپ مرگیا ہو مرد ہو یا عورت
زاہدیہ مین ہی کہ جائز ہی او ما ملکت ایمانکم کا معطوف ہونا ما طاب لکم پر اس
صورت مین ما خاص حرائر مراد ہونگی اور ایمانکم کا خطاب تخیر مالکین کی طرف
منصرف ہوگا اور مدعا یہ ہوگا کہ بعضی ترجیح کرین بعضو کی لونڈیونسی نہ اپنی لونڈیو
کیونکہ مولی اور مملوکہ کی مابین نکاح نہین ہی مالکہ کی نکاح حلال ہین اب رد ہوگیا
کی مذہب پر جو قائل ہین کہ لونڈی سی نکاح اوسوقت جائز ہی کہ حرہ کی طاقت نہو
اور رد کی وجہ یہی کہ اللہ نی اختیار دیا خواہ حرہ سی نکاح کری خواہ لونڈی سے اور یہی رد
اون پر جو قائل ہین کہ لونڈیسی نکاح بشرطیکہ مومنہ ہو درست ہے کتابیہ سی نہین درست
اسکی وجہ یہی کہ او ما ملکت ایمانکم مطلق ہی قید ایمان کی اور جائز ہی او ما
ملکت کا معطوف ہونا النساء پر اس صورت مین یہ بیان ہے ما طاب کا معنی یہ ہونگی کہ نکاح کرو جو
تمکو خوش آوین عورتین دو دو تین تین چار چار یہ عورتین خواہ حرہ خواہ لونڈیان ہون
غیر کی مملوکہ یہ بہی شافعی پر رد ہی جو قائل ہین کہ لونڈی ایک ہی درست ہے فقط جو
الہ جا [illegible] ہین ف اور دلیل ہین ہی کہ ما طاب کے اشارہ سے معلوم ہوا کہ قبل نکاح کے
دیکہنا جائز ہے کیونکہ خوش آنا دیکہنی پر موقوف ہے اور عورت جسکی نکاح کا ارادہ ہو [illegible]
[illegible]

بھی ہے نکاح مباح ہیں اور شافعی کہتی کہ غلام کو اسمین دخل نہیں کیونکہ یہ خطاب دلشوں کو
کہ جسکو ولایت اور ملک اور تولی اور توصی ہو یہ صفات حر ہی مین ہیں

فصل بیان ہی کہ نکاح کن لفظوں سی منعقد ہوتا ہے **قولہ تعالیٰ** زَوَّجْنٰكَهَا

ف ہمنی وہ تیری نکاح مین دی **ف** اکلیل مین ہی کہ اسسی اور شعبی کی مسئلی
دلیل پکڑی گئی ہی کہ تزویج اور نکاح کی لفظ سی نکاح منعقد ہوتا ہی مگر یہ قول
شافعی کا ہی اور ہماری یہان بلفظ ہبہ وغیرہ بھی نکاح جائز ہی **قولہ تعالیٰ**

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ
وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ
عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ
وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ
يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ف اے نبی ہمنی حلال رکھین ہین تجکو تیری عورتین جنکی مہر تو دی چکا اور جو مال تیری ہاتھ کا جو ہاتھ لگا دی تجکو اللہ اور تیری چچا کی بیٹیان اور پھوپھیون کی بیٹیان اور تیری ماموں کی بیٹیان اور خالاؤن کی بیٹیان جنھون نے وطن چھوڑا تیری ساتھ اور جو کوئی عورت ہو مسلمان اگر بخشی اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہی کہ اوسکو نکاح مین لی نری تجھی کو سوای سب مسلمانوں کی **ف** انا احللنا لک سی مفہوم ہوا کہ حضرت کو جسقدر کہ بیبیان اور لونڈیان چاہی حلال ہین کیونکہ اللہ تعالیٰ چار قسم بیان کی ہیں ایک وہ عورتین کہ جنکو حضرت مہر دیں دوسری لونڈیان کہ جو لوٹ سی آئی ہون اور تیسری ماموں اور چچا وغیرہ کی بیٹیان بشرطیکہ حضرت کی ساتھ ہجرت کی ہو

اور جو تھی وہ عورت کہ جو اپنی نفس کو حضرت کو بخشا [illegible] قسموں میں قیدیں فرمائیں وہ بیان ضروری ہی ازواج کو اینت اجورھن ہی مقید کیا یعنی جن عورتوں کو تمہاری مہر دیا ہو یہ بیان افضلیت کا ہے نہ شرط ہی نہایت کے مہر کو جلد دینا جب نہیں ہی پر اولی ہی سکے اور ما ملکت کو مقید کیا مما افاء الله علیک یعنی لونڈیاں لوٹ کی ہوں یہ بھی افضلیت کا بیان ہے کیونکہ جو لونڈیاں خرید کی اور ہبہ کی اور وراثت کی اور وصیت کی ہوں وہ بھی حلال ہیں اور ماموں اور چچا وغیرہ کی بیٹیوں کو مقید فرمایا ہاجرن معک سے یہ بھی بیان افضلیت کا ہی کیونکہ بغیر مہاجرت مع النبی صلعم کی بھی حلال ہیں یا احتمال ہی کہ یہ قید حضرت کی لیے خاص ہوئی جیسا کہ ام ہانی ابی طالب کی بیٹی نے کہا ہی کہ مجھی حضرت نے خطبہ فرمایا میں نے عذر کیا پھر الله نے یہ آیۃ اتاری میں حلال نہ ہوئی کیونکہ میں نے حضرت کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی میں تو ان طلقا میں سے تھی اور امراۃ مومنۃ کو دو قیدی سے مقید کیا ایک ان وھبت نفسھا للنبی دوسری ان اراد النبی ان یستنکحھا یہ دو قیدیں بیان واقعی ہیں نہ افضلیت کی لیے کیونکہ معنی یہ ہیں کہ ہمنی حلال کی ہیں تجکو وہ عورت مسلمان کہ تجکو بخشی اپنی جان بغیر مہر اور بغیر شرطوں نکاح کی یہ احلال سب جانوں میں ضرور ہی بلکہ جب پیغمبر [illegible] وہ بھی ہو تو [illegible] عورت [illegible] پیغمبر کی احلال نہیں اور یہ عورت وا ہبہ میمونہ بنت الحارث ہی یا خولہ بنت الحکم یا ام شریک یا زینب بنت خزیمہ یا ام سہل شافعی ہبہ کی لفظ سی نکاح جائز نہیں کہتی [illegible] کی لیے کیونکہ وہ [illegible] پیغمبر کی لیے ہی بقولہ تعالی خالصۃ لک [illegible]

اور دلیل یہ ہی کہ ہبہ نفس میں دو باتیں ہیں ایک [illegible]

[illegible]

معاف ہوئی اول مین سب مومن شریک ہین دوسری مین حضرت خاص ہین اور تی
آپکی یہ ہین کہ نکاح بلا مہر خالص تیری لئی جائز ہی اور تیری امت کو نہین یہ
تمامہ کتب حنفیہ مین ہی پر صاحب توضیح منفرد ہی کہ معنی یہ ہین کہ حلال
تجکو تیری عورتین خالص یعنی تیری غیر کو وہ حلال نہین ہین کیونکہ وہ امہات
المومنین ہین

فصل محرمات کا بیان

قوله تعالی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَ
أَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي
حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ
وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
غَفُورًا رَحِيمًا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ **الخ** اور نکاح مین نہ لاو جن عورتون کو نکاح مین
لائی تمہاری باپ مگر جو آگی ہو چکا یہ بے حیائی ہی اور کام غضب کا
اور بری راہ ہی حرام ہوئی ہین تم پر تمہاری مائین اور تمہاری بیٹیان
اور بہنین اور پھوپھیان اور خالائین اور بہائی کی بیٹیان اور
بہن کی اور جن ماون نی تمکو دودہ دیا اور دودہ کی بہنین اور تمہاری
عورتون کی مائین اور اونکی بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین جن عورتونسی

لن تنالوا البر کی پندرہوین رکوع مین ہی محرمات کی بیان مین

پهر اگر کبهی صحبت نہیں کی ہی تو تم پر نہیں گناہ اور عورتیں تمہارے بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے

ہیں اور یہ کہ اکہٹی کرو دو بہنیں مگر جو آگی ہو چکا اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نکاح بند ہیں

… مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تم پر موضح القرآن اور تفسیر احمدی میں

ہی کہ سات ناتی حرام فرمائی ایک ماں اوسمین داخل ہیں نانی اور دادی یعنی جو عورتیں

کہ اوس شخص کی جڑ ہے دوسری بیٹی اوسمین داخل ہی نواسی اور پوتی یعنی جو اوسکی شاخ ہی تیسری

بہن عینی ہو یا اخیافی یا علاتی یعنی ایک ماں باپ کی ہو یا ایک ماں یا ایک باپ کی چوتھی

بہتیجی پانچویں بہانجی یعنی جو اوسکی ماں باپ میں ہیں خواہ بہتیجی اور بہانجی اعیانی ہو یا

اخیافی یا علاتی ہی چھٹی پهوپهی ساتوین خالہ … جو ماں باپ سے ہی بشرطیکہ بے واسطے ملتی

اور جو واسطے سے ملی وہ حلال ہی جیسے پهوپهی کی بیٹی اور دودھ کی ناتی فرمائی ماں اور بہن اشارہ

ہی کہ ساتوں ناتی اس میں بهی حرام ہیں اسواسطے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ حرام ہیں دودھ سی وہ ناتی جو حرام ہیں نسب سے لیکن فقہا رحمہم اللہ نے اس سے مستثنیٰ کیا ہے

اٹھہ عورتوں رضاعی کو کہ وہ مرد پر حلال ہیں بہن اور بہائی کی … اور پهوپهی اور ماں

اور … کی مائیں اور بیٹی کی بہن اور نانی اور دادی بشرطیکہ سب ناتی رضاعی ہوں

اور سسرال کی چار ناتی فرمائی عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ

مگر شاخ جب حرام ہی کہ نکاح کی بعد صحبت بهی کی ہو ورنہ فقط نکاح سی حرام ہے اور دو

بهی یہ چار ناتی حرام ہوئی لیکن دو دو بنا وہ … کہ ادمی عمر میں ہی اور بڑی عمر

تنہیں پہر باپ کی حرمت میں دو قیدیں ذکر کی ہیں ایک اللاتی فی حجورکم دوسری

من نسائکم التی دخلتم بهن پہلی قید اتفاقی ہی اور حضرت علی سے مروی ہے اور داود

نی کہا ہی کہ جو اسکی گود میں ہو تو وہ حرام ہیں اور دوسری قید …

یعنی مدخول بہا کی ربائب حرام ہین اور غیر مدخول بہا کی حلال اور حلیلوں سی
مراد جماع ہی یا لمس [illegible] یا شہوت سی جماع کیا یا قائم مقام ہی جس عورت کو
مس کیا یا اوسکی فرج کو شہوت سی دیکھا اوسکی بہی حرام ہی بعد اوسکی منع
فقط دو بہنونکا یعنی جمع بین الاختین عام ہی خواہ نکاح سی ہو خواہ ملک یمین سی اور
فقط حرمت جمع اختین کی معلوم ہوتی ہی یہ علماء نی کتاب پر زیادہ کیا ہی اس حدیث سی
کہ لا تنکحوا المرأة علی عمتها ولا علی خالتها ولا علی ابنة اخیها ولا
علی ابنة اختها یعنی عورت کو پہوپہی اور خالہ پر یا بہتیجی اور بہانجی اوسکی پر
نکاح نکرو اون عورتون مین جمع حرام کیا ہی ضابطہ اوسکا یہ ہی کہ دو عورتین ایسی ہون
کہ جو اونمین سی ایک مرد قرار دیا جاوی اور دوسری ایسی ہی عورت تو اون کی درمیان
نکاح حرام ہو جیسی جورو کی پہوپہی اور بہتیجی ہون اگر پہوپہی کو مرد قرار دین تو چچا ہو جاتی
اور چچا بہتیجی مین نکاح نا درست ہی اور ایسی ہی اگر بہتیجی کو مرد قرار دین تو بہتیجا ہو جاوی اور پہوپہی
بہتیجی مین نکاح نہین جیسی دو بہنونکا بہی حال یہی ہی اور اگر ایک جانب سی حرمت
ثابت ہو تو جمع نکاح مین درست ہی جیسی عورت کی خاوند کی بیٹی ساتھ عورت کی
پس اس لڑکی کو بیٹا فرض کرین تو عورت اوسکی ما ہوتی ہی یہ راہ حرمت کی ہی اور اگر
عورت کو باپ فرض کرین اور اوسکو بیٹی تو یہ راہ جواز نکاح کی ہی کیونکہ بیٹی صلبی
نہین ہی آخر کو حرام فرمایا نکاح سی عورت یعنی ایک کی نکاح مین ہو تو ہر کسی کو اوس سی نکاح
حرام ہی مگر یہ کہ اپنی ملک ہو جاوین اسکی صورت یہ کہ کافر مرد اور عورتین نکاح تہا وہ عورت
قید مین آئی جسکو پہنچی اوسکو حلال ہی اور یہ جو فرمایا کہ عورتین تمہاری بیٹیون کی جو تمہاری
پشت سی ہین یعنی لی پالک کو بیٹا نہ جانو کسی حکم مین وہ بیٹا نہین [illegible] فرمائی

زینب زید کی بی بی سی جب زید نی کہ حضرت نی اونکو بیٹا کہا تہا اونکو طلاق دی لیکن فقط منہ بولی
بیٹوں اور پوتوں کی عورت البتہ حرام ہی اگرچہ وہ اوسکی پشت سی نہین ہی جیسی پرپوتا اور پرنواسا اور لی پالک
نہین تفسیر احمدی مین ہے کہ عورت کی بیٹی کی جورو سی کہ دوسرے خاوند سی ہو بطور مرتبہ کے نکاح
حلال ہی اور جب یہ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا اوتری لوگون نی کہا کہ
مورثون کی عورتون پر کرہا وارث ہونگی پر اونکی رغبت سی خطبہ کر کی نکاح کرین تو کرین کی بعد
اس سی یہی منع فرمایا کہ نکاح مین نہ لاؤ جن عورتون کو نکاح مین لائی تمہاری باپ نکاح سی مراد
وطی رہی اس سی معلوم ہوا کہ باپ کی سب موطوءہ حرام ہین منکوحہ ہون یا ملک یمین کی ہون یا مزنیہ
اسی پر ہین بہت مفسر اور بعضون نی کہا ہی کہ حقیقۃً نکاح مراد ہی اس سی شافعی باپ کی مزنیہ کو بیٹی
حرام نہین جانتی اور جو ممسوسہ باپ کی ہو یا ماسہ یا وہ عورت کہ جسکی فرج کو اسکی باپ نی شہوت سی
دیکہا ہو وہ بہی ہماری نزدیک حرام ہی پر شافعی کی نزدیک نہین اور الا ما قد سلف کی معنی
مدارک مین ہی کہ لوگ سبب محبت کی جانتی تہی تہا باپ کی عورت کی حرمت اور دو بہنون کی جمع کی
حرمت نہین جانتی تہی اس لئی ان دو مقامون مین لفظ ارشاد فرمائی یعنی الا ما قد سلف کی یعنی اس معنی
اعلام کیا تو موجب نہین ہے اور الا ما ملکت ایمانکم سی یہ مراد کہ سب والی عورتین حرام
ہین مگر وہ عورتین کہ تمہاری ملک یمین مین ہون اس شرط کہ دار الحرب سی بدون ان کی زوج کی نکال لائی
ہون وہ حلال ہین کیونکہ تباین دار سی فرقت ہوئی پس واسطی اپنی ملک یمین سی استبرا کی بعد
حلال ہی اور شافعی کی نزدیک دار حرب سی پکڑ لاوین وہ حلال ہین جنکا ازواج اونکی ساتہ
ہون یا نہون کیونکہ اونکی نزدیک جیسی نکاح حیا ناریستانہ دار کی بیاہی اونکی تحلیل مین
نہ لاینگی ان آیات سی معلوم ہوا کہ باپ اور دادا کی عورتین ماں کی جانب سی
باپ کی جانب سی ... اور رضاعی حرام ہین ... [illegible]

زنا سی ہو وہ حل نہین کیونکہ وہ شرعا اوسکی نہین ہی بدلیل ہذہ ملنی کی حسب اسمین داخل ہی
بعدالکم ما وراء ذالکم کی بحث مین داخل ہوئی اور جسنی اوسکو حرام ہونا دانا وہ کہتا ہے
کہ وہ حقیقت مین بیٹی ہی احکام کی اتفاع سی خارج نہین ہوتی اور بھائی اور خالائین
مین وہ شامل ہین کہ جسی جدا اور جدّہ کی جنا ہو ماں کیطرف سی ہو یا باپ کیطرف سی اور بنات
الاخ اور بنات الاخت مین جسکو بھائی اور بہن نے جنا ہو داخل اور اخوات رضاعی
جو دودہ پلاوی ۔ اوسکی باپ کو دودہ پلاوے اور اوسکی مرضعہ کو دودہ پلا وہ داخل ہی
اور حلیلہ ابن مین موطوۃ اوسکی بہی داخل ہی اور ماملکت عموم سی بعضون دلیل پکڑی
کہ انتقال ملک کا نکاح کو قطع کرتا ہی **قولہ تعالی** والمحصنات من المؤمنات
والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا اتیتموهن اجورهن محصنین
غیر مسافحین ولا متخذی اخدان **ف** یعنی حلال ہوئین قیدوالی عورتین مسلمان
اور قیدوالی عورتین پہلی کتاب والون کی جبکہ دو اونکی مہر مین لانیکو قید مین نکالنی
اور یہ نہ چہپی آشنائی کرنیکو **ف** تفسیر احمدی مین لکہا ہی کہ محصنات سی مراد عورتین عفیفہ مین
یا حرہ پھر کیف یہ قید استحبابی کی لئی ہی کیونکہ مسلمان لونڈیا غیر عفیفہ اور کتابی لونڈیا غیر عفیفہ جائز
ہی اور مہر دینی کی بہی قید شرط حلت کی نہین ہے بلکہ اوسکی وجوب تاکید کی لئی **قولہ تعالی** ومن لم
یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم
المؤمنات **ف** اور جو کوئی نہ پاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان
تو جو ہاتہ کا مال ہین اسکی تمہارے لونڈیان مسلمان **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ محصنات
مراد حرائر ہین اور طول زیادہ ہونا مال کا اور من فتیاتکم سی یہ مراد ہے کہ مسلمان لونڈی کو
نکاح مین لاوی کیونکہ لونڈی اور مالک مین نکاح نہین ہی لونڈی اپنی کی نکاح حلال نہی

قوله تعالیٰ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ **ت** اور نکاح میں نہ لاؤ شرک والی عورتیں جبتک ایمان نہ لاویں اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہی کسی شرک والی سے اگرچہ تمکو خوش آوے اور نکاح نہ کرو شرک والونکو جبتک ایمان نہ لاویں اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہی کسی شرک والی سے اگرچہ تمکو خوش آوے **ف** موضح القرآن یعنی اہل اسلام اور کافرمین نسبت ناتا جاری تہا اس آیت سے حرام ٹہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اونکا نکاح ٹوٹ گیا اور شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی میں جانے مثلاً کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بہلا اور برا اوسکے اختیار میں ہے یا اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے یا اوس سے حاجت مانگے اور ... اور نکاح درست ہے اونکو مشرک نہیں فرمایا ... معلوم ہوا کہ مشرک عورتیں مسلمان کو نکاح حرام ہیں جبتک ایمان نہ لاویں

ف ۲ اور ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا سے معلوم ہوا کہ مسلمان عورتکا نکاح مشرک مرد سے جائز نہیں خواہ وہ حر ہو یا غلام اور دلیل ہے کہ یہ عموم آیت ہے ... کا نکاح مسلمان سے حرام جانتے ہیں اور ولامة مومنة خیر من مشرکة سے معلوم ہوا کہ ... مشرکہ کی لونڈی سے نکاح درست ہے کیونکہ جب مشرکہ حرام ہوئی ... اور ولو اعجبتکم سے یہ سمجھا گیا کہ نکاح میں ... ولا تنکحوا المشرکین سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ نکاح میں ولی کا اعتبار ہے ... من خیر من مشرک سے معلوم ہوا کہ غلام کو حرہ سے نکاح ... **قوله تعالیٰ**

الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة والزانیة لا ینکحها الا زان
او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین ت بدکار نہین نکاح کرتا
مگر عورت بدکار یا شریک والی اور بدکار عورت کو بیاہ نہین لیتا مگر بدکار مرد
یا شریک والا اور یہ حرام ہوا ایمان والون پر ف موضح القرآن مین ہی کہ
مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوی اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوی
دو واسطی ایک یہ کہ اوسکا کفو نہین اوسکو عار ہی دوسرے یہ کہ ایک سی دوسری کو علت
نہ لگ جاوی لیکن اگر کری تو درست ہے مگر مرد کو بدکار عورت درست نہین جب تک
بدکاری کرتی رہی اور اگر توبہ کری تو درست ہے اور تفسیر احمدیہ مین ہے کہ لا ینکح
مین دو قراءة ہین رفع اور جزم اول صورت مین ظاہر النفی اور معنی نہی اور دوسرے صورت مین
نہی یقینی ہی اس صورت مین یہ آیہ وانکحوا الایامی منکم سی منسوخ ہی کیونکہ
ایامی شامل ہی بدکار اور پارسا کو بالاجماع منسوخ ہی کیونکہ عورت بدکار کا نکاح
مرد پارسا سی یا برعکس مشروع ہی اسکی موافق ہی ایک روایت سے باب الی
قوله تعالی فانکحوهن باذن اهلهن ت سو اونکا نکاح کرو اونکی لوگون
اذن سی ف مدارک مین ہی کہ اہل سی مراد مالک ہی جو لونڈیان بنفسہ عقد نکاح کرین
تو درست ہے کیونکہ اللہ نی مالک کی اذن کا اعتبار کیا نہ عقد کا اور غلام اور لونڈیکو بحکم مولی کی
شادی کرنی روا نہین آیہ ہماری دلیل ہی اور تفسیر احمدیہ مین ہے کہ یہ مدارک کا قول رد ہی
شافعی پر جو قائل ہین کہ لونڈیکو عقد کرنا درست نہین اور مالک پر جو قائل ہین کہ غلام
کا نکاح مولی کی اذن پر موقوف نہین اس کی وجہ ہی کہ لونڈیکا نکاح اس
مولی کی اذن پر موقوف ہی اور غلام کا نکاح دلالة نص سی باب السمع

باب المحصنٰت قوله تعالیٰ

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ ف اور حلال ہوئین تمکو جو اونکی سوا ہین یون کہ طلب کرو اپنی مال کی بدلی قید مین لانی کو نہ مستی نکالنی کو پہر جو کام مین لائی تم اون عورتون سی اونکو دو اونکا حق جو مقرر ہوئی ف موضح القرآن مین ہی کہ جو عورتین حرام فرمائین اونکی سوا سب حلال کیا بچار شرطین ہی اول یہ کہ طلب کرے یعنی زبان سی ایجاب و قبول دوسری یہ کہ مال دینا قبول کرے یعنی مہر تیسری یہ کہ قید مین لانی کی طرح ہو مستی کی نکالنی کو نہو ہمیشہ کو وہ عورت اس کی ہو جاوے اسکی چہوڑی بغیر نہ چہوٹی یعنی متعہ نکاح کرے اور کہ چند روز تک اس سی متعہ حرام ٹہرا یہی شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی اور یہان بی لونڈیون کے نکاح مین کی فرمائی ہی کہ چہپی یاری نہو یعنی لوگ شاہد ہون کم سی کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت پہر فرمایا کہ جو عورت کام مین آئی اوسکا مہر پورا دینا پڑا کام مین آئی یعنی صحبت ہوئی یا خلوت ہوئی اب کسی طرح مہر نہین چہوٹتا اور جبتک کام مین نہین آئی تو اگر چہوڑی تو آدہا مہر دو اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اوتر گیا اور تفسیر حسینی مین ہی کہ اسکی مفہوم یوجہا گیا کہ محرمات مذکورہ کی سوا اور حلال ہین حالانکہ عورتین مشرکہ اور غلام اپنی بی بی پر حرام اسی سی النساء سی مومنات اور یحل سی حل حرم ادیتی ہین اور جو بہی عورت کی عدت مین پانچوین عورت کی حرام ہی اور لونڈی جو پا اوسکی عدت مین اور عورت حامل قید آئی ہوئی اور وہ عورت اوسکی حمل کا ثابت ہو ... جا حمل ثابت ... حلال ... جو بہی عورت کی ... ہوئی یا حمل ...

ہو محرمات رضاعی کی اور پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کی جمع کرنے کی حرمت
حدیث سی ثابت ہی اور تبتغوا باموالکم سی معلوم ہوا کہ نکاح بے مہر نہین ہوتا
اور مہر واجب ہی گو مقرر نہوا ہو اور مال کی سوا اور چیز مہر نہی صاحب [illegible] ہی
قلیل کو مقصود نہیں کہی کیونکہ [illegible] واحد عادۃ مال نہین ہی اور لفظ من کی جو ہمنی [illegible]
ہی بعضی اوسکو تبعیضیہ کہتی ہی اور بعضی بیانیہ یہ آیہ اسپر ہونا اولی ہی اس صورت مین
دلیل ہی کہ مہر خلوت صحیحہ سی متاکد ہوتا ہی یہی ہی مذہب ہمارا اور قاضی نی کہا
کہ آیہ متعہ کی حق مین اتری ہین اوسکا حکم رہا جب تلک فتح ہوا یہ حکم منسوخ ہوا چنانچہ
مروی ہی حضرت نی متعہ مباح کیا تہا پہر صبح کو کہتی ہوئی کہ ای لوگو مین نی تمکو متعہ کا
حکم دیا تہا خبردار ہو کہ اللہ نی اوسکو قیامت تک حرام کر دیا اور متعہ کہتی ہین ایک
معلوم تک نکاح کر دینی کو کیونکہ اوس مین غرض یہی عورت سی متمتع ہونا اور عورت کو
اپنی مال سی متمتع کرنا ابن عباس نی جائز کہا تہا پہر رجوع کیا اسکی حدیث کی طرف
اور [illegible] کہ ان تبتغوا باموالکم دلیل ہی ابو حنیفہ کی نزدیک آزاد کرنا یا [illegible]
مہر ہونا درست نہین کیونکہ آیہ دلیل ہی کہ مہر مال ہو اور آزاد کرنا یا تعلیم مال نہین ہی [illegible]
کہ جو شراب یا سور کو مہر مقرر کری تو مہر نہین ہی **قوله تعالى** قد علمنا ما فرضنا
عليهم في أزواجهم وما ملكت أيمانهم **ف** ہمکو معلوم ہی
جو ٹھرا دیا ہمنی اونپر اونکی عورتون مین اور اونکی ہاتھ کی مال مین **ف**
تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ دلیل ہی شافعی پر جو قائل ہین کہ مہر اللہ کی نزدیک [illegible] غیر
مقدر ہی اوسکا اندازہ زوج کی رای پر ہی اور ہمارے نزدیک [illegible]
کہ حکم مہر کی باب مین ہی اور فرض تقدیر کو کہتی ہین [illegible] کی طرف سی [illegible]

[illegible]

سی معلوم ہوا کہ وہ مقدار شرعی ہی اللہ کی نزدیک سی پہر اوس مقدار مجمل
کو حضرت نی بیان فرمایا کہ لا اقل من عشرۃ دراہم یعنی دس درم سی کم نہین ہی
اس سی معلوم ہوا کہ زیادہ کرنا احسان ہی اور کمی منع ہی جیسی کہ شافعی کہتی ہین
کہ جو بیع مین قیمت ہو سکی وہ نکاح مین ہو سکتا ہی تہوڑا ہو یا بہت **ف ۲**

قوله تعالی قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ
هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ
مِنَ الصَّالِحِينَ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ
قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

ت کہا مین چاہتا ہون کہ بیاہ دون تجکو ایک بیٹی اپنی ان دونون مین سے
اسپر کہ تو میری نوکری کری آٹھ برس پہر اگر تو پوری کری دس تو تیری طرف سی
اور مین نہین چاہتا کہ تجہہ پر تکلیف ڈالون تو آگی پاویگا مجہکو اگر اللہ نی چاہا
نیک بختون سی بولا یہ وعدہ ہوا میری تیری بیچ جون سی مدت ان دونون مین
پوری کرون سو زیادتی نہو مجہہ پر اور اللہ پہ بہروسا ہی اوس بات کا جو ہم کہتی ہین **ف**
تفسیر احمدی مین ہی کہ مشہور یہ ہی کہ تاجرنی سی بکری چرانا مراد ہی اس سی معلوم ہوا
کہ شعیب نی بکری چرانا اپنی لڑکی کا مہر کیا تہا اور تفسیر انکار کی اسکا ذکر
قرآن مین فرمایا لائق ہی کہ ہماری شریعت [illegible] نقل کیا
تو پہر ایک صورت [illegible]
[illegible]

خدمت کی قیمت ہی او جو غلام اپنی مالک کی حکم سی ایک حرہ سی شادی کری اس پہ
کہ خدمت کری یا بکریی چراوی تو مذکور مہر ہوگا بعد اسکی کہا ہی کہ اس قصہ سی جسطرح
شبانی کا مہر ہونا بوجہا جاتا ہی ویسی ہی باپ کو مہر لینا اور اقتطاع مستقل سی نکاح
ہوتا ہی اور مہر اور منکوحہ کا مجہول ہونا ہی معلوم ہوتا ہی پر شبانی کی مہر ہونیکی
سوا اور ہماری شریعت کی موافق نہیں ہی اور حسینی سی لکہا ہی کہ سلوی بکریی چرانیکی
اور منافع مہر نہیں ہوسکتی ہین ہماری نزدیک بخلاف شافعی کی لیکن صاحب
کشاف نی حکم کیا کہ ابوحنیفہ کی نزدیک بہی اسمین شبانی مہر ہوسکتی **فصل** متعہ
بیان مین **قوله تعالی** لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّو
هُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ
قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ
إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا
أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ **ف** گناہ نہیں ... تم پر اگر طلاق دو عورتون کو جبتک نہ
کہ اون کو ہاتھ لگایا ہو یا مقرر کیا ہو اونکا کچھ حق اور اون کو خرچ دو
وسعت والی پر اوسکی موافق ہی اور تنگی والی پر اوسکی موافق جو خرچ
دستور ہی لازم ہی نیکی والون کو اور اگر طلاق دو اونکو ہاتھ لگانی
سی پہلی اور ٹہرا چکی ہو اونکا حق تو لازم ہو آدہا جو کچھ ٹہرایا مگر یہ کہ درگذر کریں
عورتیں یا درگذر کرین جسکی ہاتھ گرہ ہی نکاح کی اور تم مرد درگذر کرو تو قریب ہی

اور نہ بہلا دو بڑائی کہنی آپس مین تحقیق اللہ جو کرتی ہو سو دیکہتا ہی ف موضح القرآن مین ہے

کہ اگر کسی نے کسو وقت مہر کہنی مین نہ آیا تو بہی نکاح درست ہے مہر پیچہی ٹہرے گا پہر اگر بن ہاتہہ

لگائی عورت کو طلاق دے تو مہر کچہہ لازم نہ آیا لیکن کچہہ خرچ دینا ضرور ہی خرچ کہا کہ ایک

جوڑا پوشاک کا موافق اپنے حال کے اور اگر مہر ٹہر چکا تہا پہر بن ہاتہہ لگائی طلاق دے تو آدہا مہر لازم

ہوا اگر عورتین درگذرین کہ بالکل چہوڑ دین یا مرد درگذری جو دے چکا تہا کیونکہ اللہ نے

بڑائی مرد ہی کو [illegible] اور اسکو اختیار تہا نکاح رکہنی اور توڑنی کا تو اپنی بڑائی رکہی فائدہ

چار صورتین ہو سکتی ہین یہان دو حکم فرمائی ایک یہ کہ مہر نہ ٹہرا تہا اور ہاتہہ لگانی سے

طلاق دی تہی دوسری یہ کہ مہر ٹہرا تہا اور ہاتہہ لگانی سی پہلی طلاق دی اور دو صورتین باقی رہین

ایک یہ کہ مہر ٹہرا تہا اور ہاتہہ لگا کر طلاق دی تو پورا مہر لازم ہے سورہ نسا مین ذکر ہی

دوسری یہ کہ مہر نہ ٹہرا تہا اور ہاتہہ لگا کر طلاق دی اسمین مہر مثل پورا دینا چاہئی یعنی جتنا مہر

عورت کی قوم مین ہوتا ہی اور جب خلوت ہو چکی تو گویا ہاتہہ لگایا ف اور اکلیل مین ہی

حقا علی المحسنین سی متعہ مستحب کیا اور [illegible] واجبا اور فنصف ما

فرضتم سی معلوم ہوا کہ عورت بغیر دخول کی مہر کی مالک ہوتی اور جو عورت نصف

مفروض [illegible] زوج کو اوس نصف مین رجوع پہنچتا ہی بلکہ دوسری نصف

اور الا ان یعفون سی معلوم ہوا [illegible]

یعفو الذی بیدہ عقدۃ النکاح کو [illegible]

[illegible] اور ابن عباس [illegible] کی تفسیر [illegible]

کی دلیل پکڑی کہ جو ولی [illegible] معاف کرنا جائز ہی [illegible]

کی نہی پائی کی وان تعفوا اقرب للتقوی مین [illegible]

عورتوں کے عوض اولی ہے آیت میں دلیل ہے کہ مہر بخشنا عادت تھی عورتوں میں ہو یا دین ...
ہو یا نہ ہو **فصل** مومن کے نکاح کا بیان ہے **قولہ تعالیٰ** وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ
وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ
يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ **ت** اور بیاہ دو رانڈوں کو
اپنی اندر اور جو نیک ہوں تمہاری غلام اور لونڈیاں اگر وہ ہوں گی مفلس اللہ ان کو
غنی کریگا اپنی فضل سے اور اللہ سمائی والا ہے سب جانتا **ف** تفسیر احمدیہ میں ہے کہ
ایامی کا جمع ایم کی ایم کہتی ہیں مرد بے عورت کو اور عورت بے مرد کو
انکحوا صیغہ ایامی کے متعلق ہو تو خطاب اولیا کی طرف ہے اور جب والصالحین کی
ہو تو خطاب مالکوں کی طرف ... صاحب ... نے کہا ہے کہ یہ امر ندب کے لئی ہے اور حنفیہ
ولی سی نکاح کی خواہان ہو تو وجوب کی لئی ہے **ف باب العدل**
قولہ تعالیٰ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا
تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ **ت** اور تم ہر گز برابر نہ رکھ سکو گی
عورتوں کو اگرچہ اسکا شوق کرو سو نری پھر بھی نجاؤ کہ ڈال رکھو ایک کو جیسی ادھر
لٹکتی **ف** تفسیر احمدیہ میں ہی کہ ان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ سی عدل کی شرط ہونا معلوم ہوا
اور اس آیت میں ... کہا گیا کہ محبت قلبی میں ... شرط نہیں کیونکہ ... ہے کہ جو سب ... کہنا اوس کی
... کیونکہ عدل یہ کسی طرح ظاہر ... ...
... میں خرچ اور کپڑا اور گھر کا عدل کرتی ... فرماتی کہ الٰہی ... عدل ...
... میں کہ جو میری اختیار ہے اور جو اختیار کی باہر ہی یعنی محبت قلبی ...
لئی کہ آپ حضرت عائشہ کو سب سی زیادہ چاہتی اس ... کہ جہانتک ...

اور تکمیل میں ہے کہ صحبت اور تمام باتوں میں عدل کی تکلیف نہیں ہے یہ جو
بیجا ہے کہ بالکل جماع چھوڑ دیوے اول نوبت بخش دینے کا بیان قوله تعالی
وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما ان
يصلحا بينهما صلحا ف اگر ایک عورت ڈرے اپنے خاوند کی لڑنے یا جی پھر جانے سے
تو گناہ نہیں دونو پر کہ کر لیں آپس میں کچھ صلح ف تفسیر احمدی میں لکھا ہے کہ
کہا ہے کہ حضرت نے سودہ کی طلاق کا ارادہ کیا اونہوں نے عرض کیا کہ مجھکو رکھئے
کہ قیامت کو آپ کی ازواج میں شمار ہوں میں اپنی نوبت عائشہ کو بخشتی ہوں تب
اور تری اس سے معلوم ہوا کہ جو عورت اپنی سوت کو نوبت اپنی دیدے تو درست ہے
اکثروں کے نزدیک صلح سے یہی مراد ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ مراد ہے کہ وہ عورت
کچھ مہر معاف کرے یا سب بخش دیوے اور مدارک میں ہے کہ نشوز سے مراد صحبت نہ کرنی
اور نفقہ نہ دینا اور گالی دینا اور مارنا اور اعراض سے بدخلقی یا اور عورت کی سبب
سے بات اور بیٹھنا کم کرنا اور تکمیل میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنا حق بخشنا
روا ہے تو ہو یا اور کچھ اور بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ عورت کو اپنا حق بیچنا بھی درست ہے

کتاب الرضاع

قوله تعالى والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن اراد ان يتم الرضاعة ف اور لڑکا
والیاں دودھ پلاویں اپنی لڑکوں کو دو برس پورے جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ کی مدت
تفسیر احمدی میں ہے کہ یہ خبر امر کے معنی میں ہے اور امر ندب کے لئے ہے کہ لڑکی کا باپ [illegible]
نہیں چاہتا ہے کہ لڑکے کی ماں دودھ پلانی والی نوکر رکھنی [illegible]
[illegible]

اول مختار یہی امام زاہد کا دوسرا صاحب ہدایہ کا اور اوسکی مدت مین علما مختلف ہین ابو حنیفہ ڈہائی برس کہتے ہین سورہ احقاف کی آیہ کی دلیل سے اور صاحبین اور شافعی دو برس کیونکہ اللہ نے حولین کی قید فرمائی ہم کہتے ہین کہ یہ قید اس لئے ہے کہ ماں عذر سے دودہ پلایا دو برس جب ہی اور زیادہ پلانا احسان ہے یا باپ کو دودہ پلانی والی نوکر رکہنا دو ہی برس تک واجب ہے اور زیادہ احسان اس سے یہ نکلا کہ دودہ پلانا دو ہی برس چاہیے زیادہ بچانا ہی اور زفر کی نزدیک تین برس لیکن چونکہ یہ مقام شبہہ کا تہا ابو حنیفہ نے حکم کیا کہ ڈہائی برس جانیے حرمت نکاح کی احتیاط کے لئے کہ جو دودہ پلانی سے ہوتی ہے یعنی جو اس مدت مین دودہ پلایا لڑکی کی ماں ہے اور اوسکا زوج باپ اور اسکی بیٹی بہن اور غیر اوسکی اور **قوله تعالی** وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا **ف** اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودہ چہٹانا تیس مہینے مین ہے **ف** تفسیر احمدی مین ہے ہدایہ سے کہ ثلثون شہرا خبر ہے حمل اور فصال دونوں کو یا کہا گیا الحمل ثلثون شہرا اور مدت الفصال ثلثون شہرا اس کے ذکر بیان ہے نوکی اکثر مدت کا لکن جب مدت حمل مین نقصان پایا گیا عائشہ کے قول سے کہ لڑکا دو برس سوا نہین رہتا اور مدت رضاع پایا گیا ابو حنیفہ نے حکم کیا کہ حمل کی اکثر مدت دو برس ہے فصال تیس کی مہینے ہین اور صاحبین اور شافعی کہتے ہین ثلثون شہرا خبر ہے حمل اور فصال کی یعنی مدت حمل و فصال کی تیس مہینے ہین اور چہہ مہینے برس فصال کی مدت ... اولادہن وفصاله فی عامین کی جو باقی ہی یعنی چہہ مہینے وہ حمل کی مدت ... رضاع کی اکثر اور مدت حمل کی اقل کا بیان اسکا جواب پہلی آیہ مین گذرا **ف**

کتاب الطلاق

قوله تعالی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ **ف** طلاق ہی دو بار تک پہر رکہنا موافق دستور کی ...

ف تفسیر احمدی میں ہی کہ جاہلیت میں طلاق کی گنتی ایک مقرر نہ تھی جو کوئی سو طلاق
دیتا تب بھی رجعت کرسکتا اور جب عدت ہو جاتی رجعت کرتا پھر طلاق دیتا پھر رجعت کرتا
ایک عورت نے آکر عائشہ پاس شکوہ کیا کہ میرے شوہر نے رجعت کی پھر طلاق پھر رجعت
پھر طلاق دی یہ خبر حضرت تک پہنچی تب یہ آیہ ارشاد ہوئی اسکی دو توجیہ ہیں ایک حسینی اور
زاہدی اور بیضاوی اور تلویح میں ہے موافق مذہب شافعی کے کہ طلاق رجعی دو ہیں انہیں عدت کی اندر
رجعت ہے اور بعد اسکی طلاق بائنہ ہے یہ امر خبر کی صیغہ میں دوسری توجیہ ہے صاحب کشاف اور
مدارک اور فخر الاسلام کی موافق مذہب ابو حنیفہ کی یعنی طلاق سے مراد طلاق شرعی طلاق
رجعی و طلاق کے طلاق مشروع یہی کہ دو طلقہ ہوں متفرق ایک دوسری کی بعد نہ یہ کہ
اکٹھا ہوں ایک ہی بار اور مرتین سے تثنیہ نہیں مراد ہے تکرار مراد ہے جیسے ثم ارجع البصر
کرتین میں بھی اسلئے کہ دو طلقہ ایک ہی مرتبہ واقع کرنا خلاف ہے سنت کی اسی واسطے نبی
اللہ نے مرتان فرمایا نہ اثنتان اب ضرور ہی کہ یہ امر ہو خبر کی صیغہ میں ورنہ کذب لازم آتا ہی
اسلئے کہ دو طلقہ اکٹھا بھی کہی جاتی ہیں اور شافعی کی نزدیک دو یا تین طلقہ ارسال
کرنا اکٹھا سنت ہے ف۲ اور اکلیل میں ہے کہ امساک کی لفظ صریح رجعت ہے اور لفظ تسریح
کی صریح طلاق ہے اور فامساک بمعروف سے بعضوں نے دلیل پکڑی کہ رجعت وطی سے ہوتی
قولہ تعالی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۤءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ت
اور جب طلاق دو تمنی عورتوں کو پھر پہنچیں اپنی عدت تک تو رکھ لو انکو دستور سی یا رخصت کرو
اور مت بند کر رکھو انکو ستانیکو تا زیادتی کرو اور جو کوئی یہ کام کری اس نے اپنا برا کیا

اور بہت ٹھرا و حکم اللہ کو ہنسی ف تفسیر احمدیہ میں ہی کہ شافعیہ میں رجعت کا بیان ہی
اور اس بحث میں یہ ہی کہ جو تعریض آیہ وبعولتهن احق بردهن اور اس آیہ کی مابین ہیز
ہی وہ بہو جاوی اس لئی کہ اول آیہ سی معلوم ہوا کہ رجعت عدت میں چاہیی نہ اوسکی بعد
اور یہاں فبلغن اجلهن فامسكوهن سی جانا جاتا ہے کہ بعد اوسکی بہی درست ہے اس لئی
مفسرین نے کہا کہ اجل سی آخر عدت مراد نہ انقضا اوسکا کیونکہ اجل کا اطلاق تمام مدت پر
آخر مدت دونو پر ہوتا ہے تب یہ معنی ہوا کہ جب عورتیں مطلقہ قریب ختم کی پہنچیں تب کہ تو چاہی رجعت کرو

ف قوله تعالى وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ت

اور جب طلاق دی تم نی عورتوں کو پہر پہنچ چکیں اپنی عدت تک تو اب نہ روکو اونکو کہ نکاح کر لیں اپنی
خاوندوں سی جب راضی ہو جاویں آپس میں موافق دستور کی ف تفسیر احمدیہ میں ہے
کہ یہاں اجل سی مراد معنی حقیقی ہیں یعنی تمام عدت اس قرینہ سی کہ نکاح نہیں درست ہے مگر
عدت کی بعد اور اس آیۃ کی کئی توجیہیں ہیں ایک یہ کہ زوج اول سی نکاح مراد ہے اس لئی کہ فلا تعضلوا
ھن خطاب ہے اولیا کو یعنی اپنی ولیوں اونکو مت روکو اپنی خاوندوں سی نکاح کرنی کو
اس صورت میں شرط اور جزا کا ربط یوں ٹھرا کہ فلا تعضلوهن موضوع ہے فلا تعضلوا
اولیاهن کی جگہ ہے اور ازواج کا اطلاق باعتبار ما کان کی ہی دوسری یہ کہ پہلی خاوند
کی سوا اور سی نکاح کرنا مراد ہی اس لئی کہ فلا تعضلوهن خطاب ہے ازواج کو یعنی طلاق
عدت کی بعد اونکو نہ روکو اور ازواج سی نکاح کرنیکو اس صورت میں ازواج کا اطلاق باعتبار
مآل کی ہی اور شرط اور جزا کی ربط میں تاویل نہیں ہی اول مختار ہی مصنف اور اسکو اسی لئی
مقدم کیا اس واسطی کہ شافعی کی نزدیک عورت کی عبارت سی نکاح نہیں ہوتا واسطی ...

ف اور ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا ای مسخرہ ف اور عقلاق ایک ہی کی الفاظ کو ہنسی کجانا چاہیی یہ سبب نکاح کی ہوتی تین کلمے جن سی کا تتخذوا آیات اللہ ہزوا سی دلیل پکڑی ہی کہ ہنسی ٹھٹھے سی طلاق دینا حرام ہی اس میں تفسیر احمدی

یہ ہی کہ خطاب اولیاسی ولیل ہی کہ اپنی نفس کو عورت نکاح نہین کرسکتی کیونکہ اگر ممکن
ہوتا تو ولی کی روکنی کی کیا وجہ ہی اور جواسناد نکاح کی عورتو نکی طرف ہی سو اسلیئی
ہی کہ نکاح اونکی اذن موقوف ہی اور دوسری توجیہ صاحب مدارک نی مختار ہی اس
سی وسی کو مقدم کیا کیونکہ ہماری نزدیک عورت کی عبارتسی نکاح ہو جاتا ہی لیکن روکنی
ہونیکی وجہ یہ ہی کہ جب ازواج مخاطب ہوئی اور ولی کا روکنا معلوم ہوا تو عورتکی
عبارتسی نکاح ہونا درست ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ ازواج اور اولیا دونو کو عموم
خطاب ہی اور بعضون نی کہا کہ سب آدمیونکو خطاب ہی ان صورتونمین ازواج سی مراد
ایک معنی اولین سی ہی اور مین کہتا ہون کہ ازواج لاحق کو خطاب ہوسکتا ہی
اور مدعا یہ کہ ای ازواج لاحق عورتونکو ونکی بعد جو طلاق دو تو مت روکو اونکو پہلی
ازواج سی نکاح کرنی کو

فصل غلیظہ کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ

ف پہر اگر اوسکو طلاق دی تو اب حلال نہین اوسکو وہ عورت اسکی بعد جبتک
نکاح نکری کسی خاوندسی اوسکی سوای پہر اگر وہ شخص اوسکو طلاق دیگا تب گناہ نہین ان دونون
کو پہر مل جاوین اگر خیال کرین کہ ٹہیک رہین گی اللہ کی قاعدی **ف** تفسیر احمدی
کہ اکثر مفسرین نی کہا ہی کہ یہ آیہ متصل الطلاق مرتان سی ہی یعنی جو ایک طلاق
یا دو تو رجعی ہی اور جو بعد اسکی تیسری دی تو مغلظہ اور خلع کی طلاق دونوکی مابین
معترضہ ہی اور [illegible] ان دونوکی مابین [illegible] ہی [illegible] معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہی
[illegible] کہا [illegible] کی خلع [illegible]

اس آیہ کی طلاق جو ہنی ہوتی ہی اوسکا جواب یہ ہے کہ طلاق ہماری نزدیک طلاق ہے
بالعوض ہی اور اس آیہ کی طلاق بیان اوسکی ہی یعنی جو اوسکو طلاق بالعوض دے تو اوسکا حکم تحلیل
اور مفسروں نی اور اصولیوں نے ذکر کیا ہی کہ نکاح لغت مین وطی کو کہتی ہین اور یہان حتی تنکح
مین فقط عقد مراد ہے مجازا اس قرینہ سی کہ اوسکی نسبت اوسکی طرف ہے اور وہ وطی کرنی کی صفت
نہین رکہتی اس صورت مین تو یہ ہا گیا کہ فقط عقد کرنا واسطے شرط تحلیل کی ہی یہ سعید بن مسیب نے
٩٣ کفایت کیا اور جمہور نی وطی بہی شرط کی ہی حدیث عسیلہ سی کہ مشہور ہی وہ یون ہی
اور ولا تنکح کی لفظ مین دلیل ہے کہ عورت کی عبارت سے نکاح منعقد ہے چنانچہ اسکا بیان
گذرا انسان سی معلوم ہوا کہ جب عورت دوسرا خاوند کرے پہر اوسکو پہلی کی پاس پہرنا بہتر
درست ہے جبتک دوسرا صحبت نکری اور اگر دوسرا نامرد ہو اور چاہے کہ پہلی کی پاس جاوے
دوسری تفریق کرلیوے پہلی سے نکاح کرے اسی طرح وہ بہی نکاح کرین تا انکہ دوسری سی صحبت
ہو اور عورت کو اور دوسری خاوند کو لائق نہین ہی کہ تحلیل کی نیت سی نکاح کرے
اما نکاح مالک اور اوزاعی اور ابی عبید اور شافعی کی نزدیک فاسد ہی ابو حنیفہ کی
نزدیک جائز ہی بلکہ ایسا اگر جی مین ارادہ تحلیل کا چہپا رہے اور ظاہر نکرے تو بہی کرنا
جائز ہی اور فقط ادخال شرط ہے نہ انزال اور مراہق بہی محلل ہوسکتا ہی بخلاف مالک کی
اور جو لونڈی ایک حر کی نکاح مین ہی اوسنی طلاق غلیظہ دی پہر مولی نے وطی کی یہ تحلیل
نہین ہی **فصل** عورت مخیرہ کی طلاق کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** یا ایہا
النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتہا فتعالین
امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ
والدار الاخرة فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما

ف اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق تو
آؤ کچھ فائدہ دوں تمکو اور رخصت کروں بھلی طرح سے اور اگر تم چاہتیاں اللہ کو اور اوسکے رسول کو
اور پچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے اونکو جو تم میں نیکی والیاں ہیں نیک ثواب موضح القرآن میں ہے کہ
حضرت کی ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوویں بعضوں نے تقاضا کیا
تو حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینے گھر میں نہ جاؤں پھر مہینے کے بعد یہ آیت اوتری حضرت گھر میں آئے
اول حضرت عائشہ سے کہا اونہوں نے اللہ و رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سبھی نے اور تفسیر مظہری
میں ہے معلوم ہوا کہ عورت مخیرہ اپنے زوج کو اختیار کرے تو مطلقہ نہیں ہوتی حضرت عائشہ کے قول
سے کہ حضرت نے ہمکو اختیار دیا ہمنے حضرت کو اختیار کیا اور حضرت نے اسکو طلاق نہیں گنا بخلاف
[illegible] و حسن اور مالک اور حضرت علی کے ایک روایت کے کہ اونکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی
اور جو اپنے نفس کو اختیار کرے ایک طلاق بائنہ ہوتی اور بخاری اور شافعی کے نزدیک
اگر اپنے زوج کو اختیار کرے نہیں ہوتی مگر اوسی صورت میں کہ جب اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک بائنہ
ہوگی اور شافعی کے نزدیک رجعی اور متعہ کا ذکر دوسری جگہ ہے یاد رہے کہ [illegible]
ہے اور مہر مقرر نہیں تو واجب ہے فصل طلاق رجعی کا بیان قولہ تعالیٰ یا ایہا
النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن لعدتہن ف اے نبی جب تم طلاق
دو عورتوں کو اونکو طلاق دو اونکی عدت پر ف تفسیر مظہری میں ہے کہ اس آیت سے معلوم
ہوا کہ حیض میں طلاق دینی بدعت ہے اور اوس طہر میں بھی کہ جسمیں جماع ہوا ہو اسلئے کہ فطلقوہن
لعدتہن کے معنے یہ ہیں کہ اونکو طلاق ایسے حال میں دو کہ [illegible]
صورت میں مگر اوس طہر میں [illegible]
[illegible] عدت پوری [illegible]

اور اگر تکلیں تو تین حیض سے زیادہ دے اور جو اوس طہر میں کہ وطی ہوئی طلاق دے تب بھی عدت پوری نہین ہوئی کیونکہ یہ مذہب ہے کہ مطلقہ اگر حاملہ ہے تو حمل کی عدت چاہیے اور جو غیر حاملہ ہے تو اوس صورت معلقہ سے معتدہ خاوند والے اور تکمیل مین ہے بخاری اور مسلم سے کہ فطلقوهن لعدتهن کی تفسیر حضرت نے سطرح کی ہے کہ طلاق دے اوس طہر مین کہ وطی نہوئی ہو اور مسلم کہ حضرت نے پڑہا ہے فطلقوهن قبل عدتهن اور ابن منذر نے کہا کہ اللہ نے اس آیہ سے طلاق مباح کی

باب الرجعة

قولہ تعالی وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا

ف اور باونکی خاوندون کو پہنچتا ہے پہیر لینا اونکا اوسی وقت مین اگر چاہے صلح کرنی

ف یہ ٹکڑا ہے آیہ تربص کا کہ ضمیر راجع ہے مطلقات کیطرف اور ذالک کا مشار الیہ ایام عدت ہے اور احق بردهن کی یہ معنی ہین کہ جن عورتونکو ازواج طلاق رجعی دین او پہر ایام عدۃ مین رجوع کرین اور عورتون کو رجعت سے انکار ہو تو واجب ہے کہ ازواج کی قول کو عورتون کی قول اختیار کرین ازواج حق ہین عورتون سے اور یہ مدعا ہے کہ عورتون کو رجعۃ مین حق ہے تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیہ سے معلوم ہوا کہ طلاق رجعی سے وطی حرام نہین ہوتی کیونکہ اللہ نے طلاق دینے والے کو ازواج نام رکہا اگرچہ احتمال ہے کہ نام باعتبار ما کان کے ہو اس صورت مین وہی شافعی یہ جو قائل ہین کہ رجعۃ قول ہی سے ہوتی نہ وطی سے اور آیۃ مطلق ہے اشہاد کی قید سے اس سے یوچہا گیا کہ رجعت مین گواہ لانا واجب نہین ہے جیسا کہ مذہب مالک کا اور شافعی کا ایک قول مین عنایۃ درجہ یہ کہ مستحب ہے

باب الایلاء

قولہ تعالی

قولہ تعالیٰ لِلَّذِینَ یُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ

ف جو لوگ قسم کہا لیتی ہیں اپنی عورتوں سی انکو فرصت ہی چار مہینی پہر اگر مل گئی تو اللہ بخشنی والا مہربان ہی اگر ٹہرا یا رخصت کرنا تو اللہ سنتا جانتا

ف موضح القرآن میں ہی کہ جسنی قسم کہائی کہ اپنی عورت پاس نجاویگا تو چار مہینی [illegible] جاوی اور قسم کی کفارہ دینی نہیں تو طلاق ٹہری اور تفسیر احمدی میں ہی کہ [illegible] قسم [illegible] اور [illegible] مدت میں زوج کو زوجہ سی صحبت منع ہی

ف اور من نسائهم سی معلوم ہوا کہ لونڈی سی ایلا روا نہیں کیونکہ نسا کا اطلاق انپر نہیں اور صاحب ہدایہ نی تصحیح کی کہ مطلقہ بائنہ سی ایلا نہیں ہی کیونکہ وہ نسا نہیں ہی اور مطلقہ رجعیہ سی ہی کیونکہ اوسمیں زوجیت پائی جاتی ہی وہ نساء میں داخل ہی اور فان فاءو میں ایلا کی حکم کا بیان ہی یعنی رجوع کرلی دونوں یعنی اور حانث ہو تو کفارہ دی اللہ بخشنی والا ہی

ف اور وان عزموا الطلاق سی یہ مراد ہی کہ جو ارادہ طلاق کا کری اور حانث نہو تو مدت کی جاتی ہی یا طلاق بائن ہوتی ہی یہ ہماری نزدیک ہی اور شافعی کہتی ہیں کہ فان فاءو اور ان عزموا الطلاق دونوں متعلق ہیں بعد مضی المدۃ کی یعنی چار مہینی کی بعد عورت کو واجب ہی کہ وطی کا یا طلاق کا مطالبہ کری جو وطی کیطرف رجوع کیا کفارہ واجب ہی اور جو ارادہ طلاق کا کیا تو طلاق ہی اور جو دونوں باز رہی تو قاضی کو تفریق کر دینا واجب ہی یہ توجیہ گو ظاہر میں خوب ہی پر اسمی ہماری [illegible] فان فاءو [illegible] کہ عبد اللہ [illegible] تائید کرتی ہیں [illegible] وان عزموا الطلاق [illegible]

باب الخلع

کہ جو اس عدت میں رجوع نکری تو اوسکی گذرنی کی بعد طلاق ہے

قوله تعالیٰ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ

ت اور تمکو روا نہین کہ لیلیو کچھہ اپنا دیا ہوا عورتون کو مگر وہ کہ دونو ڈرین کہ نہ ٹہیک رکہین گی قاعدی اللہ کی پہر اگر تم لوگ ڈرو کہ وہ نہ ٹہیک رکہین گی قاعدی اللہ کی تو گناہ نہین جو بدلا دی کر چہوٹی عورت

ف مدعا آیہ کا یہ ہی کہ جو مہر دیا اوسکا پہیر لینا کبہی تمکو روا نہین ہی مگر جب ڈر ہو کہ دونو سی موافقت نہوگی مثلاً عورت بدخوئی یا ترک ادب کری یا ناحق خاوند ماری یا گالی دی اس صورت مین جو عورت کچھہ مال دیکر خاوند سی اپنی جان چہڑاوی تو گناہ نہین اسکو شرع مین خلع کہتی ہین اور خلع طلاق بائن ہوتی ہی اور شرط ہی کہ خلع کی لفظ مذکور ہو اسطرح کہ زوج کہی مینی تجہسی خلع کیا ہزار روپیہ پر اور زوجہ نی قبول کیا یا زوجہ کہی کہ تو اتنی پر مجہسی خلع کر لو اور اوسنی قبول کیا اور اگر یہ لفظ مذکور نہو تو خلع نہین ہی بلکہ طلاق علی المال ہی اور خلع حاجت کی وقت درست ہی اور سیر کہ مہر مین مل جاوین اور باقی اوسکی حکم فقہ مین مفصل ہین اور اختلاف ہی کہ خلع فسخ ہی یا طلاق شافعی کی قول قدیم مین اور ابن عمر اور ابن عباس کی قول مین فسخ ہی اور ہماری نزدیک اور شافعی کی قول جدید مین طلاق ہی اور خلاف کا ثمرہ یہ ہی کہ ہماری نزدیک خلع کی بعد طلاق ہوتی ہی اور شافعی کی نزدیک نہین اور دلیل ہر

مین ہی کہ فیما افتدت کی عموم سی دلیل ہو کہ جسقدر پر خلع کیا جاوے مہر کی مقدار ہو
یا اوس سی زیادہ اور بعضون نی کہا کہ زائد مکروہ ہی اور دلیل مکروہ ہونیکی اوسی مفادات کو
صریح خلع جانتا ہی اور کہا ہی کہ خلع فسخ ہی نہ طلاق کیونکہ طلاق دو بار مذکور ہوئی پہر
خلع پہر فرمایا فان طلقها معلوم ہوا کہ خلع غیر محسوب ہی اور نہ چار طلاق ہوتین اور ابن
زبیر ہی وسیر جو بادشاہ کی نزدیک کی سوا خلع جائز نہین

کتاب الظہار

قوله تعالى والذين يظاهرون من نسائهم ثم يعودون لما قالوا
فتحرير رقبة من قبل ان يتماسا ذلكم توعظون به والله بما
تعملون خبير فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين من قبل ان
يتماسا فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا

اور جو کہ کہتے ہین اپنی عورتون کو پہر وہ چاہتے ہین کام پہیرنا جسکو کہا ہی تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلی اس سے
کہ آپس مین ہاتہہ لگاوین اس سے تمکو نصیحت ہو گی اور اللہ خبر رکہتا ہی جو کچہہ کرتے ہو پہر جو کوئی
نہ پاوے تو روزہ دو مہینے کا لگاتار پہلی اس سے کہ آپس مین چہوین پہر جو کوئی نکر سکے تو کہانا
دینا ہی ساٹہہ محتاج کا ف من نسائهم سی معلوم ہوا کہ لونڈی سی ظہار نہین ہوتی
کیونکہ نسا کی معنی ازواج ہین لونڈی ازواج مین نہین ہی اور اس سے یہہ نہین نکلتی کہ جسکو لونڈی نکاح
مین لایا اور ظہار کیا بعد اسکی وسی اجازت کیونکہ ظہار کیوقت جہہ نہتی اس لئی کہ نکاح اذن
ثم يعودون لما قالوا سی مراد ہی کہ توڑتی ہین یا جس چیز کو ظہار مقتضی ہی تو قول
امام کا ہی اور اس مین اختلاف ہی ابو حنیفہ سی روایت ہی کہ استمتاع کو مباح جاننی سی کہ
شہوت سی ہی نقض ہوتا اور شافعی کہتی ہین کہ جو عورت کو ظہار کی بعد
طرف ہو سکتی ہی وہ نقض ہی اور مالک کی نزدیک قصد وطی کا ارادہ

اور رقبة یعنی بردہ عام ہی مومن ہو یا کافر کیونکہ وہ مطلق ہی اور وصف کی حق مین مطلق
اپنی اطلاق پر جاری رہتا ہی اور شافعی خاص کرتی مومن کو کیونکہ قیاس کیا اسکو
قتل کی کفارہ پر اور من قبل ان یتماسا سی معلوم ہوا کہ وطی اور بوسہ اور مساس کفارہ کی پہلی
حرام ہی ہمارا مذہب یہی اور بعضی کہتی ہین کہ فقط وطی حرام ہے اور بوسہ وغیرہ نہین کیونکہ تماس سی مراد
جماع ہی اور رقبہ کی نپانی سی مالک کی دینی یہ مراد کہ نہ بردہ پاوی اور نہ اسکی قیمت کہ اوسکو
مول لیسکی جو بردہ پاوی آزاد کری گو خدمت کی حاجت کہتا ہو اور جو بردہ نہو تو اگر
قیمت پاوی تو مول لیکر آزاد کری گو نفقہ کی حاجت ہے اور اگر قیمت بھی نہ پاوی تو روزہ رکھے
اور شافعی کہتی ہین کہ مراد یہ ہے کہ نہ پاوی بردہ یا اوسکی قیمت فاضل حاجت اصلی جو بردہ پایا
پر خدمت کی حاجت ہے یا قیمت پاوی پر نفقہ کی حاجت ہے اوسکو نہ چاہئی اور ہم
کہتی ہین کہ مراد یہ ہے کہ پاوی بردہ بعینہ خواہ حاجت اصلی سی فاضل ہو یا نہو جو بردہ ہو
گو خدمت کی حاجت ہو آزاد کری یا قیمت ہو تو بردہ مول لیوی اگرچہ گو وہ قیمت حاجت
اصلی سی فاضل ہو بلکہ روزہ رکھی اور اس قول کی تائید ہی کہ بعد اسکی اللہ نے کفارہ کو کہانا کہلانی کی
رکہا اور کہانا کہلانا بدون قدرت کی نہین ہی تا اس سی معلوم ہوا بردہ نپانی سی بعینہ مراد نہ قیمت
اوسکی کیونکہ جو قیمت کا اعتبار ہوتا اور کہلانی الیکو قدرت مقدم ہوتی بجای اطعام کی
شہر اور شہرین ... اور متتابعین سی معلوم ہوا کہ تتابع شرط ہے اور تتابع اوسی کہتی ہین کہ جیسی دو
مہینی ہوویں پانچ دن کہ جسمین روزہ نہین ہوتا نہوا اور انکی درمیان افطار نکری عذر یا بغیر
عذر سی اور جو بغیر عذر افطار کیا بالاتفاق استیناف ہے اور جو بعذر کیا تو ہمارے نزدیک استیناف
ہے اور من قبل ان یتماسا کی یہ معنی ہین کہ روزہ جماع اور بوسہ وغیرہ پر مقدم ہے اور بعضون
فقط جماع پر مقدم کیا معلوم ہوا کہ روزہ دن مین بھی نہو کیونکہ دونون کی روزی کی تقدم

علی المس شرط ہین ف ۲ اور فمن لم یستطع کی یہ معنی ہین کہ اگر صوم کی طاقت نہ رکہی یا
اصل صوم پر قادر ہو پر بسبب پیری یا بیماری تتابع کی طاقت نہین ہی تو واجب ہی کہ ساٹھ مسکین
کو کہلاوی ہر ایک کو نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو یا سو کہی اور اطعام کی صورت مین مس
کا نہونا ہمارے نزدیک شرط نہین ہی کیونکہ اس قید سے مطلق ہی مطلق ہی اطلاق پر رہتا ہی
ایک حادثہ مین اور شافعی کی نزدیک شرط ہے اور صاحب کشاف و مدارک نی کہا ہی کہ جو مظاہر کفارہ
باز رہا عورتکو چاہیئی کہ مرافعہ کری اور قاضی کو چاہیئی کہ کفارہ کی لیے جبر کری اور قید اور [illegible]
مین ہی کہ ان آیتون سی بہت مسئلہ معلوم ہوئی ظہار کا حکم اور اوسکا کبیرہ ہونا اور خاص [illegible] ظہار کا رجوع
پر اور کفارہ عود کی صورت مین اور امام مالک نی من نسائہم سی دلیل پکڑی ہی کہ سریہ سی ظہار درست ہی
کیونکہ وہ نسا مین داخل ہی اور بعضون نی ظاہر آیت سی دلیل پکڑی ہی کہ ظہار فقط [illegible]
کہ خاص ہے تشبیہ دی اور فقط ماں کی ساتھ تشبیہ دینی جدات اور محارم رضاعی یا نسبی
اور بعضون نی کہا کہ زوجہ کی ظہار کو حکم نہین کیونکہ مرد کو خاص ہی۔ والذین کی
عموم سی دلیل پکڑی گئی کہ عبد کی بہی ظہار ہوتی ہی اور رد ہی اوس پر جو مجرد ظہار کفارہ
جانتا ہی عود کا اعتبار نہین کرتا

باب اللعان

قولہ تعالی والذین یرمون
ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فشہادة احدہم اربع شہادات
باللہ انہ لمن الصادقین والخامسة ان لعنت اللہ علیہ ان کان
من الکاذبین ویدرؤا عنہا العذاب ان تشہد اربع شہادات باللہ
انہ لمن الکاذبین والخامسة ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین ف
اور جو عیب لگاوین اپنی جوروؤنکو اور شاہد نہون انکی پاس سوای جان اپنی [illegible]
جانا ہی تو یون [illegible] اللہ کی نام کی مقرر یہ شخص سچا ہی اور پانچوین بار یہ کہ اللہ کی پہٹکار ہو اوس پر

اگر وہ ہو جھوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کی نام سے مقرر وہ شخص
جھوٹا ہے اور پانچوین یہ کہ اللہ کا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ شخص سچا ہے ف تفسیر احمدی میں
ہے کہ یہ آیت لعان کی بیان میں ہے اور لعان کا حکم اس طرح پر ہے کہ جو ایک مرد نے اپنی جورو کو عیب لگایا
زنا کا تو اگر دونو شہادت کی اہل ہیں اور عورت لعان چاہتی ہے تو مرد پر واجب ہے کہ لعان
کرے اور جو منکر ہو تو قید رہے اوسوقت تک کہ یا لعان کرے یا آپکو جھٹلاوے جب اپکو جھٹلاوے
تب قذف کی حد اوسپر جاری ہووے اور جب لعان کا ارادہ کرے تو چار مرتبہ کہے کہ جو میں نے
عیب لگایا زنا کا اپنی عورت کو اوسمین قسم ہے خدا کی کہ سچا ہون اور پانچوین مرتبہ کہے
کہ خدا کی لعنت مجھ پر جو جھوٹا ہون اس کہنے سے قذف کی حد اوسپر نہین ہے پھر عورت کو
لعان کرنا ضرور ہے جو انکار کرے تو قید رہے اوسوقت تک کہ یا خاوند کو سچا جانے اسپر
حد زنا کی حد اوسپر ہو گی یا لعان کرے اور لعان میں یہ ہے چار مرتبہ کہے کہ قسم ہے
خدا کی خاوند عیب لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچوین مرتبہ کہے کہ جو وہ سچا ہو تو مجھ پر غضب
اللہ کا ہے اس کہنے سے اوسپر حد زنا کی نہین ہے پھر دونو کی درمیان فرقت واقع ہووے
ہے بمجرد دونو کی زفر کی نزدیک اور شافعی کی نزدیک زوج کی لعان سے
اور یہ فرقہ ان دونو اور ابو یوسف اور حسن بن زیاد کی نزدیک فسخ ہے پھر عورت
مرد کو کبھی حلال نہین ہوتی ہے اور ابو حنیفہ اور محمد کی نزدیک قاضی کی جدا کرنے سے
فرقت ہوتی ہے یہ قاضی کی تفریق ایک طلاق بائنہ ہے پھر جو مرد نے آپ کو جھٹلایا
تو حد مارا جاویگا اور عورت پہ تہمت کی اور حد مارا گیا یا عورت نے
زنا کیا اور حد ماری گئی تو نکاح حلال ہے کیونکہ اب لعان کی اہل نہین ہے
اور جو مرد عیب لگاوے اپنی عورت کو کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے قاضی تفریق کرے اور

اور لڑکی کا نسب اوسکی ماسی ملا دیوی بشرطیکہ لعان مین جس شی کی تہمت کی ہی اوسکا ذکر کی ہو اور کشاف مین ہی شافعی کا قول کہ مکہ مین مقام اور بیت اللہ کی درمیان لعان چاہیی اور مدینہ مین منبر پر اور بیت المقدس مین مسجد کی اندر اور مشرک کو لعان تخانہ مین لو بیدینکو لعان مسجد مین چاہیی مسجد الحرام کی سوا اور جو زوج اہل شہادت کا نہو یعنی غلام ہو یا کافر یا محدود القذف لعان نہین ہوتا بلکہ بمجرد قذف کے حد ہوتی ہی جو عورت اہل شہادت نہو یعنی لونڈی ہی یا کافر یا محدود القذف یا لڑکی یا دیوانی یا بدکار تو زوج پر نہ لعان ہی نہ حد

ف اکلیل مین ہی اور یدرؤ عنہا العذاب سی معلوم ہوا کہ مرد کی لعان سی عورت پر زنا کی حد واجب ہوتی ہی اور عورت کو ہوسکتا ہی کہ حد کو دفع کری اس کہنے یعنی اشہد باللہ الخ کی اور اسمین ہی اشہد کو احلف وغیرہ سی بدلنا اور عوض غضب کی لعنت لانا جیسا کہ اوپر گذرا ہی نچاہیی اور بعضون نی استدلال کی ہی کہ عورت کی لعان سے مرد کی لعان مقدم چاہیی

باب العدۃ قولہ تعالی والمطلقات

یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء ولا یحل لھن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامھن

ف اور طلاق والی عورتین انتظار کرواوین اپنی تین تین حیض تک ور اونکو حلال نہین کہ چھپا رکھین جو پیدا کیا اللہ نے اونکی پیٹ مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ مطلقہ وہ مطلقہ مراد ہین کہ حرہ ہون اور حیض اونکو آتا ہو اور مدخولہ ہون کیونکہ لونڈی کی عدت فقط دو حیض اور جنکو حیض نہین آتا یعنی صغیرہ یا آیسہ اونکی عدت تین مہینی ہین اور جو مدخولہ نہون انپر عدت نہین ہی اگرچہ مطلقات کی تخصیص ہی جیسا ہدایہ مین ہی جو فرقت کہ بغیر طلاق کی ہوتی ہی اوسکو بھی مثل مطلقات کی کہا ہی علت کی تخصیص عدت سی غرض یہ ہی کہ رحم کی برأت معلوم ہو جیسے حیض ہی ہوتی اور تفقہ اور نفقہ کی خاص ہی یہ کی لی گئی ہی مین نہین طلاق کی شروع ہی طہر مین جو ایک ہی طہر مین ہو

تو اگر اس طہر کو عدہ میں حساب کریں جیسے کہ شافعی کرتے ہیں تو عدہ کچھ اوپر دو قرء ہوتے ہیں اور اگر حساب نکریں تو کچھ اوپر تین ہیں و نصوص میں خاص کا عمل جاتا ہے اور جب قرء حیض مراد لیں تو طلاق ہو طہر میں تو عدت تین حیض رہتی ہے کم نہ زیادہ اور تکمیل میں کہ ان سے معلوم ہوا کہ مطلقات کو خواہ رجعی سے ہو یا بائنہ سے بشرط دخول کی عدت واجب ہے اور مستحاضہ بھی داخل ہے عموم میں ابو الفرس نے کہا کہ میرے نزدیک لا یحل لہن الآیۃ عام ہے مستحبات فرج کو بکارت ہو یا ثیوبہ یا عیب ہو کیونکہ اس کو ان کی ارحام میں اللہ نے پیدا کیا **فصل** بیوہ کی عدت کا بیان ہے **قولہ تعالیٰ**

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ **ت**

اور جو لوگ مرجاویں تم میں اور چھوڑ جاویں عورتیں وہ انتظار کروا دیں اپنے تئیں چار مہینے اور دس دن پھر جب تمام کر چکیں اپنی عدت کو تو تم پر نہیں گناہ جو وہ اپنے حق میں کریں موافق دستور کے اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ کتب اصول میں ہے کہ آیۃ اولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن مقتضی ہے کہ عدت حاملہ کی وضع حمل سے ہے بیوہ ہو یا مطلقہ اور یہ مقتضی ہے کہ بیوہ کی عدت چار مہینے دس دن خواہ حاملہ ہو خواہ غیر حاملہ اور جو حاملہ کہ غیر بیوہ کی ہے وہ بھی عدت وضع تک ہے اور بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار مہینے دس دن ہر حاملہ بیوہ کی [illegible] ابن مسعود کا مذہب ہے کہ سورۂ طلاق کی آیۃ بعد آیۃ سورۂ بقرہ کی اتری [illegible] بیوہ حاملہ ہو تو عدت اسکی وضع تک ہے اس سے جانا گیا کہ یہ آیۃ منسوخ ہے آیۃ طلاق سے

شوہر کی چھوڑی ہوئی عورتوں کی عدت کے بیان میں

بقدر شمول ہووے اونکی اور علیؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ عدت ان میں سے بعید ترین مدت رہوے
یا تو بچہ جننے تک یا چار مہینے اور دس راتوں تک جو کوئی ان میں سے زیادہ ہو چار مہینے دس راتیں ہیں
اور جو بعید ہو وضع حمل عدت ہے تاکہ دونوں آیتوں کا عمل ہووے عموم لفظ
کی وجہ سے اور امت کی عدت برابر ہے لونڈی غیر حاملہ کی دو مہینے پانچ راتیں ان دونوں کی
اور ہدایہ میں ہے کہ عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو عورت نے وضع کیا اور خاوند جنازہ پر تھا بعد عدت
ہو چکی اسکی اور اسکی ساتھ شادی درست ہے اور یہ مدت اس لیے ہے کہ لڑکا چار مہینے میں
پورا ہوتا ہے کہ حمل میں آتا ہے اور دس دن زیادہ کیے تو لڑکا ظاہر ہو اور
مسئلہ اور کتاب اس عدت میں ہمارے نزدیک برابر ہے اور جیسے یہ آیہ طلاق کی آیتوں کے بعد
نزول آیتوں کی ناسخ ہے ویسے ہی آیہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیة
لازواجہم متاعا الی الحول غیر اخراج کی ناسخ ہے کیونکہ یہ مقتضی ہے کہ ایک سال
تک شادی نہ کرے اور نفقہ اسکی لیے وصیت ہے اور جب ہی سال کی عدت اور نفقہ منسوخ ہے
ہوئے کہ تلاوت میں مقدم ہے نزول میں مؤخر اور نفقہ کی وصیت آیہ میراث سے کہ عورتوں کو
جو چوتھائی یا آٹھواں حصہ کی وارث ہوا اور آٹھواں حصہ جب ملے ہوا اسکی لیے ہی رہی یہ کہ
ثابت نہیں ہے ف ۲ قولہ تعالیٰ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ
مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا
وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ

اور گناہ نہیں تم پر جو پردہ دیکر کہو پیغام نکاح کا ان عورتوں کے لیے یا چھپا رکھو اپنے دل میں
جانتا ہے اللہ کہ تم البتہ انکا ذکر کرو گے لیکن نہ وعدہ کرو انسے چھپ کر مگر یہ کہ کہو بات دستور کی

جسکا رواج تھی اور نہ پابند ہو کر نکاح کی جبتک بیچ چلی حکم اللہ کا **ف**
تفسیر احمدیہ میں ہے کہ یہ خلاف ہے کہ حکم ہر معتدہ کو ہے یا خاص ہی بیوہ کو فقہا کی کلام سی عام
معلوم ہوتا ہے اور بعضا وہن سرا ہیں لفظ سر کی اوس سی نہ جماع مطلقہ کہ بعد
تکلمہ میں قادر ہون الجماع پر یا کامل ہون مرد ہیں یا مراد اوس سی نکاح ہی مطلقہ
کہ عدہ میں صریح نکاح کا مذکور نکرو اور قول معروف سے تعریض مراد ہے اور تعریض اوسی کہتی ہیں
کہ ایسی بات کہیں کہ دوسری بات پر دلالت کری جیسی کہی کہ تیری ساتھ شادی کا ارادہ
رکھتا ہون اور ابن عباس سی ہی کہ قول معروف یہ ہے کہ دستور موافق ہون اسپر کہ
دوسرے ہی نکاح نکرین **قوله تعالى** وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ
فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَّعْرُوْفٍ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ **ت** جو تم میں مرجاوین اور چھوڑجاوین
عورتیں وصیت کر دینا ہی عورتونکی واسطی خرچ دینا ایک برس نکال دینا پھر اگر
وہ نکل جاوین تو گناہ نہیں تم پر جو کچھ کرین اپنی حق میں دستور کی بات اور اللہ زبردست
ہی حکمت والا **ف** موضح القرآن میں ہی کہ یہ حکم جب تھا کہ مردی کی اختیار پر تھا
وارثونکو دلوانا اب جو سب کی حصہ اللہ صاحب نی ٹھرادی عورتکا بھی ٹھرادیا
اب مردیکا دلوانا موقوف ہوا اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ اس آیہ میں پہلی بیان
کی نفقہ کا دوسرا بیان اوسکی سکنی کا اور ابتداء اسلام میں یہی تھا پر عدت کا حکم
آیہ یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرا سی اور سال کی نفقہ کا حکم آیہ
میراث سی منسوخ ہوا اب بیوہ کو عدت میں نفقہ ہی اور نہ سکنی اس سی جانا ہے کہ ونکو یا تھوڑی تیں اگو

رہنکی نفقہ کی تلاش مین صبح گہرسی نکلی اور رات کو وہین رہی بخلاف مطلقہ کی کہ
تمامیتن اوسکا نفقہ زوج پر واجب ہے اوسکو گہرسی نکلنا بالکل حرام ہی ف

فصل غیر مدخولہ کی عدت ہونیکا بیان ہے **قولہ تعالی** یا ایہا الذین
آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن
فما لكم عليهن من عدة تعتدونها فمتعوهن وسرحوهن سراحا
جميلا **ف** اى ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتونکو پہر اونکو چہوڑ
دو پہلی اس سی کہ ہاتہ لگاؤ سو اونپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹہانا کہ گنتی پوری کرو
سو اونکو دو کچہ فائدہ اور رخصت کرو بہلی طرح سے **ف** تفسیر احمدی مین ہے
کہ نکاح لغت مین وطی کو کہتی ہین پر قرآن مین اکثر مقام مین جہان نکاح واقع ہی عقد مراد ہے
تصریح کی ہی کشاف اور مدارک نے اور حکم عام ہے ہدایہ کتابیہ پر سو مسلمانات کی
ذکر کیا اسلئے کہ مومن کو مومنہ سی نکاح اولی ہی اور نفس پوچہا گیا کہ جو نکاح کے
بعد توقف کرکی طلاق دی مساس نہین کیا تو عدت نہین اور مساس شافعی کی نزدیک
فقط مباشرت کو کہتی ہین اسی سبب سے اونکی نزدیک خلوت صحیحہ سی عدت واجب نہین ہوتی اور ہمارے
نزدیک عام ہی جو خلوت صحیحہ کی بعد طلاق ہو گو مباشرت نہو عدت واجب ہے اور متعہ
فائدہ کو کہتی ہین اور اصطلاح مین قطعی اوڑہنی اور چادر کو کہتی ہین اس آیہ کو جو
معنی مصطلح مراد ہون تو غیر مدخولہ سی وہ مراد ہے کہ جسکا مہر مقرر نہو اس صورت مین امر
وجوب کی لئی ہی اور جو معنی لغوی مراد ہون تو غیر مدخولہ سی وہ مراد ہی کہ جسکا
مہر مقرر ہو یعنی فائدہ دو اونکو نصف مہر کا اور مردون کی طرف عدت کی اضافہ
معلوم ہوا کہ عدت حق اونہین کا ہی **فصل** آیسہ و حاملہ کی عدتکا بیان ہی

قوله تعالیٰ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ف اور جو عورتین ناامید ہوئی ہین حیض سی تمہاری عورتون مین اگر تمکو شبہہ رہگیا تو اونکی عدت ہی تین مہینی اور ایسی ہی جنکو حیض نہین آیا اور جنکی پیٹ مین بچہ ہی انکی عدت یہ کہ جن لین پیٹ کا بچہ ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیت مین شبہہ ہونی سی مراد عدت کا بیان نہ پانا ہی کیونکہ صحیح یہی ہی کہ جو آدمی اونکی بین بین ہی یعنی حیض سی رکتی سا شبہہ کہتی ہین اور صحیح یہ ہی کہ جو نابالغ ہونیسی اوسکا حیض نہ آتا اور دوسری یہ کہ بچپن کی سبب حیض آیا ہو یہ شامل ہی دو صورتونکو ایک یہ کہ وہ بالغہ نہو دوسری یہ کہ بالغہ ہو سن یاس حیض ہی اس صورت مین عدت تین مہینی ہی اور من نسائکم سی معلوم ہوا کہ یہ حکم حرہ کا ہی جو لونڈی ہو خواہ آئسہ یا صغیرہ اوسکی عدت ڈیڑھ مہینا ہی کیونکہ لونڈیکا حق آدہا حرہ کی حق سی ہی اور یہان تجزی ہو سکتی ہی تو اوسیر عمل ہوا اور تیسری حاملہ اوسکی یہ عدت کہ بچہ پیدا ہو وہ حاملہ حرہ ہو یا لونڈی مطلقہ ہو یا بیوہ کیونکہ یہ آیہ والذین یتوفون منکم الآیہ کی بعد اوتری ہی اور زاہدی مین ہی کہ مطلقہ کی عدت خاص ہی اوسی کو جو مدخولہ ہو اور بیوہ کی عدت عام ہی حیض والی ہو یا آئسہ یا صغیرہ یا مدخولہ یا غیر مدخولہ اور حامل کی عدت عام تر ہی خواہ حائض ہو یا صغیرہ یا آئسہ یا مدخولہ یا غیر مدخولہ اور مطلقہ ہو یا بیوہ ف

باب النسب والحضانة

قوله تعالیٰ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ ف پکارو لی پالکونکو اونکی باپ کا کر یہی پورا انصاف ہی اللہ کی ہان ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ متبنّی حقیقت مین بیٹا نہین ہی اوسکی عورت حرام

نہیں ہوتی اور اوسکا نفقہ واجب نہیں اور ترکہ نہیں ملتا جو اسنے مانا نہیں کوئی کسیکو بیٹا کرقائم مقام اپنا کر کے وارث کرتا ہی یہ حقیقت میں ارث کا طریق نہیں ہی بلکہ ہبہ کا طریق ہی جو کسینی دعوی کیا کہ مثلاً زید میرا بیٹا ہی اور زید مجہول النسب ہی ہی اور اس سے چھوٹا تو نسب ثابت ہوگا اور جو مجہول النسب ہو یا چھوٹا ہو تو نسب ثابت نہیں ہوتا اور جو ایک غلام کو کہ بڑا ہے چھوٹا اپنے کہا کہ میرا بیٹا وہ بالاتفاق آزاد ہوتا ہے اور جو بڑا ہے تو ابو حنیفہ کی نزدیک آزاد ہے اور صاحبین کی نزدیک نہیں **قوله تعالى** وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ **ف** اور لڑکی والی پر ہی کہانا اور پہنا اونکا دستور کے موافق تفسیر احمدیہ میں ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف ثابت ہوتا ہے **قوله تعالى** وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ **ف** اور لڑکی والیاں دودھ پلاویں اپنی لڑکوں کو **ف** اکلیل میں ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ ماں زیادہ حقدار ہی حضانت کی لئے کیونکہ جس طرح کی لڑکی کو مرضعہ کی حاجت ہوتی ہے ویسی ہی حضانت والی کی

باب النفقة والكسوة

قوله تعالى وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ **ف** اور لڑکی والی پر ہی کہانا اور پہنا اونکا موافق دستور کی تکلیف نہیں کسی شخص کو مگر جو اوسکی گنجائش ہی نہ ضرر چاہیے ماں اپنی اولاد کا اور نہ لڑکی والا اپنی اولاد کا اور وارث پر بہی یہی ذمہ ہی **ف** تفسیر احمدیہ میں ہے کہ جو نفقہ اور کسوت عورت کا مرد پر اس واسطے ہی کہ وہ اوسکی زوجہ ہی تو والدات سے عام مراد ہی مطلقہ معتدہ ہو یا غیر مطلقہ اس صورت میں بیان ہی کہ زوجہ کا نفقہ اوسکے مرد پر واجب ہی بغیر اسراف اور کمی کی **ف** [illegible]

احمدی

بحث مین ذکر کیا ہی کہ علی المولود له مین اشارہ ہی کہ لڑکی مال مین باپ کو اختیار ہی اور لڑکی کا نفقہ فقط باپ پر ہی کوئی اور شریک نہین اور اشارہ ہی کہ جو لڑکا غنی ہو اور باپ محتاج تو باپ کا نفقہ لڑکی پر خاص ہی ورزق ھن وکسوتھن مین اشارہ ہی کہ رضا کی مزدوری تعین اور تعلیم کی حاجت نہین جیسا کہ ابو حنیفہ نی کہا ہی لا تضار والدة بولدها سی یہ مراد ہی کہ لڑکو کی ما رزق اور کسوة زوج کی مقدور سی زیادہ نہ طلب کری یا جب لڑکا اوس سی الفت ہو تو زوج سی نکہی کہ اور دایہ مقرر کرو لڑکی کا باپ اوسکی ما کو ضرر دی رزق اور کسوة کی کمی سی یا جب لڑکا ما سی مانوس ہو تو اوس ما کو نہ چہوڑا دی اور وعلی الوارث مثل ذلک سی یہ مراد ہی کہ جسطرح باپ پر مرضعہ کا رزق اور کسوة واجب ہی ویسی ہی وارث پر **ق قوله تعالی** فات ذا القربی حقه والمسکین وابن السبیل **ط** ت سو دی نا والونکا حق اور محتاجونکو اور راہ کی مسافر کو **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کشاف اور مدارک سی کہ اس دلیل سی ذوی الارحام کا نفقہ واجب ہی جیسا کہ ہمارا مذہب ہی **قوله تعالی** وصاحبهما فی الدنیا معروفا **ت** اور ساتھ دی اونکا دنیا مین دستور سی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی پر لکہا ہی کہ ما باپ دادی دادا کا نفقہ جب فقیر ہون واجب ہی گو کافر ہون کیونکہ یہ آیہ اون ما باپ کی حق مین وارد ہی جو کافر ہین اور پوشیدہ نہین ہی کہ آپ ناز و نعمت مین ہو اور ما باپ بہوک سی مرین اور دادی دادا ما باپ کے حکم مین ہین اور یہی آیہ دلیل ہی کہ جو بیٹا باپ مشرک کو نہ چہوڑی پہلی ہی مار ڈالی رجوبا اوسکی ارثکا قصد کری اور اوسکو کوئی بچا دی تو باپ کا مارنا مضایقہ نہین کیونکہ بیٹا اوس سی دفع ہی نہ قاصد **فصل** متعلقہ نفقہ وغیرہ کا بیان ہی **قوله تعالی** اسکنوهن من حیث سکنتم

کم ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن وان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى
يضعن حملهن فان ارضعن لكم فاتوهن اجورهن واتمروا بينكم بمعروف
وان تعاسرتم فسترضع له اخرى لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر
عليه رزقه فلينفق مما اتيه الله لا يكلف الله نفسا الا ما اتيها سيجعل
الله بعد عسر يسرا ف گھر دو اونکو رہنی کو جہاں سے آپ رہو اپنی مقدور اور
نہ چاہو اونکی تا تنگ پکڑو اونکو اور اگر رکھتی ہوں پیٹ میں بچہ تو اونپر خرچ کرو جبتک جنیں
پیٹ کا بچہ پھر اگر وہ دودھ پلاویں تمہاری خاطر تو دو اونکو نیگ اونکا اور سکھلاؤ آپس میں نیکی اور
اگر آپس میں ضد کرو تو دودھ دیگی اوسکی خاطر اور کوئی عورت چاہیے خرچ کرے کشایش والا
اپنی کشایش سے اور جسکو ماپ کر ملی ہے اوسکی روزی تو خرچ کرے جیسا دیا اوسکو اللہ نے اللہ کسی
ذمہ نہیں رکھتا مگر اوتنا جتنا اوسکو دیا اب کریگا اللہ سختی پیچھے آسانی ف تفسیر احمدی میں ہے
کہ اسکنوهن من حیث سکنتم سے مطلقہ معتدہ کا سکنی واجب ہوا اور فخر الاسلام نے
کہا ہے کہ بعضوں نے کہا ہے کہ من وجدکم سے معلوم ہوا کہ مطلقہ معتدہ کا سکنی ونفقہ دونو
واجب ہیں اور ہمارے نزدیک جو مطلقہ جیسی ہو بائنہ اوسکا نفقہ واجب ہے وللمطلقات
متاع بالمعروف کی دلیل سے اور فان ارضعن سے معلوم ہوا کہ جو مطلقہ بعد وضع
حمل کے بچہ کو اجرت سے دودھ پلاوے تو روا ہے اور لینفق ذو سعة من سعته سے شافعی نے دلیل
پکڑی ہے کہ نفقہ زوج کے حسب حال چاہیے ہے اور کرخی نے کہا ہے ہمارے نزدیک زوجہ کے حسب حال
چاہیے خصاف نے کہا اوسی پر فتوی ہے کیونکہ حضرت نے ہندہ کو فرمایا تھا یعنی [illegible]
زوج کی مال سے قدر لی کہ [illegible]
بقدر اپنی وسعت خرچ کرے اور باقی [illegible]

جو لڑکی کی ما اجرت عرف سی زیادہ مانگی تو اجنبیّا اوس سی احق ہی اور آیہ مین دلیل ہی کہ اگر کوئی نوکر رکہنا وسیت ہی اور دلیل مین ہی کہ اسکنوھن ** ۳ ** اکہ معلوم ہوا کہ گہر دینا ہی بہ حسب حال اوسکی چاہیئی اور وان کن اولات حمل عموم سی نکلی یکڑی ہی کہ حامل کا نفقہ واجب کیا ہی اور فان ارضعن لکم مین دلیل ہی کہ جو ما موافق عرف ارضاع کی اجرت مانگی تو باپ پر واجب ہی کہ اجرت اوسکو دی اور اوسی سی پلوائی اور دلیل ہی کہ اجرت کام کی بعد ہوتی ہی اور وان تعاسرتم دلیل ہی کہ جب ماکی سوا اور دودہ پلانی والی ملی اور لڑکا اوسکی پستان قبول کری تو ما پر جبر نہین

کتاب العتاق **قولہ تعالی** وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ** ت **

اور کام نہین کسی ایمان دار مرد کا نہ عورت کا جب ٹہرا دی اللہ اور اوسکا رسول کچہہ کام کہ اونکو رہی اختیار اپنی کام کا اور جو کوئی بی حکم چلا اللہ کی اور اوسکی رسول کی سو راہ بہولا صریح چوک کر اور جب تو کہنی لگا اوس شخص کو کہ جس پر اللہ نی احسان کیا ہی اور تو نی احسان کیا ہی رہنی دی اپنی پاس اپنی جورو اور ڈر اللہ سی اور تو چہپاتا تہا اپنی دل مین ایک چیز جو اللہ اوسکو کہولا چاہتا ہی اور تو ڈرتا تہا لوگون سی اور اللہ سی زیادہ چاہیئی ڈرنا تجکو پہر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سی اپنی غرض ہم نی وہ تیری نکاح مین دی تا نہ رہی سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینی کا جورو سی اپنی لی پالکون کی جب

وی بیٹی کی پہلی کوئی جوڑ مین ہی

تمام کرنا وفا کرنا غرض اور نہی اللہ کا حکم کرنا ف تفسیر احمدی میں ہے کہ مقصود یہ ہے
کہ اس آیہ سے عتاق کا مشروع اور مندوب ہونا معلوم ہوا کیونکہ اللہ نے اوسکو نعمت فرمایا
اور وہ ایمان سے کے مثل حقیقہ میں نہ کرنا ہی اکلیل میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا
کہ اس حکم میں مثل حضرت کے ہے سوا اوس کے کہ حکم مخصوص ہو حضرت پر **قولہ تعالیٰ**
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَهُ
قَانِتُونَ **ف** اور کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد وہ سب سے نرالا بلکہ اوسکا مال ہے
جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اوسکے ادب سے ہیں **ف** یہ آیہ رد ہے یہود پر جو کہتے
کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ پر جو کہتے ہیں عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے اور عرب کے مشرکوں پر
جو کہتے کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں قاضی بیضاوی کہا اس آیہ سے فقہا نے دلیل پکڑی ہے
کہ جو باپ مالک ہے کا تو بیٹا باپ سے آزاد ہوتا ہے کیونکہ اللہ نے ولد کی نفی فرمائی ہے ملک
کی اثبات سے مقتضی ہے کہ ملک اور ولادة میں تنافی ہے اور فقہا میں اس مسئلہ کی دلیل
حضرت کے قول سے مشہور ہے کہ فرمایا جو کوئی محرم قرابت کا مالک ہوا وہ سبز ہو آزاد ہو گیا
ہمارے علمائے حنفیہ نے علت ملک مع القرابة المحرمة کو کہا ہے اس صورت میں محرم غیر قرابت
جیسے رضاعی یا قریب غیر محرم جیسے چچا کا بیٹا اس حکم سے باہر ہے اور ولادة اور اخوة
اور عمومة کی قرابت یہی حال پر باقی ہے اور شافعی جزئیة کو علت جانتے ہیں اس صورت میں
بیٹا باپ سے آزاد ہوگا اور باپ بیٹے پر کیونکہ ان میں جزئیة ہے نہ بھائی بھائی پر کیونکہ
ان میں جزئیة نہیں ہے

کتاب الایمان

قولہ تعالیٰ وَلَا تَجْعَلُوا
اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُ

كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ف اور نہ
ٹہراؤ اللہ کو اپنے دینے اپنی قسمیں کہانی کا کہ سلوک نکرو اور پرہیزگاری اور صلح و میان
لوگوں کی اور اللہ سنتا ہی جانتا ہی نہیں پکڑتا تمکو اللہ بکار کی قسموں پر تمہاری
لیکن پکڑتا ہی اوس کام پر جو کرتی ہین دل تمہاری اور اللہ بخشتا ہی تحمل والا
ف موضح القرآن میں ہی کہ خدا کی قسم اچھی کام چھوڑنی پر نہ کہاوے مثلاً یا یہ
سی نہ بولونگا یا اس فقیر کو نہ دونگا اور اگر کہا بیٹھی تو قسم توڑی اور کفارہ دوی
اور کہلیل مین کہ لا تجعلوا اللہ عرضۃ سی یہ مراد ہی کہ قسم بہت نہ کہاوی یعنی
باتین قسم کہانی کی عادت نکری جیسا کہ اس زمانہ مین عادت ہے ف قولہ تعالی
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ
اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ت نہیں پکڑتا
تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسموں پر لیکن پکڑتا ہی جو قسم تمنی گرہ باندہی سو اوسکا
اوتار کہلانا دس محتاج کو بیچ کا کہانا جو دیتی ہو اپنی گہر والون کو یا انکو
کپڑا دینا یا ایک گردن آزاد کرنی پہر جسکو پیدا نہو تو روزہ تین دن کا یہ
اوتار ہی تمہاری قسموں کا جب قسم کہا بیٹھو اور تہامتی رہو اپنی قسمین ف
موضح القرآن مین ہی کہ جس بات پر مقرر کر کر قسم کہاوی آئندہ کو پہر اوسکی خلاف
ہوا تو تین بات مین ایک کری جو چاہی یا دس محتاج کو کہلانا یعنی ہر ایک کو آدہا
دو سیر گیہوں یا چار سیر جو یا انکو کپڑا دینا جسمین بدن ڈہکا رہی یا ایک

پردہ وار ذکر کیا ان تینوں چیزوں کو مقصود ہو تو منہ پر وہ عیب لگی اپنی شکر گذاری

یعنی بالقصد قسم کھاوے اور زبان کو یہ عادت لگی اور تفسیر احمدی میں ہی کہ یہ

عہد قسمی بیکت ما عقدتم یا عقدتم اذا حلفتم مراد ہے اور شرط ہے

شرط ہی کہ نہ بہت اعلیٰ ہو نہ بہت ادنیٰ اوسط ہو موقع میں یا اندازہ میں جب طور کہ

میں دو بار کہلاوے اور اشارہ لفظ سے ثابت ہی کہ اسلام میں اصل اباحت ہی اور کسو مالک

کرنا شرط ہی **ف قوله تعالیٰ** تؤتی اکلها کل حین ف لا تا پہل لانا وقت

ف اکیل میں ہے کہ اس سبب کے تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حین چہ مہینے کو کہتے ہیں اور ابن عباس نے

دو برس میں ہیں ایک میں چہ مہینے اور ایک میں ایک سال اور قتادہ ... سات

مہینے کو کہتے ہیں جو کوئی قسم کھاوے کہ فلانی سے حین میں بولونگا ... کہتے ہیں

اور ابوحنیفہ نے کہا ہی کہ چہ مہینے ہوتی **فصل** حلف بالقول کا بیان **قوله تعالیٰ** وهو

الذی سخر البحر لتأکلوا منه لحما طریا وتستخرجوا منه حلیة تلبسونها

وتری الفلک مواخر فیه ولتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون

ف اور وہی ہی جسنے کام لگایا دریا کو کہ کھاؤ اوس میں سی گوشت تازہ اور نکالو

گہنا جو پہنتے ہو اور دیکھتے ہو کشتیان پہاڑتی چلتی اوس میں اور اسواسطی کہ تلاش کرو اوسکے

فضل سی اور شاید احسان مانو **ف** تفسیر احمدی میں ہی کہ اس آیت سے معلوم

ہوتا کہ مچھلی کا گوشت حلال کیونکہ اوسکی تصریح ہی یہ حقیقت میں گوشت ... میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جیسی بلکہ یہی کئی بیوہ وحلال ہی جسے خود بخود بی آفت مری وحلال ہین ہی جیسی طلاقی اور
دوسری یہ کہ لولو پر حلی کا اطلاق ہوتا ہے جیسے کسی نی قسم کہائی کہ زیور نہ پہنی گی پہر موتی کی
لڑی غیر مرصع پہنی تو حانث ہوگا صاحبین کا یہی قول ہی ابوحنیفہ کی نزدیک حانث نہوگا
اور فتوی صاحبین کی قول پر ہے **قولہ تعالی** فِیهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ
ف اون دونو مین میوے ہین اور کہجوری اور انار **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا
کہ فاکہہ مین نخل اور رمان نہین کیونکہ دونو کو فاکہہ پر معطوف کیا اور عطف مقتضی ہی کہ معطوف
اور معطوف علیہ مین مغایرت ہو جو کوئی قسم کہائی کہ نہ کہاونگا فاکہہ پہر نخل اور رمان
کہایا ابوحنیفہ کی نزدیک حانث نہوگا پر صاحبین کی نزدیک ہوگا کیونکہ عطف دونو کا فاکہہ
پر تفضل کی لئی ہی جیسی وملائکتہ وجبرئیل ومیکال مین صاحبین کی قول مین راز یہ کہ فاکہہ
اسکو کہتی ہین جس سی تنعم حاصل ہو اور غذا کو کافی نہو اور دوا کی صلاحیت نہ رکہتا ہو اور
اور یہ دونو ایسی ہی کیونکہ کہجوری غذا کو کافی ہوتی ہین اور انار دوا ہوتی ہی

کتاب الحدود والتعزیرات

قولہ تعالی وَاللّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْکُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِکُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۝ وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا **ف** اور جو کوئی بدکاری کری
تمہاری عورتون مین شاہد لاؤ اون پر چار مرد اپنی پہر اگر وہ گواہی دیوین
تو اونکو بند رکہو گہرو مین جبتک پہر لیوی اونکو موت یا کری اللہ اونکی لئی راہ اور جو
دو مرد فاعلی کرین تم مین سی کام تو اونکو ستاؤ پہر اگر توبہ کرین اور سنوار لین تو اونکا خیال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ توبہ قبول کرتا ہی مہربان ف موضح القرآن مین ہی کہ یہ حکم زنا کا فرمایا کہ پہلا تھا
شاید جیا نہین پہر ابہی حد نازل نفرمائی عدہ رکہا آخر حد نازل کی سورہ نور مین اور اگر دو مرد فعل بد
کرین اونکا حکم فی وسوف یجعل اللہ دیتی فرمائی اور اگر توبہ کرین تو ایذا نہ دو پہر حد زنا نازل کی تو اوسکی حد
نفرمائی ہمین علما کو اختلاف رہا کہ وہی حد ہی اوسکی یا شمشیر سی قتل کیا جاوی یا پہاڑ اور ٹکری سی گرایا
مین ہی ابن عباس سی کہ سبیل سی یہ مراد ہی کہ بکر کو سو درہ ہون اور ثیب کو پتہر مارنی اس لیی
کہ حضرت نے فرمایا سیکہو مجھسی اللہ نے اونکی راہ کی ہی جو دو بکر ہون تو سو درہ مارنا اور سال
بہر گہر سی نکال دینا اور جو دو ثیب ہون تو سو درہ لگانا اور پتہر مارنا اور فاذوہما سی مراد
کہ اونسی کہو تمکو شرم نہین آئی تم خدا سی نہین ڈرتی اور بعضی کہا کہ زنا کی حد پہلی دیت
دینی ہی پہر قید پہر درہ لگانا یا پتہر مارنا اس صورت مین تبدیل کی خلاف ترتیب تلاوت کی
اور حاصل یہ ہی کہ جو دو محصن ہون تو پتہر مارنی کی سوا اور نہین ہی اور جو دو غیر محصن
ہون تو درہ لگانی کی سوا اور نہین اور جو ایک محصن ہو اور دوسرا غیر محصن تو محصن کو پتہر
مارنی اور غیر محصن کو درہ لگانی اور ابن بحر نی کہا ہی کہ پہلی آیہ سحاق والی عورتون
کی حق مین ہی یعنی فعل بد دو عورتون کی حق مین اور دوسری مردون کی یعنی الزانیۃ والزانی فاجلدوا
کل واحد منہما مائۃ جلدۃ زانی اور زانیہ کی حق مین ہی [illegible]
دلیل ہی اس پر کہ لواطہ مین تعزیر چاہی نہ حد اور مجاہد نی کہا ہی کہ
دوسری آیہ لواطہ کی حق مین ہی ف اور فاذوہما کی بیان مین [illegible]
زانی کو اذیت دینی یعنی مارنی اور شرم دلانی سی [illegible]
آیہ مین شرط ہی کہ چار مرد گواہ ہون زنا کی اور [illegible]
اور [illegible]

سے ایک قوم نے لکھا ہے کہ وہ آیتین محکم ہین پہلی سحاق کی حق مین دوسری لواطہ کے
حق مین اس صورت مین معلوم ہوا کہ سحاق مین تعزیر واجب ہے اور چار گواہ شرط نہین
اور قید کرنی بلکہ قتل اور شرم دلانی اور جھڑکی کو تعزیر کہتی ہین **قوله تعالى**
الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة ولا تأخذكم بهما رأفة في دين الله ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر وليشهد عذابهما طائفة من المؤمنين
ف بدکاری کرنی والی عورت اور مرد سو مارو ایک ایک کو دونون سی
سو چوٹ بھی اور نہ آوی تمکو اون پر ترس اللہ کی حکم چلانی مین اگر تم یقین رکھتی
ہو اللہ پر اور پچھلی دن پر اور دیکھین اونکا مارنا کوئی لوگ مسلمان **ف** یعنی
کہ یہ حکم اون لوگون کا ہی جو غیر محصن ہین اور صاحب ہدایہ نی کہا کہ یہ آیہ محصن کی
حق مین منسوخ ہی اور اوسکی غیر کی حق مین باقی ہی اور زانی محصن کی حد آیہ الشیخ والشیخة
اذا زنیا فارجموهما نکالا من الله والله عزیز حکیم مین تھی پھر اس
آیہ کی تلاوة منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا اور یاد رکھ کہ محصن وہ ہی جو حر مسلمان
مکلف ہو نکاح صحیح سی وطی کی ہو گو ایک ہی بار ہو جو حر نہو یا عاقل یا بالغ نہو
یا وطی نکاح صحیح سی نہ کیا ہو وہ غیر محصن ہی اس آیہ کی حکم مین داخل ہی **ف** اور شافعی کی
غلام کی حق مین تین قول ہین ایک کہ حر کی طرح سال بھر نکالا جاوی دوسری یہ کہ
چھ مہینی نکالا رہی تیسری یہ کہ نہ نکالا جاوی جیسی کہ ابو حنیفہ کا قول ہی اور
جلد مین شرط ہی کہ اوسط ہو اور اوس کوڑی کا کہ جسمین گرہ نہو اور مرد کو
سوا ازار کی سب کپڑی نکال کر کھڑا کر کی لگاوی اور عورت کو ان مین سی ...

سبز ہے اور تنہیہ ہے اور فتح میں ہے مارین عورتکو بٹھلا کر مارین اوسکی کپڑی نکالین سوای پوستین
اور چمڑی کی اور سو درّہ لگانا حرّ اور حرّہ کی ہی ہیں ہی غلام اور لونڈیکو پچاس ہی ف
اور اکلیل میں ہی کہ اسکی عموم سی دلیل پکڑی ہی اوسنی کہ جب کہا ہی سو درہ غلام پر اور باندی پر اور
اور بکرہ اور احمد نی علی سی اخراج کیا کہ ایک محصنہ لونڈی انکی حضور میں لائی پہلی پچاس کو درّے لگائی
پہر جمعہ کو سنگسار کیا اور فرمایا کہ کتاب اللہ سی درہ لگائی او سنت رسول اللہ سی پتھر مارے
اور یہ آیت ہی رد ہی اوسپر جو کہتا ہی کہ غلام اگر حرہ سی زنا کری تو سنگسار ہو اور اگر لونڈی سی کری
تو درّہ لگین اور رد ہی جو کہتا ہی کہ جب دیوانہ عاقل سی زنا کری یا چھوٹا لڑکا جوان یا اسکا عکس تو حد نہین
اور جو کہتا ہی کہ اگر حربیہ سی یا مسلم سی دار الحرب مین زنا کری تو حد نہین اور لا تاخذکم
بہما اوسمین مادہ کرتا ہی اقامت حدود پر اور یہ کہ عفو جائز نہین ہی اور لیشہد الآیہ
ہوا کہ مستحب ہی ہونا جماعت کا جلد کی لئی اقل اوسکا ہی کہ چار ہون جسطرح زنا کی گواہ اور بعضون
دس کہی ہین اور بعضون نی تین اور بعضون دو **فصل** حد قذف کا بیان **قولہ تعالیٰ**

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ
ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ **ت**

اور جو لوگ عیب لگاتی ہین قید والیونکو پھر نہ لائی چار مرد شاہد تو مارو اونکو اسی چوٹ
چمڑی کی اور نہ مانو انکی کوئی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہین بے حکم مگر جنھون نی توبہ کی اس
پیچھی اور سنوار پکڑی تو اللہ بخشتا ہی مہربان **ف** یہ آیہ حسان بن ثابت کی شان مین
نازل ہوئی جسوقت حضرت عائشہ کو تہمت لگی تھی اگرچہ نص قذف مطلق ہی سمجھا جاتا ہی قذف زنا
مراد ہی اس لئی کہ زنا کی حکم کی بعد مذکور ہی اور خاص زنا کی گواہی معتبر ہوتی اور مقذوفہ کو

جو صاف نہیں ہے تہمت کے افتران اصل میں ایک ہونا کیونکہ جو بیوی اور محصنہ ہے اسپر ادا کہے اور یہ تہمت کی تعلیم ہے زنا سے ہوا اور مرد محصن کو قذف کہی اور سکا ہے چونکہ آیت میں نازل ہونے کی تعمیر ہے کسی بھی موضع میں نازل ہوئی اس لیے کہ عورتکا قذف بہت ہے ف اور کشاف میں کہا کہ آیت کی پیشی سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں زنا میں مشہور ہوں انکی قذف کی حد نہیں ہے اگر گواہ چاہیں جمع ہو کر گواہی دیں یا متفرق

کتاب السرقہ ہو احمد تعالیٰ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ف اور جو کوئی چور ہو مرد یا عورت تو کاٹ ڈالو انکا ہاتھ بدلہ انکی کمائی کی تنبیہ اللہ کی طرف سے اور اللہ زور آور ہے حکمت والا پھر جسنے توبہ کی اپنی تقصیر کے پیچھے اور سنوارا اللہ اسکو معاف کرتا ہے بیشک اللہ ہے بخشنے والا مہربان ف مدارک میں کہا ہاتھ کاٹنے سے داہنا ہاتھ مراد ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود کی قراۃ ایمانہما ہے بجاے ایدیہما کی اور چوری کی حکم کو مرد سے ابتدا کی اس لیے کہ یہ جرات سے متعلق ہے اور جرات مردوں میں زیادہ ہے اور زنا کی حکم کو عورت سے ابتدا کی اس لیے کہ یہ شہوت سے ہے اور شہوت عورتوں میں زیادہ ہے اور تفسیر احمدی میں ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور مسروق یعنی چوری کی چیز جو موجود ہو تو پھیر دینا واجب ہے اور جو جاتی رہی تو ضمان نہیں ہے ہمارے نزدیک بخلاف شافعی کی کیونکہ قطع اور ضمان ہمارے نزدیک جمع نہیں ہوتی کیونکہ قطع اور جمع ہونا چوری میں ایک رکن ہے اور شرط یہ ہے کہ مال ملک کا ہو لیا ہو اور نصاب ہے اور نصاب شافعی کے نزدیک چوتھائی دینار ہے اور مالک کی نزدیک تین درہم ہیں پس جو مال نہ لیا یا مال غیر محفوظ چرایا یا ملک کا چرایا یا دس درہم سے کم چرایا تو ہاتھ کاٹنا واجب نہیں اور ہاتھ

اور یہی خوارج کہتے ہیں کہ تھوڑے سے قطع ہوتا ہے اور جمہور کہتے ہیں کہ ہاتھ ربع دینار تک کا ہے صحیح کی حدیث کشاف بیضاوی میں بھی جو یہ ہے اپنا ہاتھ کا ٹا جاتا ربع دینار سے پھر جو بائیں پاؤں تو پھر تیسری میں قطع نہیں بلکہ مقید ہے جب تک کہ توبہ کرے اور شافعی کہتے ہیں کہ تیسری بار ہاتھ کاٹا جاتا اور چوتھی میں بایاں پاؤں اور اصول فقہ میں خفی کی بحث میں ہے کہ طرار اور نباش کی بابت یہ خفی ہے اس کے حد سرقہ کا حکم معلوم ہوا طرار اور نباش کی حکم کی حاجت ہے کیونکہ یہ دونوں سارق کے نام کا ہیں اس صورت میں مخفی رہی پھر جو نظر کیا جاتا کہ نباش کا خفی ہوتا اس لیے ہے کہ اس میں سرقہ کی معنی کم ہیں کیونکہ مال غیر محفوظ لیتا اس لیے اوس پر قطع واجب نہیں ہے اور طرار کا خفی ہونا اس لیے ہے کہ اوس میں سرقہ کی معنی زیادہ ہیں کیونکہ بیداری میں غفلت لیتا ہے سو قطع بطریق اولی ہے

باب قطاع الطریق

قوله تعالى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ف یہی سزا ہے ان کی جو لڑائی کرتے ہیں اللہ سے اور اوس کے رسول سے اور دوڑتے ہیں ملک میں فساد کرنے کو کہ قتل کیے جاویں یا سولی چڑھائے جاویں یا کاٹے جاویں اونکے ہاتھ اور پاؤں مقابل کے یا دور کیے جاویں اس ملک سے اونکی رسوائی ہے دنیا میں اور اونکو آخرت میں بڑی مار ہے مگر جنہوں نے توبہ کی تمہارے ہاتھ لگنے سے پہلے تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف [illegible] جو لوگ [illegible] ملک کو غارت کریں [illegible]

اور یا پاؤں کاٹے یا قید میں ڈال رکھے جیسی خطا ہو ویسی سزا دے

کتاب الجہاد فصل جہاد کے فرض کفایہ ہونے کے بیان میں ہے قولہ تعالیٰ

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ف اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے کوچ کریں سو کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے اونکے ایک حصہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں تا خبر پہنچاویں اپنی قوم کو جب پھر آویں اونکی طرف شاید وہ بچتے رہیں ف تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیت میں دو توجیہ ہیں ایک تو یہ کہ ہر فرقہ ہوں لیتفقہوا ولینذروا اذا رجعوا کی ضمیریں طائفہ کیطرف راجع ہوں تو معنے یہ ہوں کہ سب مسلمانونکو علم کیلئے نکلنا چاہئے ہر ایک جماعت کثیرہ سے تھوڑے نکلکر فقہ حاصل کریں اور اپنی قوم باقی میں آکر ڈراویں اور ہدایت کریں اس صورت میں معلوم ہوا کہ علم پڑھنا فرض کفایہ ہے اور خبر واحد پر عمل چاہئے کیونکہ ایک طائفہ کی انذار کو مفید عمل فرمایا اور طائفہ نام ایک یا دو یا سوا کا ہے اور دوسری یہ کہ ضمیریں راجع ہوں فرقہ کیطرف اور قوم سے مراد فرقہ ہو تو معنے یہ ہیں کہ سب مسلمانونکو جہاد کیلئے نکلنا چاہئے ہر جماعت کثیرہ سے تھوڑے لوگ نہیں بلکہ جماعت کثیر کہ باقی بھی علم سیکھیں اور ان لوگونکو جو جہاد کو گئے ہیں جب جہاد سے پھریں ہدایت کریں پس صورت میں معلوم ہوا کہ جہاد ہر ایک پر فرض نہیں ہے بلکہ فرض کفایہ ہے اکلیل میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے اور علم پڑھنا اور جاننا کہ کیونکر سکھانا بھی فرض کفایہ ہے اور علم کیلئے نکلنا درست ہے اور فقہ … اصول کو تسلیم چاہئے

ف قولہ تعالیٰ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ

حَیۡثُ اَخۡرَجُوۡکُمۡ وَالۡفِتۡنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ وَلَا تُقٰتِلُوۡھُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ
الۡحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوۡکُمۡ فِیۡہِ فَاِنۡ قٰتَلُوۡکُمۡ فَاقۡتُلُوۡھُمۡ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ
فَاِنِ انۡتَھَوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ **ف** اور لڑو اللہ کی راہ میں انسے جو
لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی مت کرو اللہ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والونکو اور مارو انکو
جس جگہ پاؤ اور نکال دو انکو جہاں سے انہوں نے تمکو نکالا اور دین سے بچلانا مارنے سے بھی زیادہ
ہے اور انسے مت لڑو نزدیک مسجد الحرام کے جبتک وہ نہ لڑیں تم سے اوس جگہ پھر اگر وہ لڑیں تو انکو مارو
یہی سزا منکروں کی ہے پھر اگر وہ باز آویں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے **ف** جہاد کے حکم بہت آئے
قرآن میں بعضے ناسخ ہیں بعضے منسوخ پر اون آیتوں کی تفسیر منظور ہے کہ جنسے مسئلہ علیحدہ نکلیں ہیں مجمع
انسے ہوتے ہیں ان میں آیت سورہ براءۃ میں الذین یقاتلونکم کے کئی معنی ہیں ایک یہ کہ لڑو
جو لڑتے ہیں تم سے اور جو باز رہتے ہیں انسے نہ لڑو اس صورت میں منسوخ ہے آیہ وقاتلوا المشرکین
کافۃ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جہاد کی بیچ پہلے یہی آیت آئی ہے جو لڑتا اوس سے لڑتے تھے
اور جو باز رہتا اوس سے باز رہتے دوسری یہ کہ لڑو اون سے جو لڑائی اور دشمنی ظاہر
کریں اور جو ایسے نہیں جیسے بچے اور لڑکے اور عورتیں اور راہب اونسے مت لڑو تیسری یہ کہ سب کافروں سے لڑو
کیونکہ مسلمانوں کی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں اور ولا تعتدوا کے معنی ہیں لڑنے لگو قتال منع ہو
اونسے یا مثلہ کرو کیونکہ آخر اسلام میں حرام ہوا یا جن سے تم نے عہد کیا اونسے لڑو
یا پہلے ہی قتال کرو بلکہ پہلے اسلام بلاؤ جو انکار کریں تو جزیہ لو جو اس سے بھی انکار کریں تب تم لڑو پچھلی
دو صورتوں میں ابتک حکم باقی ہے منسوخ اور ولا تقاتلوهم عند المسجد الحرام یہ حکم
کہ ابتدا اسلام کا تھا [illegible] ایسا ہی کہا [illegible] بعضے فقہا نے اور حنفیہ اوسی کے قائل ہیں
باکہ سارا حرم اس حکم میں شامل ہے وجہ [illegible] نقصان ہے اگر چہ [illegible] تو [illegible]

قتل مباح ہی پہلا نقشا و عند المسجد الحرام سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم میں بچاسی [illegible]
ہو تین کہ کفار [illegible] ہیں یہ خلاصہ ہے تفسیر احمدی اور مدارک کا **قوله تعالى**

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ
اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى
التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ف اور لڑو ان سے

جبتک باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ کا پھر اگر وہ باز آویں تو [illegible] نہیں مگر [illegible]
ناانصافوں پر حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کی اور ادب رکھنے میں بدلا ہے پھر جس نے تم پر زیادتی
کی تم اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے زیادتی کی اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ ساتھ ہے
پرہیزگاروں کی اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنی جانکو ہلاکت میں اور نیکی کرو اللہ چاہتا ہے
نیکی والوں کو ف تفسیر احمدی میں ہے کہ خلاصہ ہے کہ ابتداے اسلام میں حضرت [illegible]
[illegible] کا جہاد پر مامور تھے اس [illegible] کی نہیں تو کلام زاہد کی [illegible]
[illegible] فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم
سے منسوخ ہوئی پھر جہاد واجب ہوا اگر شہر حرام میں [illegible] قاتلوا المشركين كافة
شہر حرام کی حرمت منسوخ ہوئی اور حل اور حرم کی عموم کی [illegible] وجوب قاتلوا الذين
منسوخ [illegible] کی عموم [illegible] مخصوص [illegible] حتى يعطوا الجزية یا منسوخ [illegible]
طلاق کی [illegible] ليس على الاعمى حرج [illegible] اور [illegible]
وما كان المؤمنون لينفروا كافة [illegible] اور دوسری [illegible]

قولہ تعالیٰ فصل جہاد کی فرض عین ہونیکا بیان ف ۱ نہین منسوخ کیا
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ
يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ
يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ
يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ف ای نبی شوق
دلا مسلمانوں کو لڑائی کا اگر ہوں تم میں بیس شخص ثابت غالب ہوں دو سو پر اور اگر ہوں
تم میں سو شخص غالب ہوں ہزار کافروں پر اسواسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے اب بوجھ
ہلکا کیا اللہ نے تم پر اور جانا کہ تم میں سستی ہے سو اگر ہوں تم میں سو شخص ثابت غالب ہوں دو سو
پر اور اگر ہوں تم میں ہزار شخص غالب ہوں دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ثابت رہنے
والوں کے ف موضح القرآن میں ہے کہ پہلے یقین میں کامل تھے اول یہ حکم ہوا تھا کہ اپنے سے
دس برابر کافروں پر جہاد کریں پیچھے مسلمان آئے ان کا قدم کچھ سست تھا تب یہ حکم ہوا کہ
دونوں پر جہاد کریں یہی حکم اب بھی باقی ہے لیکن اگر دو گنے سے زیادہ پر حملہ کریں تو [illegible]
حضرت کے وقت تین ہزار مسلمان اسی ہزار سے لڑے تھے ف ۲
جب تک کافر ہمارے مثل نہوں اسوقت تک لڑنا ہمیشہ کا حکم ہے قولہ تعالیٰ فَاِذَا
انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ
وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ [illegible]
[illegible]

پھر اگر وہ توبہ کرین اور پڑھی رکھین نماز اور ادا کرین زکوۃ تو چھوڑ دو انکی راہ اللہ بخشنے والا
مہربان ف موضح القرآن مین لکھی جن سی عہد ٹہر گیا تھا اور دغا اونکی دلمین تھی یا صلح
قائم تھی ورنہ سی عہد کچھ تہا اونکو فرصت ملی چار مہینی اور حضرت نے فرمایا دلکی خبر اللہ کو ہی ظاہر
مین جو مسلمان ہو وہ سب کے برابر ایمان مین ہی اور ظاہر مسلمان کی حد ٹہری ایمان لا نا کفر سے
توبہ اور نماز اور زکوۃ اسواسطی جب شخص نماز چھوڑ دیا زکات نہ دی ابو بکر
صدیق رضی زکات کی منکر و نکو برابر کافر کی قتل فرمایا **قوله تعالی** انفروا
خفافا و ثقالا و جاهدوا باموالكم وانفسكم في سبيل الله
ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون **ف** نکلو ہلکی اور بوجہل اور
لڑو اللہ کی راہ مین اپنی مال سی اور جان سی یہہ بہتر ہی تمہاری حق مین اگر سمجھ رکھتی ہو
اور تفسیر احمدی مین لکہی ہی اسمین حکم ہی سب مسلمانونکو جہاد کی لئی نکلنی مین خفافا اور ثقالا کی معنی
مین سوار اور پیادہ یا جوان اور پیر یا فقیر اور غنی یا ہتیار والی اور بی ہتیار یا بہت لڑنے
والی اور تہوڑی یا دبلی اور موٹی یا اچھی اور بیمار پہلی معنی کی صورت مین منسوخ وما كان
المؤمنون لينفروا كافة اور آیہ ليس على الاعمى حرج الاية اور آیہ ليس على الضعفاء
ولا على المرضى الاية سے یا منسوخ نہی اونٹ آیتونکی کہ جسمین قتال کی نہی ہی اور صفوان ابن زہرہ
نقل ہی کہ آیہ باقی ہی اپنی حکم پر اور سب کی لئی ہو یا نہ ہو لئی اور حسینی مین اسباب نزول
سی کہ غزوہ تبوک مین کچھ لوگ بیٹھ رہے تھی کی حیلہ سی اونکو حکم آیا مفصل مرض
وغیرہ پر قتال ہو سکا بیان ہی **قوله تعالی** ليس على الضعفاء ولا على
المرضى ولا على الذين لا يجدون ما ينفقون حرج اذا نصحوا لله ورسوله
ما على المحسنين من سبيل والله غفور رحيم **ف** ضعیفونہ

نہ مریضون پر نہ ان پر جنکو پیدا نہین جو خرچ کرین دل سی صاف ہین اللہ اور رسول کی ساتھ
نہین نیکی والون پر الزام کی راہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف تفسیر احمدی میں ہے کہ اس سی معلوم ہوا
کہ جو ضعفا وہین وہ نیر جہاد نہین اور اس آیۃ مین جو ضعفا مقابل مرضی واقع ہے شاید کہ ضعفا
سی شیخ فانی مراد ہے اور مرضی مین اندھا اور لنگڑا اور بیمار شامل بخلاف دوسری مقام کے
یعنی لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج الایۃ اسی لئی اس مین جمع کیا ہے
اور دوسرے مین مفرد قولہ تعالیٰ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ ت اندھی پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے کو تکلیف اور نہ بیمار کو تکلیف
ف موضح القرآن میں ہے یعنی جہاد ان لوگون معذور پر فرض نہین قولہ تعالیٰ
وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ
اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ت اور تیار کرو انکی
لڑائی کو جو کچھ جمع کر سکو زور اور گھوڑی پالنے سے کہ اس سی دھاک پڑی اللہ کے دشمنوں پر اور تمہاری دشمنوں پر اور ایک
لوگ پر سوا انکی جنکو تم نہین جانتی اللہ انکو جانتا ہے اور جو خرچ کرو گے اللہ کی راہ مین پورا ملیگا
تمکو اور تمہارا حق نہ رہیگا اور اگر وہ جھکی صلح کو تو تو بھی جھک اسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر بیشک
وہی ہی سنتا جانتا ف ان جنحوا للسلم الایۃ سے معلوم ہوا کہ جب امام مسلمانوں کی مصلحت
دیکھے تو [illegible] کفار کی کسی گروہ سی صلح کرلی [illegible] ابن عباس سی ہی کہ یہ آیۃ منسوخ ہے قاتلوا الذین
لا یومنون [illegible] الایۃ اور مجاہد نے کہا فاقتلوا المشرکین کی آیۃ سے اور صحیح یہی ہی کہ [illegible]
اور صلح امام کی رای پر موقوف ہے [illegible] تفسیر احمدی [illegible] تفصیل [illegible]

درخت کاٹنی کا بیان ہی **قوله تعالی** مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا
قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ
رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ
يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ **ت** جو کاٹ
ڈالا تمنی کہجور کا پیڑ یا رہنی دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کی حکم سی اور تا رسوا کری لی
حکمونکو اور جو ہاتہہ لگایا اللہ نی اپنی رسول کو ان سی سو تمنی نہین دوڑائی اوسپر
کہوڑی نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہی اپنی رسولونکو جسپر چاہی اور اللہ سب چیز کر سکتا
ف یہہ موضح القرآن میں ہی کہ یہی فرق رکہا غنیمت مین فی مین یعنی مال لڑائی کی
ہاتہہ لگا وہ غنیمت ہی پانچوان حصہ اللہ کی نیاز اور چار حصہ لشکر کو بانٹنا اور جو بن جنگ ہاتہہ
لگا وہ سارا داخل ہو خزانی مسلمین مین جو کام ضرور ہوا اوسپر خرچ ہوا اور اکلیل مین ہی
کہ وما افاء الله سی بعضون نی دلیل کی ہی کہ جو مال کافر وںسی بن لڑائی اور بغیر گہوڑی اونٹ
دوڑائی ملی وہ فی ہی اور جو لڑائی سی ملی وہ غنیمت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دونو ایک
ہی ہین **قوله تعالی** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ
وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ **ت** اى ایمان والو چوری نکرو
اللہ سی اور رسول سی اور چوری کرو آپس کی امانتوں مین جانکر **ف** تفسیر احمدی مین ہی
کہ اللہ اور رسول سی خیانت یہہ ہی کہ فرائض اور سنت کو معطل کری یا غنیمت مین چوری
کری اس سی معلوم ہوا کہ غنیمت مین غلول حرام ہی اور امانت کی خیانت عام ہی بیع مین
یا ودیعت مین یا مضاربت یا شرکت یا اجارہ یا وکالت وغیرہ مین **قوله تعالی** مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ
فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ف کیا چاہتی ہو کہ اونکی ہان
قیدی آوین جبتک نہ خون کری ملک مین تم چاہتی ہو جنس دنیا کی اور اللہ چاہتا ہی آخرت
اور اللہ زبردست ہی حکمت والا اگر نہوتی ایک بات کہ لکھہ چکا آگی سی تو تمکو پڑتا اس لینی مین
بڑا عذاب سو کہاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستہری اور ڈرتی رہو اللہ سی اللہ بخشنی والا مہربان

ف موضح القرآن مین ہی کہ بدر کی لڑائی مین ستر کافر پکڑی آئی حضرت نے مشورہ پوچہا
کہ انکو کیا کرین اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لیکر چھوڑ دین اور بعضوں کی مرضی تہی کہ سبکو قتل
کرین حضرت عمر اور سعد بن معاذ کی مرضی یہی تہی آخر مال لیکر چھوڑ دیا یہ آیت اوتری
کی یعنی نبیونکو جہاد میں مال سمیٹنا منظور نہین بلکہ کافروں کی ضد توڑنی وہ تب ہی
کہ قتل کرین تا اونکی خوف سی کفر کی ضد چھوڑ دین اور بات جو لکھہ چکا وہ یہ کہ ان قیدیوں میں کتنوں کی
قسمت تہی مسلمان ہونا فدیہ کا حکم سنکر مسلمان ڈری غنیمت سی بہی انکو تسلی کی
کہ وہ اللہ کی عطا ہی خوشی سی کہاؤ لیکن غنیمت کیواسطی جہاد نکرو اب حنفی کی نزدیک یہ ہی کہ اگر
کافر پکڑی آوین تو اونکو مال لیکر چھوڑنا روا نہیں مفت چھوڑنا کہ پھر کافروں میں جا ملین
رہی غلام کر رکھنا یا چھوڑ دینا کہ رعیت ہو کر ملک اسلام میں رہین اور شافعی کی پاس فدیہ بہی
روا ہی سورہ محمد مین فرمایا اما منا بعد و اما فداء ف قوله

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا
الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً ...
حتی جب تم بہت ... [illegible]

پھر یا احسان کر کے چھوڑیو یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھ دے لڑائی اپنا ہتھیار ف بعضے علما نے کہا ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ امام کی اختیار میں ہے کافروں کو قید کرنیکی بعد احسان سے چھوڑ دینا یا
کچھ لیکے چھوڑنا ہماری نزدیک ثابت ہے کیونکہ مرد مکلف جب قید ہو امام کو اختیار ہے یا قتل کرے یا احسان
کرکے چھوڑ دے یا غلام کرے اور ابو حنیفہ کی نزدیک منسوخ ہے یا بدر کی لڑائی پر مخصوص ہے کیونکہ انکی
نزدیک فقط مار ڈالنا یا غلام کرنا جائز ہے اور تفسیر احمدی میں ہے کہ کشاف اور مدارک سے کہ احسان سے مراد
کہ مار ڈالنے میں غلام کر لو یا جزیہ مقرر کر ڈالو اور چھڑائی سے یہ مراد ہے کہ بدلی چھوڑیو انکی عوض
مال میں بلکہ مسلمان قیدی کہ انکی ہاتھ میں پڑے ہیں

فصل لوٹ کی شئی کا بیان ہے

قوله تعالی وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ **ف** اور جان رکھو جو غنیمت لاؤ کچھ چیز
سو اللہ کی واسطے اس میں سے پانچواں حصہ اور رسول اور قرابت والی کی اور یتیم کی اور محتاج کی اور
مسافر کی **ف** ذوالقربی بالاتفاق یہ مراد ہے کہ حضرت کی قرابتی ہوں اور جو مال کافروں سے لڑ کر
لیوے وہ غنیمت ہے اتفاق ہے کہ اس میں پانچ حصے ہوں چار حصے لشکر کو تقسیم کرے سوار کو دو حصے
اور پیادہ کو ایک اور پانچویں حصہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ چھ حصے ہوں اور اس میں
ایک حصہ اللہ کا دوسرا پیغمبر کا تیسرا حضرت کی قرابت والوں کا چوتھا یتیم کا پانچواں محتاج کا چھٹا
مسافر کا لیکن ظاہر یہ ہے یہی معلوم ہوتا ہے اللہ کا حصہ ابو العالیہ کی نزدیک کعبہ میں صرف ہو
یا بیت المال میں جاوے اور جمہور نے کہا ہے کہ اللہ کا ذکر تبرکا ہے اور سیر قیسیہ ہے کہ اللہ کی لفظ
مقدم ہے بخلاف اور مطلوب کی اور پیغمبر کی حصہ میں انکی وفات کی بعد علما کا اختلاف ہے
شافعی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی کام میں صرف ہو اور بعضوں نے کہا ہے اماموں کی صرف میں اور بعضوں نے کہا
کہ باقی چار قسم پر صرف ہو ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حضرت کا حصہ حضرت کی ذوی القربی کا حصہ انکی وفات سے ...

خمس میں فقہا میں حصہ چاہئیں ایک یتیموں کا دوسرا مسکینوں کا تیسرا مسافروں کا
موضح القرآن اور تفسیر احمدی **قوله تعالیٰ** مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَیْ لَا يَكُوْنَ
دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ **ت** جو ہاتھ لگا اللہ کے رسول کے
بستیوں والوں سے وہ اللہ کا ہے سو اللہ کی اور رسول کی اور ناتے والوں کی اور یتیموں کی اور محتاجوں کی
اور مسافر کی تا نہ آوے لینے دینے میں تمہارے دولتمندوں کے اور جو دے تمکو رسول سو لیلو اور جس
سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں
کی جو نکالے آئے ہیں اپنے گھروں سے اور مالوں سے ڈھونڈتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی رضامندی اور مدد
کرنے کو اللہ کی اور اسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے **ف** ہمارے فقہا کی کلام ظاہر ہوتا کہ فی اور
ایک ہی ہے کچھ فرق نہیں استدلال ہی چلتا کہ فی سے بھی مقاتلین کو کچھ نہ دی بلکہ پانچ خمس ان
خمس ذوی القربی اور یتیم اور مسکین اور مسافر کو دیں اور باقی حضرت کی لئے تھا مسلمانوں کی
صرف کو **قوله تعالیٰ** يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
ت تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا **ف** موضح القرآن
جنگ میں بعضے لوگ لگے اور بعضے پشت پر رہے جب غنیمت جمع ہوئی تو ہر ایک کہتا حق ہمارا ہے فتح ہمسے ہوئی
اور اوروں نے کہا تم ہمارے پیچھے لگی ہو دونوں کو خاموش کیا اللہ تعالیٰ نے کہ اس کی مدد
جانتا ہے سو لوٹ کا مال اللہ کا ہی اور رسول کا **قوله تعالیٰ** مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

مِنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ ف نہ چاہی مدینی والونکو اور جو اونکی گرد گنوار ہین

کہ رہجاوین رسول اللہ کی ساتھہ اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہین زیادہ اوسکی جانسی یہ اسواسطی کہ نہیں

پیاس پہنچتی ہی نہ محنت اور نہ بہوک اللہ کی راہ مین اور نہ پاؤن بہرتی ہین کہین جس سی خفا ہون کافر

تفسیر احمدی مین ہی کشاف سی کہ ولا یطؤن موطئا ابو حنیفہ نی دلیل پکڑی کہ جو کوئی مددگار

ارائی کی بعد لشکر مین ملا وہ بہی غنیمت مین شریک ہی کیونکہ دار الحرب مین مسلمانونکا پاؤن پہرنا غصب

کافرون کا ہی ف فصل استیمان کا بیان ہی قوله تعالیٰ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ

لَّا يَعْلَمُوْنَ ف اور اگر کوئی مشرک تجہسی پناہ مانگی تو اوسکو پناہ دی جبتک وہ سنی کلام اللہ کا

پہر پہنچا دی اوسکو جہان وہ نڈر ہو یہ اسواسطی کہ وہ لوگ علم نہین رکہتی ف موضح القران مین ہی

کہ اپنی امان کا مضائقہ نہین کہ کچہہ پوچہا سنا چاہی وہ سنکی پہر اپنی جہان نڈر ہوں وہان تک پہنچا

دینا بعد اسکی سب کافرونکی برابر ہی اور تفسیر احمدی مین ہی مدارک سی کہ آیت مین دلیل ہی کہ مستامن

کو امان دی اور کشاف سی ہی کہ حکم ثابت ہی ہر وقت اور سدی و ضحاک سی ہی کہ فاقتلوا

المشرکین سی منسوخ ہی ف فصل جزیہ کا بیان ہی قوله تعالیٰ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ

دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ

ف لڑو اون لوگونسی جو یقین نہین رکہتی اللہ پر نہ پچہلی دن پر نہ حرام جانتی ہین جو حرام کیا

اللہ نی اور اوسکی رسول نی اور نہ قبول کرین سچا دین جو کتاب والی ہین جبتک دیوین جزیہ

اور وہ بنا ہوا عذر ہوں **ف** موضح القرآن میں ہے کہ پہلی حکم ہوا کہ مشرک بستی لئی ٹرو اور ملک سی
نکالو اور حکم ہوا اہل کتاب سی لڑائی کا کہ دین حق سی منکر ہیں اور اللہ کو اور آخر کو جیسا چاہیے
نہیں مانتی لیکن ان سی جزیہ قبول کیا بشرطیکہ ادنی ہو کی رہیں سب ذلیل ہوں جزیہ دیا کریں یا قبول کریں
مشرک سی جزیہ ہرگز قبول نہیں اور جہاں کی مشرک سی حنفی یا جزیہ قبول ہی جزیہ ہر مہینی
پانچ یا دس آنی یا سوا روپیہ موافق حال کی اور ذلیل رہنا یہ کہ سوار ہو کر لباس مین اڑا کر چلنی مین
ہتھیار باندھنی مین مسلمان کی برابری نہ کرین اور تفسیر احمدی اور اکلیل مین ہے کہ عن ید جو متعلق ہے
جزیہ دینی والی سی تو مراد یہ ہے کہ عن ید الی یدا نقدًا لا نسیئۃ یعنی نقد دیوین نہ بطور تأخیر النقد
یعنی جو قادر ہووی دیوی اور مفلس نہ دی یہی کا قول ہی یا عن ید عن قاصرۃ یعنی اپنی ہاتھ
دی غیر کی ہاتھ نہ بھیجی اس سی بعضوں نی استدلال کی ہی کہ جو مسلم کو جزیہ دینی میں کیل
کرنا چاہی اور حربی کا جزیہ کی لیی ضامن ہو اور اپنی اوپر اوترانی نکری اور وہم صاغر
سی یہ مطلب ہے کہ ذلیل ہو کر دین اور ذلیل کی صورت یہ ہے کہ دینی والا پیادہ آوی اور لینی والا بیٹھا
ہو یا کھڑا ہو وہ سر جھکا کر اور بیٹھ جھکا کر ترازو مین رکھی لینی والا اوسکی داڑھی پکڑ کی
کھینچی اور جو متعلق ہو لینی والی سی تو یہ معنی ہی کہ وہ جزیہ دین اور مسلمان قہر اور غلبہ سی لین

ف باب المرتد قوله تعالى قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ

ف تو کہدی کافروں کو اگر باز آوین تو معاف ہو اونکو جو ہو چکا اور اگر پھر وہی کرین گی تو پڑ چکی ہی راہ اگلوں کی
تفسیر احمدی میں ہے کہ اس سی ابو حنیفہ نی دلیل پکڑی ہی کہ مرتد جب اسلام لاوی تو جو عبادت
مرتد ہونی کی حال میں یا اوسکی پیشتر اوس سی چھوٹی ہی اوسکی قضا لازم نہیں ہی کیونکہ
کفار کو اسلام کی بعد گناہ کی مغفرت [illegible]

ارتداد و یا نماز اور روزہ پایا اور شریعت کی احکام ترک کئے تو اسکی مغفرت ہے اور امید کلیہ [illegible]
کہ اس سے معلوم ہوا کہ جب اسلام لایا تو جو نماز اور زکوٰۃ اور روزہ فوت ہوئیں کیا یا [illegible]
کی نہ بدو سے قضا لازم نہیں

باب البغاة

قولہ تعالیٰ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ت اور اگر دو فرقے مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں ملاپ کرو دو پھر اگر چڑھ جاوے ایک ان میں دوسرے پر تو سب لڑو اس چڑھائی والے سے جبتک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کرو دو ان میں برابر انصاف سے بیشک اللہ کو خوش آتے ہیں انصاف والے ف موضح القرآن میں ہے کہ یعنی جب حکم شرع کے تابع ہوں تو انصاف سے صلح کرو دو ایک کی طرفداری نکرو یہ حکم ہے جنگ کا جو مسلمانوں میں آپس میں ہو اور تفسیر [illegible] میں اس دلیل سے کہ باغی بھی مسلمان ہے [illegible] جب اور باغی وہ ہے جو امام حق کی طاعت سے نکل جاوے ف

کتاب اللقیط

قولہ تعالیٰ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ ت اور ڈالیو اوسکو گمنام کوئیں میں کہ اوٹھا لیجاوے اوسکو کوئی مسافر ف اس آیت میں ذکر آیا لقیط کا احکام [illegible]

کتاب الشرکۃ

قولہ تعالیٰ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ت اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر ف کلیل میں ہے کہ اس سے استدلال ہے شرکت کی جواز پر

کتاب البیوع

قولہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ت ایمان والو نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق مگر یہ کہ سوداگری ہو آپس کی خوشی سے ف تفسیر احمدی میں ہے کہ اس سے دلیل ہے بیع التعاطی کے درست ہونے کی اور کلیل میں [illegible]

مال بیچا کہانا موجود ہی اور سوداگری اور نفع اسمین مباح ہی کاسب حبیب اللہ ہی اور اگر مین
ورلو طرح سی ... اس ہی شافعی نی اعتبار کیا ہی کہ ایجاب قبول لفظین ہی کیونکہ رضا امر
قلبی ہی کچھ نہ کچھ شی کہ اوس پر دلالت کرے ضرور چاہیی قولہ تعالی فلما دخلوا علیہ قالوا
یا ایہا العزیز مسنا واہلنا الضر وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا
الکیل وتصدق علینا ف پہر جب داخل ہوی اوسکی پاس بولی ای عزیز پڑی ہی ہمپر اور
گہر ہمارے پر اور لائی ہین ہم پونجی ناقص سو پوری دی ہمکو بہرتی اور خیرات کر ہمپر ف موضح القرآن
مین ہی کہ حضرت یوسف اپنا گہر کا بک گیا اونکی بارادن اور ... اور اسکی پاس لائی ہی اناج خریدنی کو یہ
حال سنکر حضرت یوسف کو رحم آیا اپنی تئین ظاہر کیا اور ساری گہر کو بلوایا اور تفسیر احمدی مین
کہ اس ہی دلیل ہی کہ غلہ بیچنا سی درم یا اور اسباب کی عوض بیچنا جائز ہی اور قیمت کم ہو
احسانا ... ہی اروا

ف باب البیع فاسد قولہ تعالی

وشروہ بثمن بخس دراہم معدودۃ وکانوا فیہ من الزاہدین ف
اور بیچا اوسکو ناقص مول گنتی کی کئی روپیان اور ہو رہی تہی اوس سی بیزار ف تفسیر احمدی مین
کی وجہہ مین آیا ہی کہ شروا کی معنی باعوا ہی اسمین دو صورتین ہین ایک یہ کہ بہائی یوسف
قافلہ والونکی ہاتھ ناقص مول گنتی کی درم اور وہ ہی اوس سی بیزار دوسرے یہ کہ قافلہ والون
عزیز مصر کی ہاتھ ... اسی لیے کہ یوسف لقیطہ قافلہ والی خوف کرتی تہی ...
شروا بمعنی اشتروا اسمین ایک ہی صورت یعنی مول لیا قافلہ والون یوسف کو بہائیون
... اور ہی ... اس اعتقاد کہ بہاگی الاغلام ... خلاصہ یہ کہ شخص کی لقطہ
... [illegible]
... [illegible]

درست ہے نہیں صحیح اور یہی ہے اور تصنیف کا مذہب یہی ہے اور نظام الملت والدین کی کتاب ہی حجت ہی

وسیلہ تحقیق مختصر غیر محصور میں جن میں ہی مصنف میں کی ہی اس کی جس امام ابو حنیفہ اور محمد بن

قولہ تعالیٰ ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا **ف** اور ہرگز نہ دیگا اللہ

کافروں کو مسلمانوں پر راہ **ف** اکلیل میں کہا اس سے دلیل ہی کہ کافر کو عبد مسلم خرید کرنا نہ چاہیے

باب الربوا

قولہ تعالیٰ الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا

کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا

واحل اللہ البیع وحرم الربوا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف

وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون **ت** جو لوگ

کھاتے ہیں سود نہ اٹھینگے قیامت کو مگر جسطرح اٹھتا ہے جسکے حواس کھو دیے ہوں جن نے لپٹ کر یہ اسواسطے

کہ انہوں نے کہا سوداگری بھی تو ویسا ہی ہے جیسے سود لینا اور اللہ نے حلال کیا سوداگری اور حرام کیا سود پھر

جسکو پہنچی نصیحت اپنے رب کی طرف سے اور باز آیا تو اسکا ہے جو آگے ہو چکا اور اسکا حکم اللہ کے اختیار اور جو کوئی پھر

وہی ہیں دوزخ کے لوگ وہ اسی میں رہ پڑے **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ انما البیع مثل

الربوا اصل میں انما الربوا مثل البیع تھا مگر چونکہ انکی اعتقاد میں ربوا کی حلت ایسی تھی کہ انہوں نے اسکو

اصل ٹھہرا کر بیع کی حلت اسپر قیاس کی اور بیع مالکو سی لیکی کبھی ادہار نفع زیادہ کو اور بیع نقد اور

زیادہ کی لیکے مشابہ ہے اس میں جن کی معنی اس میں شبہ ہوا کہ

حرام ہی حدیث میں اسکا بیان ہوا کہ گیہوں گیہوں کے بدلے جو جو کے بدلے اور خرما خرما کے بدلے اور

نمک نمک کے بدلے سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے ایک دوسرے کے برابر ہاتھوں ہاتھ جو زیادہ

لیوے یا دیوے پھر اسکے سود میں شبہہ ہوا کہ وہاں کیا حکم ہے اس لئے ان چیزوں میں [illegible]

اسکی علت نکالی ان چیزوں کی معاملہ سے معلوم ہوا کہ [illegible]

علت یہی ہے احد البدلین مین جنس ایک ہو اکیلا یا وزن جیسے گیہون کی عوض گیہون یا اجناس ہون
باہم ہوتب بھی حرام ہے جیسے چاول ورجو ... گیہون چنا کہ جنس مختلف ہی قوله
تعالى يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربوا ان كنتم
مؤمنين فان لم تفعلوا فأذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فلكم
رؤوس اموالكم لا تظلمون ولا تظلمون وان كان ذو عسرة فنظرة
الى ميسرة وان تصدقوا خير لكم ان كنتم تعلمون ف اے ایمان والو ڈرو اللہ سے
اور چھوڑ دو جو رہ گیا سود اگر تمکو یقین ہی پھر اگر نہین کرتی تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے
اوسکے رسول سے اور اگر توبہ کرتی ہو تو تمکو پہنچتی ہین اصل مال اپنا نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر
اور اگر ہووی تنگی والا فرصت دینی چاہیے جب تک کشایش پاوی اور اگر بخش دو تو بہتر ہے
اگر تمکو سمجھ ہے ف مسئلہ ان آیتون سے یعنی ... اپنا مال ... کر لی تو ...
اور منع کی بعد اگلا جو لیا سو تمہارا ہی اور جب لکھا کہ جو موقوف کیا اوسکی
تقاضا کرنی سے بچاؤ بلکہ فرصت دو اگر توفیق ہو تو بخش دو اور یہ بھی ہی کہ وان تبتم کا مطلب
یہ ہی کہ جو سود لیتی ہی اوسکی حلت کے اعتقاد سے توبہ کی تو اصل مال ملیگا نہ کہ زیادہ اوس کا
ظلم کرکے اصل مال مین کم کرین اور اگر فقط سود لیتے ہی توبہ کی تو اصل مال مین ... اور اگر حلت
اعتقاد سی لیتے تھے ... اصل مال کچھ نہین بلکہ وہ غنیمت ہوجاویگا ... ہی مذہب منظور
قوله تعالى فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم وبصدهم
عن سبيل الله كثيرا واخذهم الربوا وقد نهوا عنه ف ... کی گناہ سے
حرام ہین ... [illegible]
[illegible]

دیا ہے اُنکا بھی حکم ہی بخلاف شراب اور سور کی کیونکہ شراب اور کی حرمت اس ...
حق میں سرکہ اور ... ایسی جیسی کہ بھی حرام تھی

باب بیع السلم

قوله تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ت اے ایمان والو جب معاملہ کرو ادھار کا کسی وقت مقرر تک تو اسکو لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ لکھدے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف سے اور انکار نہ کرے لکھنے والا اس سے کہ لکھدے جیسا سکھایا اسکو اللہ سو اسکو چاہئے کہ لکھدے اور بتلاتا جاوے وہ شخص کہ جس پر قرض ہے اور ڈرے اللہ سے جو اسکا رب ہے اور کم نہ کرے اس میں سے کچھ پھر اگر وہ شخص کہ جس پر قرض ہے بے عقل ہے یا ضعیف ہے یا آپ نہیں بتلا سکتا تو بتلاوے اسکا کارکن انصاف سے اور گواہ کرو دو شاہد اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں میں سے کہ جنکو تم پسند کرتے ہو گواہوں میں تاکہ اگر بھول جاوے ایک ان میں سے تو یاد دلادے اسکو وہ دوسری اور انکار نہ کریں گواہ جس وقت بلائے جاویں ...

ہے بدلہ نکا ہیں خوب انصاف کے اللہ کی ہاں اور درست ہی گواہی اور لگتا ہی کہ تمکو شبہہ
نہ پڑی مگر ایسا کہ سودا ہو دست بدست کا پھیر بدل کرتی ہو آپس میں تو گناہ نہیں تمپر کہ اسکو نہ لکھو اور
گواہ کر لو جب سودا کرو اور نقصان نہ کری لکھنی والا اور نہ شاہد اور اگر ایسا کرو تو یہ گناہ کی
بات ہی تمہارے اندر اور ڈرتی رہو اللہ سے اور اللہ تمکو سکھاتا ہے اور اللہ سب چیز جانتا ہے ف
تفسیر احمدی میں ہی کہ یہ آیہ دلالت کرتی ہی کہ اگرچہ تمام ہر دین کو بیع ہو یا سلم ابن عباس سے ہی کہ سلم
میں اتری ہی ف ۲ صاحب مدارک نے کہا ہی کہ اجل مسمی دلیل ہی کہ سلم میں اجل شرط ہی یا یہ بھی
معلوم ہوتا کہ جہل کی تصریح دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسی مفہوم ہی کہ تمام دین میں اجل [illegible]
سے نہ سمجھا گیا کہ [illegible] اجل کی نہیں سے ہی تھا یہ فی الجل کی شرطیہ [illegible]
دلیل ہی حق [illegible] فضیلت نے کہا ہی کہ فاکتبوہ کا امر [illegible] وجوب کے لئے اور [illegible]
[illegible] معلوم ہوا کہ ایسا کہتی ہیں کی بیشتر اس سے دلیل کہ کاتب وقفہ و شرط
کا عالم ہو تو لکھا ہوا [illegible] میں [illegible] معاملہ ہوا تو گواہی فقیہ مسند [illegible]
[illegible] کاتب ہی لکھی و دونوں متفق علیہ ہی اور ولا یاب کاتب بعضوں نے کہا ہی کہ
نہیں تھا مراد اور بعضوں نے کہا ہی کہ فرض عین ہی لیکن شرط فراغت کاتب کی اور بعضوں
نے کہا کہ پہلے فرض تھا و لا یضار کاتب و لا شہید منسوخ ہوا اور [illegible] کہا کہ [illegible]
[illegible] اور دلیل الذی علیہ الحق معلوم ہوا کہ کاتب کے غیر متعاقدین کی درمیان کرنا [illegible]
ویسا ہی ہی یوں علیہ کی سلم میں مثلاً بائع اور مکو چاہئی اور معلوم ہوا کہ جو مدیون علیہ الحق [illegible]
[illegible] یا ضعیف یا لڑکا یا شیخ فانی ہو یا گنگ ہو [illegible] ادا کی ہی ان کی ولی [illegible]
[illegible] بیان کرا و رجل و امرأتان معلوم ہوا کہ [illegible] ایک مرد کی [illegible]
[illegible]

بغیر مردونکی روا نہین ہی مگر جس مقدمہ مین کہ مردونکو اطلاع نہو جیسی ولادت یا بکارت یا عورتونکی
عیب کہ یہان ایک عورت کی بہی گواہی ہمارے نزدیک درست ہی اور شافعی کی نزدیک ان معاملات
مین چار عورتونکی گواہی چاہیی اور من رجالکم سی معلوم ہوا کہ شہادت مین اسلام شرط ہی کیونکہ
خطاب ہی اہل اسلام سی اور ممن ترضون سی یہ سمجہا گیا کہ شہود کی عدالت شرط ہی یعنی عادل ہونا ہی
بہی وجہ ہی مین ہی کہ من رجالکم سی یہ مراد ہی کہ حرّ اور بالغ ہو اس سی معلوم ہوا کہ حریت اور
بلوغ بہی شہادت مین شرط ہی اور ولا یاب الشہداء کے معنی ہین ایک یہ کہ کنارہ نکرین گواہی
دینی مین گواہ ہونیکی بعد جس وقت بلائی جاوین [illegible] اس سی حاضر ہونیکا وجوب نکلتا ہی دوسرا
یہ کہ کنارہ نکرین جب بلائی جاوین گواہ ہونیکو [illegible] [illegible] [illegible] ولا یضار
کاتب ولا شہید اور ولا تسأموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا الی اجلہ مین [illegible]
سأمہ مراد ملال ہی اور ضمیر دین یا حق کیطرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
دین یا حق مین اطلاق صغیر اور کبیر یا قلیل و کثیر [illegible] [illegible] [illegible]
کہ دونون سی انہونکا نام اور راس المال اور سلم فیہ مقدار [illegible] [illegible] [illegible]
مکان مسلم فیہ کا لکہا جاوی اور صغیر او کبیر کا اطلاق [illegible] [illegible] قلیل و کثیر کا اطلاق
[illegible] مین اور الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ تدیرونہا بینکم مین استثنا ہی امر بالکتابت سی
تجارت حاضرہ سی بیع عام مراد ہی سلم ہو یا غیر اوسکی اور تدیرونہا کی قید سی بیع نکل گئی کہ جسمین
یا مبیع مؤجل ہو یا مجلس مین حاضر ہو یا غیر مقبوض ہو اور جو بیع کہ [illegible] [illegible] [illegible]
باقی رہی حاصل یہ کہ جب مجلس مین حاضر ہون تو کتابت نہ کی رخصت ہی ف [illegible]
یہ آیت دلیل ہی اس پر کہ ذمی اور فاسق کو ولی ہونا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کیونکہ عدالت سی اور ممن ترضون اور من رجالکم کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اور گونگا اور ابل ہوا اور ولد الزنا اور قاری باالحان اور شطرنج کہیلنی والا اور شراب خور
اور مسی کہانی والی اور صراف اور گدہا ہونکا کرایہ پر دینی والی اور داڑہی مونڈہانی والی اور کہڑی
پیشاب کرنی والی کی اور اصول کی فروع پر اور برعکس اور زوج کی زوجہ پر اور برعکس کی گواہی
اور جیسی سکو بالبعض کو رد کیا ہی کہتا ہی کہ یہ اون مین سی نہین کہ جنکا پسندید ہین اور ہم
نی ضمون سی معلوم ہوا کہ مجہول الحال کی گواہی نہ چاہیی اور حاکمونکی رائے پر امر مفوض ہی اور احکام
شرعیہ مین اجتہاد جائز ہی اور ذوی عدل منکم سی نکلا کہ تزکیہ ضرور چاہیی یعنی کہا کہ وہ عادل ہو
اور ردہی نہی قرینین ایک کا ذکر کافی نہین اور جو کافی جانتی ہین کہتی ہین کہ ان دونو لفظونکو علیحدہ
علیحدہ مانا جمع نہین کیا اس سی معلوم ہوا کہ ایک سی بہی کافی ہی اذا ما دعوا دلیل ہی
کہ غلام کو شہادت مین دخل نہین کیونکہ بلانیکی وقت بحکم مالک کی جانہین سکتا **قولہ تعالی**
وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا
فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ **ت** اور اگر تم سفر مین ہو اور نپاؤ لکہنی والا تو گرو
ہاتہہ مین رکہنی اگر اعتبار کری ایک دوسری کا تو چاہیی پورا کری جسپر اعتبار کیا ہی امانت اپنی اور ڈرتا
رہی اللہ سی جو رب ہی اوسکا اور نہ چہپاؤ گواہی کو اور جو کوئی وہ چہپاوے تو گنہگار ہی دل اوسکا اور اللہ تمہارا
کام سی واقف ہی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ جب سفر مین گمان تہا کاتب اور شاہد نہ ملنیکا اوس کو حکم
کیا کہ حفظ مال کی لئی یون علیہ سی کچہہ چیز گرو کرلین رہن بہی وثیقہ ہی کتابت اور گواہی کی
طرح اور یہ کہ سفر شرط رہن کی جواز کا نہیں جیسا مجاہد اور ضحاک نی گمان کیا **ف** ولا تکتموا
الشہادۃ ہی کہ گواہی چہپانا گناہ کبیرہ ہی [illegible] دل کی فعل ہی اور چہپانا
ضائع کرنا اوسکا ہی **کتاب الکفالہ قولہ تعالی** قالوا نفقد صواع الملک

ولمن جاء به حمل بعیر وانا به زعیم **ف** بولے ہم نہیں پاتے بادشاہ کا ماپ اور جو کو
وہ لاوے اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا اور میں اوسکا ضامن **ف** تفسیر احمدی میں کہ جب وے
بھائی آئے اور ارادہ وطن کا کیا حضرت یوسف کے خادموں نے اونکے بھائی کی بوری میں پیمانہ ڈال دیا
سب مصری نکلے تب پکارنے والے نے پکارا اور کہا جو کوئی لاوے ماپ بادشاہ کا اوسکو ایک بوجھ
ہے اور میں اوسکا زعیم یعنی کفیل ہوں میں پکارنے والا حمل بعیر کا ضامن ہوں اوسکو
فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ کفالت کو شرط سے معلق کرنا اور لفظ زعیم اوسکا [illegible]

کتاب الشهادة وقوله تعالى

يا ايها الذين آمنوا كونوا قوامين بالقسط شهداء لله ولو على انفسكم او الوالدين والاقربين ان يكن غنيا او فقيرا فالله اولى بهما فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا **ف**

[illegible] رہو انصاف پر گواہی دو اللہ کی طرف اگرچہ نقصان ہو اپنا یا ماں باپ کا اور
قرابت والوں کا اگر کوئی محتاج یا صاحب حق ہے اللہ ونکا خیرخواہ ہے تم نہ یاد [illegible]
ابن [illegible] **ف** [illegible] کہ یعنی گواہی [illegible]
[illegible] زبان سے [illegible]
[illegible] احمدی میں [illegible]
اور والدین اور اقربین [illegible] نفع [illegible] کی [illegible]
جیسے باپ کی گواہی بیٹے کے لیے [illegible] کی گواہی [illegible] شہداء
لله [illegible] اللہ کی [illegible] نفع کی لیے [illegible]
دلیل ہے کہ شریک کی گواہی شرکت [illegible] کی [illegible] بادشاہ کی
[illegible] **وقوله تعالى** [illegible]

إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ؕ ف اور اختیار نہیں رکھتے جنکو یہ پکارتے ہیں
شفاعت کا مگر جسنے گواہی دی سچی اور وہ جانتے ہیں ف تفسیر احمدی میں لکھا ہے [illegible]
گواہوں کے لیے علم شرط ہے قولہ تعالیٰ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ
وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ف اور گواہ کر لو دو معتبر اپنے میں کے اور سیدھی ادا کرو گواہی اللہ
واسطے ف تفسیر احمدی میں لکھا ہے کہ دو گواہ کرنے میں اور طلاق کی رجعت میں [illegible]
امر کے لیے ہے [illegible] ہے رجعت میں واجب اور مالک کا ہے یہ مذہب اور [illegible]
کو ظاہر آیت دلیل ہے کہ گواہ واجب ہے رجعت میں واجب اور [illegible] ولی رجعت اور [illegible]
ہو طلاق میں نکاح میں واسطے منصوصوں کا اور عادل ہو اور کی گواہی قبول [illegible] قولہ
تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ
اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم
مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ
ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا
لَّمِنَ الْآثِمِينَ ۞ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا
مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۞ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ
عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا ۗ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۞ ف اے ایمان والو گواہ [illegible]
جب کسی کو موت [illegible] دو شخص معتبر اپنے میں [illegible]
[illegible]

[illegible marginal notes]

قرابت ہو ہمسی اور ہم نہیں چہپاتی اللہ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار رہیں پہر اگر خبر ہو جاوے کہ یہ دونو حق دبا گئے تو دو اور کہڑے ہوں اونکی جاگہ جنکا حق دبا اونمیں جو بہت نزدیک ہیں پہر قسم کہاویں اللہ کی کہ ہماری گواہی تحقیق ہے اونکی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی نہیں تو ہم بے انصاف ہیں اسمیں لگتا ہے کہ شہادت اداکریں راہ پر یا ڈریں کہ الٹی پڑیگی قسم ہماری اونکی قسم کے بعد اور ڈرتے رہو اللہ سے اور سنو اور اللہ نہیں راہ دیتا بے حکم لوگونکو **ف** موضح القرآن میں ہے کہ جو مسلمان مرتے وقت کسیکو اپنے مال کا کام حوالے کرے تو بہتر ہے کہ دو مسلمان معتبر کو کرے پہر اگر وارثونکو شبہہ پڑے کہ ان شخصوں نے کچہہ مال چہپایا اور وارث دعوی کریں اور شاہد نہیں تو دو شخص قسم کہاویں کہ ہمنے نہیں چہپایا اگر سفر میں کام پڑے وہاں مسلمان نہووے تو کافر ہی روا ہیں قسم دین بعد عصر کے وقت کی جہاں . . . زیادہ قبول شاید ڈر کر جہوٹی قسم نکہاویں پہر اگر دونکی بات جہوٹی نکلے تو وارث قسم کہاویں یہ اسواسطے کہ وہ قسم میں غافل نرہیں جانیں کہ آخر ہماری قسم الٹی پڑیگی **فائدہ** اس جگہ شہادت فرمایا اظہار کو مدعی اظہار کرے یا مدعا علیہ یعنی اقرار کو بہی شہادت کہتے ہیں **ف۲** تفسیر احمدی میں ہے کہ آیت سے دلیل ہے کہ منکر پر قسم چاہیے لفظ اللہ سے موکد اور مغلظ چاہیے اور زاہدی سے ہے کہ آیہ میں دلیل ہے شاہد سے قسم لیجاوے یہ مذہب علی کا ہے ہمارے نزدیک قسم نہیں خلاصہ یہ کہ شہادت اگر حلف مراد تو بہتر ہے اور اگر معنی حقیقی مراد ہیں منکم سے اقارب اور من غیرکم سے اجانب اگر مراد ہیں تو ظاہر ہے اگر منکم سے اہل ملت اور من غیرکم سے اہل کتاب تو منسوخ ہے اور نقسمان باللہ اگر وصی کی قسم مراد تو منسوخ نہیں اور اگر گواہونکی قسم مراد ہے جیسا کہ امام زہری کی رائے ہے تو منسوخ ہے بخلاف الذی ان یاتوا الایۃ کا مطلب ہے کہ گواہ کی جیسی کہ قسم اس لائق ہے کہ حق پر ٹہہرے یا ڈرینگے ہم کہ قسمیں جہوٹی ہونگی تو مدعی کو قسم ہوگی اس سے شیخان نے دلیل پکڑی ہے مدعی پر قسم دلوائی ہے جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے اور ہمارے نزدیک

کہ یہاں ... قسم کا مدعی ... جیسی ہی کہ جب وارثوں نے نصرانیوں پر خیانت کا دعوی
کیا مدعی تھی اور نصرانیوں نے قسم کہائی پہر جب جہوٹی ہوئے خرید کا دعوی کیا تو وارثوں
انکار اسپر ... وارث مدعا ... ہوئی ... منکر اور ... مدعی علیہ منکر سے قسم **کتاب الدعوی**
قولہ تعالی وآتیناه الحکمة وفصل الخطاب **ت** اوسکو دی ہم نے ... اور فیصلہ بات کا **ف**
اکلیل میں ہی قتادہ سے کہ فصل الخطاب یہ مراد ہے کہ مدعی کی دو گواہ ہوں یا ... قسم **کتاب**
الصلح قولہ تعالی والصلح خیر **ت** اور صلح خوب بہتر ہے **ف** یہ آیۃ عام ہے صلح
کی لئی خواہ صلح مع الاقرار ہو خواہ مع السکوت یا مع الانکار اور شافعی کی نزدیک صلح مع السکوت
والانکار روا نہیں اور عموم آیۃ دلیل کی ہی انکار ہے مجہول پر صلح جائز ہے جانا ایسا ہی تفسیر احمدی
اور اکلیل میں **کتاب الاجارۃ قولہ تعالی** قالت ... یا ابت
استاجره **ت** ... **ف** ...
اس آیہ سی مشروعیت اجارہ کی معلوم ہوئی **کتاب الوکالت قولہ تعالی**
فابعثوا احدکم بورقکم هذه الی المدینة **ت** اب بہیجو اپنے میں سے ایک کو یہ روپیہ لیکر اس
شہر کو **ف** یہ آیہ اصل ہی وکالت و نیابت کے مشروعیت میں ایسی ہی ہی تفسیر احمدی اور اکلیل میں
کتاب المکاتب قولہ تعالی والذین یبتغون الکتاب مما
ملکت ایمانکم فکاتبوهم ان علمتم فیهم خیرا وآتوهم من مال الله الذی آتاکم **ت**
جو لوگ چاہیں لکھا تمہارا ہاتھ کی مال میں انکو لکھا دیدو اگر سمجھو ان میں کچھ نیکی اور دو انکو
مال سے جو تمکو دیا ہے **ف** ... القرآن ... یہ ہی کہ ...

تمکو آزاد کرے ... لکھو ... کتابت ...
... قیا ... مالک ...

كتاب الاكراه قوله تعالى مَن كَفَرَ بِاللّٰهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ف جو کوئی منکر ہوا اللہ سے یقین لائی پیچھے کی اور اوسکا دل مرتد ہو گیا ایمان سے لیکن جو کوئی دل کھول کر منکر ہوا اوسپر غضب ہے اللہ کا اور اونکو بڑی مار ہے ف تفسیر احمدی میں ہے کہ یہ آیت اوس شخص کے حق میں ہے جو زبردستی کیوقت کلمہ کفر کا زبان سے کہہ اور اوسکا دل ایمان پر برقرار ہو تو رخصت ہے اور عزیمت یہ ہے کہ اسپر صبر کرے اور کلمہ کفر کا نہ کہے اور دلیل ہے کہ جو مومن ایمان پر ہو اور کفر کا کلمہ بنسی ٹھٹھے کی راہ سے کہے یا بغیر اکراہ کے کلمہ کفر کا کہے تو کافر ہو جاتا ہے اور دلیل ہے کہ ایمان تصدیق اور اقرار کا نام ہے تصدیق فقط کی [illegible] نہیں اقرار متصل ہے

وقت کتاب الحجر قوله تعالى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ف

اور مت پکڑا دو بے عقلوں کو اپنے مال جو بنائی اللہ نے تمہاری گذران اور اونکو اوس میں کھلاتے اور پہناتے رہو اور کہو اونسے بات معقول ف تفسیر احمدی میں ہے کہ جو بے عقل ہو اوسکا مال اوسکے ہاتھ میں نہ دو جب تک [illegible] عقل پیدا کرے اپنے مال کی اصلاح نہ کر سکے لیکن بات معقول کہو یعنی تسلی کرو کہ مال تمہارا ہے پاس ہمارے ہم تمہاری خیرخواہی کرتے ہیں آپ تفسیر احمدی میں ہے کہ مفہوم ہوا کہ سفیہ جو ہے عاقل بالغ ہو اوسکے مال کو اوسکے اختیار میں نہ دو اور یہ اتفاق ہے امام اعظم اور صاحبین کا پر حجر یعنی تصرف قولی کی منع ہونی میں اختلاف ہے امام صاحب کی طرف ہے اور تمام مجنون پر فقط حجر جائز کہا ہے صاحبین کے نزدیک سفیہ پر بھی وقت قوله تعالى وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

تاکلوها اسرافا وبدارا ان یکبروا ومن کان غنیا فلیستعفف
ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف فاذا دفعتم الیهم اموالهم فاشهدوا
علیهم وکفی بالله حسیبا ف [illegible]
کی عمر کو پہنچ [illegible] اگر دیکھو ان میں ہوشیاری تو حوالے کر دو ان کے مال اور نہ کھا جاؤ ان کو اڑا کر
[illegible] بڑے نہ ہو جاویں اور جو کوئی محظوظ ہو تو چاہیے بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہو کھاوے
موافق دستور کی پھر جب ان کو حوالے کرو ان کے مال تو شاہد کر لو اس پر اور اللہ بس ہے حساب
سمجھنے والا ف [illegible] ان کا مال [illegible] ان کا [illegible]
ہو تو [illegible] موافق [illegible] تو [illegible] کی [illegible] کا مال [illegible]
سونپیں [illegible] موافق حوالے کریں [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور تفسیر [illegible] ایک [illegible] ارشاد
[illegible] ہوشیار [illegible] ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ [illegible] بالغ ہوا [illegible] ان کا مال حوالے
کریں اور جو [illegible] تک انتظار کریں بعد اس کی حوالے کریں [illegible]
حوالے کرنا [illegible] کی لئے [illegible] اس کی بعد [illegible] سکتا ہے [illegible]
[illegible] اس طرح ہے کہ اقل مدت بلوغ کی بارہ برس [illegible]
[illegible] سکتا ہے [illegible] مذکور [illegible] اس کا مال [illegible]
کی [illegible] تخصیص کی لئے ہے مراد اس سے [illegible]
کی لئے ہے مراد اس سے ایک نوع رشد کی [illegible] ابو حنیفہ کی [illegible]
[illegible]

بارشد مقصود بس پایا جاتا ہے بخلاف شافعی کی کہ وہ فاسق کو محجور کہتے ہین تا اوسکی فسق بدیع معلوم

فصل البلوغ قوله تعالى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا

ت اور جب پہنچین لڑکی تم مین عقل کی حد کو تو اونسے پروانگی لین ف تفسیر احمدی مین
ہی کہ تخصیص احتلام کی بلوغ مین اس لئی ہی کہ احتلام پہ بلوغ کا مدار زیادہ ہی اگرچہ حیض
بھی مدار ہی اور برس کی صورتمین اختلاف ہے ابو حنیفہ کہتی ہین کہ لڑکی کی لئی اٹھارہ برس اور لڑکیکو سترہ
اور صاحبین کی نزدیک دونو کی پندرہ برس ہین اور اقل مدت بلوغ کی لڑکی کو بارہ اور لڑکی کو
نو برس ف

کتاب الغصب قوله تعالى ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ

ت پہر اوسکو اٹھا کھڑا کیا ایک نئی صورتمین ف تفسیر احمدی مین ہے کہ ابو حنیفہ نے
اسی دلیل پکڑی ہی اس پر کہ جو کوئی کسیکا بیضہ غصب کرے پھر وہ بیضہ بچہ ہوئی اوسکا مالک بیضہ کا
آزاد ہوا ... کیونکہ بچہ کی اور خلقت ہی بیضہ کی سوا

کتاب القسمة قوله تعالى وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ

ت اور سنادی انکو کہ پانی کا بانٹنا ہی انمین ہر باری پہ پہنچنا ہی ف تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیت سے
مہایاۃ او قسمت کا جائز ہونا معلوم ہوا اور کتب فقہ مین فرق ہی کہ قسمت عین مین ہوتی ہی اور مہایاۃ
منفعت مین مہایات کی صورت یہ کہ ایک چیز مین دو شریک منتفع ہون نوبت نوبت یعنی ایک دن
زید کو اور ایک دن عمر کو اور قسمت کی صورت یہ کہ شریک اپنا حصہ اوس چیز سے علحدہ کر لی

کتاب الذبائح قوله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا
رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ
فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ت اے ایمان والو کہاؤ ستھری چیزین

اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اوسکی بندگی ہو۔ یوں حرام کیا ہی تم پر مردہ اور لہو اور گوشت سور کا اور

جس پر نام پکارا اللہ کی سوا کا پھر جو کوئی پھنسا ہو نہ بےحکمی کرتا ہی نہ زیادتی تو اوس پر نہیں گناہ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مردہ اوسکو کہتی ہیں کہ جو حلال جانور بدون ذبح کی مرگیا

یا زندہ جانور سی عضو جدا ہوا ہو کیونکہ یہ بھی مردہ ہیں اور حرمت کے کہا انکا حرام ہونا ظاہر

کیونکہ بعد اکل طیبات کے حکم کی یہ آیت ارشاد ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ جو چیز ہی باعث تا

سی استاخ یا ہڈی یا بھی یا اسکے نفع لینی حرام نہیں اور امام مالک چیز ہی نا لینا اور

دباغت کی حرام جانتی ہیں اور امام شافعی بھی سب اور انتفاع حرام جانتی ہیں تو

حرمت تصرف مطلقا دیتی ہیں حصن ہی دلیل ہی اوسکا نفع حلال ہی

اور خون سی خون مسفوح مراد ہی جیسی ان کا ہو پر وہ مردہ یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون یعنی کلی

سی حلال ہیں اوسکی حرام مطلق ہی اوس سی انتفاع مطلقا درست نہیں مگر

لیئی نفع روا ہے اور گوشت کا ذکر اس مقام میں اس لئی ہی کہ مقصود بالاکل اوہی ہے اور اوسکی

انہی ان سکی رخصت ابوحنیفہ کی نزدیک جو سفر معصیت میں ہو اوسکی لئی رخصت جیسی مسافر کو روزہ

افطار کی رخصت ہے اس لئی غیر باغی سی مراد کہ لذت اور شہوت کی باغی یا اس طرح پر کہ آپ ہی کہ اوپر

مضطر کو ندی مثلا کہ وہ دوسرا مرجاوے اور لا عاد سی مراد کہ مقدار حاجت سی زیادہ

اور سفر معصیت میں نہیں مباح اس لئی کہ ... کہ امام ...

اور ... کہ عدوان کری یعنی قطع طریق ... اضطرار ... کا ... اس ...

کہ ... صحیح مذہب یہ ہے کہ ... موقوف ... اور مقصود ...

... کہ اضطرار ... کیا ...

... کے ... کیا ...

[illegible] قیام حرمت [illegible] مذہب ہے کہ حرمت [illegible]

[illegible] بھی لیوے اور مقام [illegible] فضل [illegible]

[illegible] الیہ بیان اضطرار کو مستثنیٰ کیا اور مقام [illegible] کی

ہوتی ہے یعنی حرمت اختیار میں ثابت ہے نہ اضطرار میں [illegible] اللہ [illegible] معفر

اس لیے ہے کہ مخمصہ میں مبتلا ہوتا اوسکو رعایت قدر حاجت کی دشوار ہوتی شاید قدر حاجت

[illegible] کہا [illegible] اللہ غفور رحیم [illegible] کی [illegible] ۲۶ [illegible]

[illegible] اللہ کا بیان تفسیر احمدی [illegible] اس لیے [illegible] شافی نہیں ہے اوسکا بیان [illegible] المفسر

والمحدثین تاج الفقہاء [illegible] مولانا [illegible] عبد العزیز دہلوی کی کلام [illegible] فاضل

جلیل [illegible] مولانا [illegible] جواب استفتا [illegible]

[illegible] مفسرین مثل بیضاوی وغیرہ کی [illegible] اللہ [illegible]

[illegible] یہ ہے کہ نزول آیہ کی زمانہ میں مشرکوں کی [illegible]

وہ کفر میں راسخ تھے جب کوئی جانور کسی کی نام پر ذبح کرتے تو ذبح کیوقت بھی اوسکا نام لیتے

بخلاف مسلمان مشرکوں کی کہ وہ [illegible] ذبح کیوقت نام خدا

کا لیتے ہیں [illegible] تقرب بغیر [illegible] مقدمہ میں [illegible]

صریح کفر ہے اور [illegible] مسلمان مشرک کی ہے وہ فقط ظاہر صورت [illegible]

[illegible] کو [illegible] اعتقاد یہ تھا کہ ذبح [illegible]

[illegible] کہ مشہور کرتے ہیں کہ فلانا [illegible] کرنا ہے [illegible]

لیتے ہیں اور [illegible] میں ہے کہ جو اللہ کی [illegible]

[illegible] ہو اور اوسکی تین صورتیں ہیں [illegible]

ہو بغیر معطوف مثلاً کہی بسم اللہ محمد رسول اللہ تو ذبیحہ مکروہ ہی لیکن [illegible] یا حلال ہی
ورنہ حرام ہوتا ہو چونکہ صورۃ قران ہی اس لئی مکروہ ہی دوسری یہ کہ موصول ہو بعطف کے
کہی بسم اللہ واسم فلان یا کہی بسم اللہ وفلان یا کہی بسم اللہ محمد رسول اللہ تو یہ ذبیحہ
حرام ہے تیسری یہ کہ صورۃ اور معنی مین منفصل ہو مثلاً قبل تسمیہ یا قبل ذبح کی کہی یا
اور بعد ذبح کی کہی اللہم تقبل من فلان اس مین نہین روایت ہی کیونکہ حضرت ذبح کی فرماتی
اللہم تقبل ہذہ عن امۃ محمد ممن یشہد لک بالوحدانیۃ ولی بالبلاغ [illegible]
ذکر خاص محمد ہی کیونکہ ابن مسعود نی کہا کہ تجرید [illegible] کلام صاحب ہدایہ کا صحیح ہے جو قصد تقرب
بغیر اللہ کا کہی ذبیحہ حرام ہے خواہ بطریق استقلال ہو یا بطریق شرکت کی ہان جو قصد [illegible]
کا نام مجرد لی تو اگر دوسری کا ذکر موصول ہو بغیر عطف تو مکروہ ہی جیسی کہی بسم اللہ محمد رسول اللہ
اور جو موصول ہو بعطف تو حرام ہے اور جو منفصل ہو تو مکروہ بھی نہین [illegible]
اور کہی محمد رسول اللہ بلا قصد تقرب بغیر اللہ بخلاف [illegible] کہ یہ کلام صاحب ہدایہ کا اوس مسائل مین
کہ دوسری کی ذکر سی تقرب بغیر اللہ کا قصد نہو ورنہ سارا کلام اون مسائل مین ہی تقرب بغیر اللہ کا
قصد ہو جسمین ذبیحہ مین یہ ہو وہ حرام ہے اور جو تفریع تفسیر احمدی مین ہدایہ کی کلام پر ہے کہ اولیاء اللہ
جو گائی نذر کرتی ہین وہ حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کی وقت اللہ کی غیر کا نام اوسپر نہین لیا جاتا اگرچہ
نذر کرتی ہین سو معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ہدایہ کی قول سی غفلت ہوئی کیونکہ اوسکا [illegible] ہی کہ جو
دوسری کا ذکر منفصل ہو صورۃ اور معنی مین وہ ذبیحہ سی روا ہے اور بقرہ [illegible] ال
منذور [illegible] نہین پایا جاتا ہی کیونکہ وہ نذر ہی اولیاء اللہ کی واسطے ذبح تک [illegible]
اور قاعدہ فقہ کا ہی آخر عمل تک ثابت رہتی ہی جیسا کہ کلام صاحب [illegible] قولہ
حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ [illegible]

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا **ت** حرام ہوا تم پر مردہ اور لوہو اور گوشت سور کا اور جس پر
نام پکارا اللہ سوای کا اور جو مر گیا گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر یا سینگ مارسی اور جسکو کھایا پھاڑنے والے
نے مگر جو تمنی ذبح کر لیا اور جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ بانٹا کرو پاسی ڈال کر یہ گناہ کا کام
ہے آج ناامید ہوئی کافر تمہارے دین سے سو اونسی مت ڈرو اور مجھسے ڈرو آج میں پورا دے چکا تمکو دین
تمہارا اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین مسلمانی **ف**

موضح القرآن میں ہے کہ مواشی میں سے یہ چیزیں حرام فرمادیں سور اور ہر چیز کا لہو اور مردار لیکن جسکو
ذبح کی اور جو خدا کے سوا کسی نام پر ذبح کیا یا کسی تھان کی تعظیم پر ذبح کیا سوا خانہ خدا کے
اور بانٹا کرنا پاسوں کا فرنگا ایک ہوا تھا کہ شرط بدکر ایک جانور دس شخص نے خریدا اور ذبح
کیا اور دس پاسے تھے کسی پر لکھا تھا آدھا کسی پہ پاؤ کم زیادہ کوئی خالی پھر پاسے لگی تو جسکے
نام پر جو پاسا آیا وہی حصہ اوسکو ملا یا خالی نکل گیا شرط بدنی تمام حرام ہے بدلی اوسمیں

فائدہ اور تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیت میں ... کا بیان ہے ... چاروں کا بیان
تفسیر میں ہوچکا اب ... کا بیان ہے منخنقة وہ کہ گلا گھونٹی ہوا اور موقوذة وہ کہ
لاٹھی یا پتھر کی چوٹ سے مرجاوی ... اور اوسکی ... ذبح ... شرط
اور متردیة وہ کہ اوپر سے گری یا کوئی میں گر کر مرجاوی اور نطیحة وہ کہ اور جانور
سینگ کی چوٹسی مرجاوی اور ما اکل السبع وہ ... کہ کسی ... کھایا
جانور ... گیا ... ہو جاگیا ... شکار کی ... کیا ... وہ ...

جو استثنا ہی وہ نہین پانچون کی طرف راجع ہی معنی یہ کہ سب یہ کسی حال مین حلال نہین مگر جو زندہ ملین
اور ذبح ہون تو البتہ حلال ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ استثنا فقط وما اکل السبع کیطرف راجع
ہی اصح یہی ہی کہ نطیحہ وغیرہ کیطرح ہر حالمین حرام ہین ذبح سی بہی حلال نہین ہوتی
جو نہ کہی ہی اور اسیطرف اشارہ کیا ہی صاحب ہدایہ کافی اور ما ذبح علی النصب نصب پتہر مشہور
بیان اوسکا یہ کہ کعبہ کی گرد بہت پتہر کہڑی کئی ہتی اونسی تعظیما ذبح کرتی اور اوس ذبح کو تقرب جانتی
اوسکی بہی اللہ تعالی نی حرام فرمایا ایسا ہی ہی مدارک اور کشاف مین وان تستقسموا با
لازلام یہ بہی محرمات مین داخل ہوتی ہین اور بیان اوسکا یہ ہی کہ عرب والی جب کسی چیز کا مثلا سفر کا
یا سوداگری یا نکاح وغیرہ کا ارادہ کرتی تین قدح کیطرف متوجہ ہوتی ایک مین لکہا تہا کہ میری رب نی
حکم دیا دوسری مین تہا کہ میری رب نی منع کیا تیسری مین تہا کہ غافل ہو جب پہلا نکلتا تو اپنی حاجت روا
کرتی اور جب دوسرا نکلتا تو باز رہتی اور جب تیسرا نکلتا پہر اعادہ کرتی اللہ تعالی نی حرام فرمایا
اسلئی کہ جو بات اللہ مراد ہی تو فقط اللہ تعالی ہی جانتا ہی اور جو بات مراد نہین تو فسق ہی ۖ
اور تکمیل مین ہی کہ جب تیر یا بندوق کی گولی سی مرجاوی تو وہ بہی موقوذہ مین ہی اور جس شکار
کی تیر لگا اور زمین پر گر گیا وہ متردیہ مین داخل ہی اور جو کتی کو شکار کیلئی چہوڑا
اور اوسنی شکار کو پکڑ کی کچہ کہا لیا وہ ما اکل السبع مین ہی اور حضرت علی سی
ہی کہ جو ان سب مین اسقدر روح ہو کہ ذبح کر سکتی ہین اور وہ ہاتہہ پانو ہلاتا ہی
تو اوسکا کہانا روا ہی اور ان تستقسموا بالازلام سی دلیل پکڑتی ہین کہ جوا اور نجوم اور
رمل اور جو اوسکی مشابہ ہی حرام ہی اور بعضون نی جو اسکا مین کہ قرعہ ہوتا ہی
اوسکو بہی حرام کہا ہی وہ قول مردود ہی **قولہ تعالی** یسئلونک ماذا
احل لہم قل احل لکم الطیبات وما علمتم من الجوارح مکلبین

تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ **ت** تجھسی پوچھتی ہین کہ اونکو کیا حلال ہے تو کہہ تمکو حلال ہین ستھری
چیزین اور جو سدہاؤ شکاری جانور دوڑانیکو کہ اونکو سکھاتی ہو کہ ایک جو اللہ نے تمکو سکھایا ہے
سو کہاؤ اوسمین کہ رکھ چھوڑین تمہارے واسطی اور اللہ کا نام لو اوسپر اور ڈرتی رہو اللہ سے
شتاب لینی والا حساب ہے **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ طیبات سے مذبوح مراد ہین اور ما علمتم سے معلوم
ہوا کہ جو شکاری جانور سدہایا ہوا ہو اوسکا شکار حلال ہی اور خطاب مسلمانون سی ہے اس سی معلوم
ہوا کہ جو مجوسی یا بت پرست شکاری جانور چہوڑے تو شکار ... حرام ہے اور جوارح سی شکاری
چوپائے مراد ہین جیسی کتا یا چیتا یا عقاب وغیرہ ذی ناب ہو یا شکاری چڑیا جیسی جرّہ
باز اور شاہین اور جو ذی مخلب ہو اور مذہب ابو حنیفہ کا ہی کہ جوارح جراحت سی
مشتق ہی اس صورت مین جراحت شرط ہی حلت کی اور مکلبین کی لفظ نے یہ فائدہ دیا
کہ جو جانور شکاریکو سکہلاوی اوسکو بہت چاہئی تعلیم اور تادیب اور اس مقام مین معلوم ہوا
کہ جو شکاری جانور سدہائی ہون تو اونکا شکار کہانا حلال نہین ہی اور کتّی کا سدہانا یہی ہے کہ اوسکی
آواز سی شکار کہانا چہوڑ دی اور باز کا یہ کہ سدہائی والیکی بلانی سی پہر آوی اور فکلوا
مما امسکن علیکم کی یہ معنی ہین کہ کہاؤ تم وہ شکار کہ جوارح تمہارے پاس اوسکو سالم لائی اور کچھہ
اوس سی نکہایا ہو اس سی معلوم ہوا کہ جو کچھہ اوسمین سی کہایا ہو اوس شکار کا کہانا روا نہین ہی
خواہ کتّی وغیرہ کا لایا ہوا ہو خواہ باز وغیرہ کا یہ مذہب ہے اکثر فقہا کا اور بعضون کی نزدیک سالم
لانا شرط نہین ہی اور ہمارے نزدیک سباع بہائم مین شرط ہے نہ سباع طیور مین کیونکہ اونکی تادیب ضرب سی
ہوتی ہی اور طیور مین بسبب جثہ چہوٹی کی ضرب متعذر ہے بخلاف سباع بہائم کی اور واذکروا اسم
اللہ کی ضمیر ما علمتم کیطرف راجع ہی یعنی بسم اللہ کہو جب شکار پر انکو چہوڑو یا ما امسکن کی طرف

کہیں مت علیہ کہ بسم اللہ کہو یہ جب شکاری پاس شکار آوی اور ارادہ ذبح کا کرو خلاصہ آیہ کا یہ ہے
کہ جو کسی نی کتی یا باز کو کسی شکار کی لئی چھوڑا وہ شکار کئی شرطوں سی حلال ہی ایک یہ کہ شکاری مسلمان
یا اہل کتاب کا سدہایا ہوا ہو دوسری یہ کہ مجروح بھی کری تیسری یہ کہ اسکی چھوڑتی وقت بسم اللہ کہی
کہ جو شکار اوسکی پاس نہ لاوی تو پھر اوسکو ذبح کری اور جو زندہ نہ لاوی تو چھوڑتی وقت کی بسم اللہ کافی ہے
اور جانور شکاری سدہایا ہوا ہو شکار مجروح ہو یا چھوڑتی وقت بسم اللہ کہی ہو یا اوس پاس شکار زندہ
آیا ہو اور پھر ذبح کیا یا سدہا ہوا کتی کی شریک ہوا دوسرا کتا غیر سدہایا ہوا وہ کتا کہ اوس پر بسم اللہ نہیں
کہی یا مجوسی کا کتا تو حرام ہوگا ایسی ہی تیر انداز کا شکار اور دلیل میں ہے کہ اس آیہ سے طیبات کا مباح
ہونا اور خبائث کا حرام ہونا معلوم ہوا اور پوچھا گیا کہ حیوان کو سکہانا اور اوسکو معلم کی لئی
زدوکوب کرنی روا ہے اور صید کا پکڑنا مباح ہے اور واذکروا اسم اللہ میں دستور کرنا خدا کا حکم ہے
اور اوسی پر مقتصر ہے اس سے بعضون نی دلیل پکڑی ہے کہ خدا کی نام کی ساتھ درود کا بھی کہنا

الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم

آج حلال ہوئیں تمکو سب چیزین ستھری اور کتابیوں کا کھانا تمکو حلال ہے اور تمہارا کھانا انکو حلال ہے
ف تفسیر احمدی میں ہی کہ طعام سی مراد ذبائح ہی اس آیہ سی کہ ذبائح کا حلال ہونا معلوم ہوا کہ مسلمان
اور کتابی کا ذبیحہ روا ہے اور بت پرست اور مجوسی کا ذبیحہ نہیں روا اور یہ شرط نہیں کہ ذبح مرد ہی کرے بلکہ
عورت ہو اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہے مرد ہو یا لڑکا یا دیوانہ بشرطیکہ بوقت ذبح بسم اللہ کا ضبط کرتا ہو
اور جو بھول کر بسم اللہ نہ کہی تب بھی ذبیحہ حلال ہے **قولہ تعالی** ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم
اللہ علیہ وانہ لفسق اور اوس میں سی کہاو جس پر نام نہ لیا اللہ کا اور وہ گناہ ہے **ف** تفسیر
حسینی میں ہے کہ جو اللہ کا نام ذبح میں ترک کری تو مذہب مختلف ہیں ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جو عمداً ترک
کری تو ذبیحہ حرام ہی اور جو بھول کر ترک کری تو حلال اور احمد بن حنبل بھی یہی کہتا ہے اور شافعی کی

روایت ہی کہ حضرت امام نے بھی اسکو شرک ہو یا سہو اسلئے اور حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کے کو اللہ کا نام کہنا
اور شافعی کے دلیل کا جواب شرح وقایہ میں اور امام مالک کا مذہب اونکی کتب سے معلوم نہیں ہوا اور کتب
میں مذہب ہدایہ و شرح وقایہ سے یوں پایا جاتا کہ موافق احمد اور داؤد اور بیضاوی اور حسینی اور
سے معلوم ہوتا کہ شافعی کے موافق ہیں اور شیخ عصام نے لکہا ہی کہ ابات وہ ہیں ابوحنیفہ کے موافق ہیں قوله
تعالی وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِن
يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ف اور کہتی ہیں
جو ان مواشی کی پیٹ میں ہو سو نرا ہماری مردوں کو ہی اور حرام ہی ہماری عورتوں کو اور جو مردہ ہو
تو اوسمیں سب شریک ہیں وہ سزا دیگا اونکو ان تقریروں کی وہ حکمت والا خبردار ف موضح القرآن
ہی کہ ایک یہ مسئلہ بھی بنایا تہا کہ جانور ذبح کیا اوسکی پیٹ میں سی بچہ نکلا اگر زندہ نکلی تو مرد کہاویں
اور عورتیں نہ کہاویں اور مردہ نکلی تو سب کہاویں یہ بھی سند مسئلہ بنا ناحق گناہ اسپر اونکو الزام دیا
ہمارے دین میں مرد اور عورت کا کچھہ فرق نہیں اگر زندہ نکلی تو ذبح کرکر حلال بغیر ذبح مردار اور اگر مردہ
وہ معلوم ہو کہ جان پڑی ہی تو امام اعظم کی نزدیک حلال نہیں ہی اور تفسیر احمدی میں کہ اس
حکم میں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ بچہ جانور کی پیٹ میں مردوں کو حلال اور عورتوں کو حرام اور دوسرا
یہ کہ مردہ بچہ دونوں کو حلال اور اللہ کو یہ حکم ناپسند ہی شافعی کی نزدیک یہ حکم پہلی وجہ سے
اسی معنی میں بہی ہیں شریک ہو یا مرد اور عورت کو اچہا جانا اور کہا ہی کہ یہ حلال
ہیں کہ یہ حکم دونوں وجہ ناپسند ہی اسی سے حکم کیا کہ مردہ بچہ حرام ہی مرد اور عورت پر اور کتب فقہ میں
کہ جو بچہ جانور کی پیٹ میں پایا تو ذبح سے بالاتفاق حلال تہا اور مردہ پایا تو ابوحنیفہ کی نزدیک
حرام ہی اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک جو خلقت پوری ہوئی ہو تو حلال اور ناتمام
ہی تو نہیں قوله تعالی وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَ

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ

ف اور پیدا کئی مواشی مین لدنی والی اور دی کہا اللہ کی رزق مین سی اور مت چلو شیطان کی قدمون پر وہ تمہارا دشمن صریح ہی پیدا کئی آٹھ نر اور مادہ بھیڑ مین سی دو اور بکری مین سی دو پوچھ تو کہ دونو نر حرام کئی ہین یا دونو مادہ یا جو پیٹ رہا ہے مادونکی پیٹ مین بتاؤ مجکو سند اگر تم سچی ہو اور پیدا کئی اونٹ مین دو اور گائی مین سی دو پوچھ تو دونو نر حرام کئی ہین یا دونو مادہ یا کہ پیٹ رہا ہی دونکی پیٹ مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس مین دلیل ظاہر ہی صاحبین اور شافعی کی اسپر کہ جانور کی پیٹ کی بچی حلال ہین مردہ نکلین یا زندہ کیونکہ نص مطلق ہی اور دلیل ہی ابو حنیفہ کی اسپر کہ گھوڑا اور خچر اور گدہا حرام ہے کیونکہ چوپائی سی آٹھ قسم حلال کی ہین ان سی معلوم ہوا کہ انکی ورای حرام ہین اگر کوئی پوچھی کہ ہرن آٹھون کی ورای ہی اور چوپائی مین سی ہی پھر کیا حلال ہو جواب دے سکا یہ کہ ہمارا کلام اون چارپایون مین ہی کہ مانوس ہین گھر مین رہتی ہین اور ہرن سوای شکار کی اور طرح نہین پکڑی جاتی اور جاموش ظاہر عرب مین نتہا اس لئی اوسکا ذکر نہین ہی **قولہ تعالی** وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ **ف** اور گھوڑی بنائی اور خچر اور گدہی کہ ان پر سوار ہو اور رونق اور بناتا ہی جو تم نہین جا

ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیت سی ابو حنیفہ گھوڑی اور خچر اور گدہی کو حرام کہتا اس لئی کہ منت کی مقام مین سواری اور زینت کا ذکر کیا ہی کہانی کا نہین [illegible]

[illegible]

كتاب الاضحى قوله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تقدموا بين يدي الله

ف تفسير احمدي مين كه اسكا شان نزول يهه هي كه ... بيان هوتي هي ... رسولكي

... مين ... ايك كه لوگون نى بقرعيد كى دن قبل نماز ضحى كى ذبح كيا اس قياس پر

كه عيد مين صدقه فطر كا نماز سى پهلى دينا هي تب يه آيت آئى اور حضرت نى حكم كيا كه دوبارا قربانى ذبح كرى

اس سى معلوم هوا كه مصر مين نماز كى قبل ذبح جائز نهين هي يهي مذهب هي اور شافعي كى نزديك

جب بقدر نماز كى وقت گذرى تو ذبح جائز هي اور دوسرى وجه يه كه حضرت عائشه روايت كرتي هين كه آيه

اوسكى حق مين هي جو شك كى دن روزه ركهى اور قيل هين كه ابن عباس نى كها هي كه لا تقدموا

سى مراد يهي كه خلاف قرآن اور سنت كى نه بولو ... كهاهي كه قربانى نكرو امام سى پهلى ... دليل هي

كه ذبح كرنا امام كى ذبح كى بعد چاهيى ... جاتا كه امر ديني مين تعجيل منع هي ... بلكه

هم كو شريعت كى اتباع سب كاموں مين چاهيى قوله تعالى وفدينا ه بذبح عظيم

ف ... اوسكا بدلا دياهمنى ايك بڑا ذبح ف تفسير احمدي مين هي كه اس سى ابو حنيفه نى دليل

پكڑي هي كه كوئى اپنى لڑكى كى ذبح كى نذر كري اوسكو بكري ذبح كرنا لازم هي اور دليل

مين هي كتب كى فقه ... هي ... كهتى هي ... الكبش ... فرمايا ... هي اس سى افضل

كتاب الكراهية قوله تعالى ومن الناس من

يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا ف

اور ايك لوگ هين كه خريدار هين كهيل كى باتونكا تا كه بچلاوين الله كى راه سى بن سمجهى اور ... اوسكو

هنسى ف حسيني ... نضر بن حارث ... كى ... لاكر ... اوسكو ...

كرتا تها اور كهتا تها كه محمد ... اور ... قصه ... سناتا هون ... واقعه ...

اور بعضون نى كها هي ... گانى والى ... ... اسلام ... ...

بہتر ہے اور لہو حدیث اگرچہ عام ہے ہر باطل چیز کو جیسے کہ کھیل باجا اور لغو اور غنا وغیرہ مگر
بعض صحابہ جیسے ابن عباس اور ابن مسعود نے اوسکی تفسیر غنا سے کی ہے حضرت سے سنا ہے اس آیت کے نزول
کے وقت سے [illegible] اس سے مراد غنا ہے اگرچہ عام ہے اور سورہ نجم میں ہے وانتم سامدون
یعنی تم گاتے ہو اور کہا ہے اللہ نے ابلیس کو آواز کا لگانا ہو اور کہا ہے واستفزز من استطعت
اوس سے مراد آواز ہے اور سورہ بنی اسرائیل میں واستفزز من استطعت منہم بصوتک اور تفاسیر میں
لکھا ہے کہ صوت سے مراد غنا اور مزامیر وغیرہ مراد ہیں اور یہ دلیل ہیں اگر مطلقا حرام
ہونے پر اور بعض آیتوں سے مباح ہونا معلوم ہوتا ہے جیسے واذا سمعوا ما انزل الی
الرسول ترى اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق اور قول اوسکا فبشر عباد
الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اور قول اوسکا تقشعر منه جلود الذين يخشون
ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله دلیل ہے اسپر کہ قول کو سنکر گانا اور
مباح ہے [illegible] کی سماع میں اگرچہ بعض سے بعض میں لی ہیں قبل کی ہیں اور بعض
راگ کی حرمت اور اباحت میں تعارض ہے اور امر کی تحقیق کرنی ضرور ہے وہ اصول کی وضابطہ حاصل
ہوتی ہے ایک یہ کہ جب مبیح اور محرم دونوں متعارض ہوں اوسوقت محرم کو اولی ہے اور دوسرے
یہ کہ جب دو حدیثوں میں تعارض ہو ضرور ہے کہ صحابہ کے قول کیطرف رجوع کریں اور یہاں حدیثوں میں
تعارض ہے اور صحابہ کے قول راگ کی حرمت پر ہیں ابن مسعود سے ہے کہ غنا دلمیں نفاق اوگاتا ہے
اور فضیل عیاض نے کہا ہے کہ راگ افسون ہے زنا کا اور ضحاک سے ہے کہ راگ دلمیں فساد ڈالتا اور خدا
کو خشم میں لاتا ہے اور ائمہ اربعہ بھی انکار فرماتے ہیں چنانچہ امام شافعی سے ہے کہ راگ لہو مکروہ ہے باطل کی
مشابہ ہے اور اوسکی کثرت کرنے والا سفیہ ہے اور مردود الشہادۃ اور امام مالک سے ہے کہ جو کوئی لونڈی گانیوالی
خریدے یا لکہہ کر گانے والی ہو مشتری کو پہنچتا ہے کہ اسکو پھیر دے اور امام اعظم کے مذہب میں راگ سننا حرام

غرضکہ راگ کی حرمت پر بہت مجتہدوں کا اتفاق ہے یہانتک کہ پچاس یا بیشتر تک اونکی گنتی ہی اور
علما شریعت کی محقق ہین مطلق حرمت پر پہر تعصون نی تفریق کی ہی کہ اہل کو روا ہی اور اہل وہ
کہ سبکا دل زندہ ہو اور نفس مردہ اور صاحب نہو اور اوسکو الفت حق کیطرف ہو پہر
اور شرط یہی کہ گانی والا ہی اہل ہو حرمت کی بنت اور ریا اور دعہ نہو اور غیر اہل کی مجالس مین نجاوی
یہ اکثر ونکو ہوتا ہی کہ جو عارف باللہ اور حضرت کے دوست اور شریعت کی تابع ہین اور اگر منبض اور
خرق عادات کہتی ہین اور راگ کی وقت نہی اور فاسق اور امرد کو اور عورتونکو خطل نہین دیتی
شطرنج خاص اونہین کو حلال ہے اور جو اسطرح نہین فاسق اور اندہ واور طوائف غیرہ جمع کرکی راگ سنتی ہین
اور نفسانی ہی سی مشغول کہ راگ والونکو فرمائین کرتی ہین اور بہت انعام دیتی ہین تو گناہ ہی اونکا
حلال جانتی والا کافر ہی یعنی اس فسادی اس زمانہ کی اہل کو یہی فتوی دینا چاہیی **قولہ تعالی**
یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون **ف** اے ایمان والو جو یہ شراب اور جوا اور بت
اور پانسی گندی کام ہین شیطان کی سو ان سی بچتی رہو شاید تمہارا بہلا ہو **ف**
اور مدارک مین ہی کہ میسر عرب کی یہان نام تہی دس تیرونکا اونمین سی جو سات تہی اونپر
خطہ کہینچی تہی اور حصہ مقرر تہی جیسی کہ فذ کا ایک حصہ تہا اور توام کی دو حصی اور رقیب
کی تین حصی اور حلس کی چار اور نافس کی پانچ اور مسبل کی چہہ اور معلی کی سات اور تین
خالی تہی کچہہ اونکا حصہ نہ تہا ایک سفیح دوسرا منیح تیسرا وغد ان سب کو ایک خریطہ
مین ڈالکر ہلاتی تہی پہر ہاتہہ ڈالکر کسی کی نام پر ایک تیر نکالتی تہی جس حصہ کا
تیر جسکی نام پر نکلتا وہ اوسی قدر پاتا اور جو بی حصہ والا نکلتا تو کچہہ نپاتا اور جو اونمین باقی
رہتا فقرا کو دیتی آپ نکہاتی اور بہت فخر سمجہتی اور میسر مین نرد اور شطرنج وغیرہ داخل

داخل ہی اور تفسیر احمدیہ میں ہی کہ شطرنج اور نرد میں جو قمار ہو تو حرام ہے اور جو قمار نہو تو نرد
بالاتفاق حرام ہی اور شطرنج ہماری نزدیک حرام ہے اور شافعی کی نزدیک مباح ہی بشرطیکہ
نماز اور سلام کے مانع نہو خلاصہ یہ قمار کی ساتھ جو لعب ہو وہ حرام اور حرمت قمار کی
نص قطعی ہی وہ حرام ہے بالاتفاق اور جسکی دلیل میں شبہ ہو اوسمین اختلاف ہے اور شراب کے
حرمت کا بیان کتاب الاشربہ میں مفصل ہوگا **قولہ تعالی** فلا تقعد بعد الذکری
مع القوم الظالمین **ف** تو نہ بیٹھ بعد نصیحت کی بی انصاف قوم کی ساتھ
ف تفسیر احمدیہ میں ہے ظالم عام ہی بدعت والا ہو یا فاسق یا کافر انکی پاس بیٹھنا منع ہے
صاحب ہدایہ نے کتاب الکراہیہ میں کہا ہی کہ جو مسلمان دعوت کی مقام میں جاوے اور اوس مقام میں بازی
یا راگ ہو اگر یہ حال اوسکو پہلی ہی سی معلوم ہے تو اوس مقام میں نجاوے اور جو نہیں جانتا اور گیا
تو اگر منع پر قادر ہو تو منع کری اور جو قادر نہو تو اگر ایسا ہی بزرگ ہی کہ لوگ اسکی اقتدا کرتی ہین
چلا اوی اور کھانا نکھاوی اور اگر بزرگ نہین ہی تو اگر بازی وغیرہ دسترخوان مین ہے تو نہ بیٹھی
اور جو پاس ہو تو بیٹھنا اور کھانا اوسکا درست ہے **قولہ تعالی** یا ایہا الذین امنوا ان
جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم
نادمین **ف** ای ایمان والو اگر اوی تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو کہین جا نہ پڑو
کسی قوم پر نادانی سی پہر کل کو لگو اپنی کئی پر پچتانی **ف** تفسیر احمدیہ میں ہی اس سے
دلیل ہوا کہ فاسق کی خبر واجب التوقف ہی اور عادل کی خبر گو ایک ہی ہو بلا توقف
مقبول ہی اور خبر واحد کئی شرطون سی حدیث کی آئین واجب العمل ہوتی ہی وہ کہ
مخبر مین اسلام ہو اور عدالت اور عقل اور ضبط ہو اور کافر اور لڑکی اور معتوہ
کی خبر واجب العمل نہین ہی [illegible]

حلت نجاست کی خبر یا پانی کی طہارت یا نجاست کی خبر محمد کی نزدیک بایع کو تحری چاہئے
اگر سچا جانے تو عمل کرے اس سی تئی کہ جو پانی کی نجاست سی خبر دی اور بایع سچا جانا تو تیمم
کرے یا ایسا معاملہ ہو کہ جسمین نام نفع حقیقی و کالت یا اذن تجارت وہان عاقل کی خبر معتبر
ہی عادل ہو یا فاسق لڑکا ہو یا بالغ کافر ہو یا مسلمان یا جو چیزین کہ شرع الزام ہو نفع حقیقی جنسیون
کی حقوق او سمین عدالت اور لفظ شہادت اور اہلیت یا ولایت معتبر ہی اور جو چیزین الزام
الزام ہو اور ایک وجہ سی ہو نفع تکمیل کا غیر افتا یا نا دن کا اذن ہی ... تو وہان
شہادت کی دو چیزون سی ایک چیز معتبر ہی یا دو مرد یا دو عورت یا ایک مرد ... ہو **قوله تعالی** اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ
يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ **ت** جو لوگ منکر ہوئی
اور روکتی ہین اللہ کی راہ سی اور ادب والے مسجد سی جو ہمنی بنائی سب لوگون کی واسطی برابر
ہی اوسمین لگا رہنی والا اور باہر کا اور جو اوسمین چاہی پھری راہ شرارت سی اوسی
ہم چکھاوینگی ایک دکھ کی مار **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ شافعی مسجد الحرام سی نفس مسجد
مراد لیتی ہین اور حنفیہ مکہ مراد لیتی ہین اس صورت مین دلیل ہی کہ مکہ کی زمین بیچنا
نجائز ہی یہی مذہب ابی حنیفہ کا خلاف شافعی کی اور صاحب ہدایہ نی نقل کیا ہی
کہ مکہ کی گھر بیچنا درست ہی اور زمین مکروہ ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین نزدیک
جسطرح بنا کی بیع درست ویسی ہی زمین کی ہی اور کشاف وغیرہ مین ہی کہ مکہ کی گھر
بیچنا درست نہین ہی اوسمین ناسخ ہوا اور سعید بن جبیر سی ہی کہ الحاد فی الحرم سی
احتکار مراد ہی **فصل** سورہ نور کا بیان ہی **قوله تعالی** قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

سورہ نور کی ابتدا ... قوله قد افلح المومنون ...

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ
أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي
إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ
غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ
عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ
وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ **ت** کہدے ایمان والوں کو
نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں اپنی ستر [illegible] ستھرائی ہی اونکی اللہ کو خبر ہی
کرتی ہین **فائدہ** تھامتی رہین ستر یعنی نہ کھلنے دیوین یا کہا اون [illegible]
[illegible] ایسا کی قید نہی اور کہدی ایمان والیون کو نیچی رکھین ٹک اپنی آنکھین اور تھامتی رہین اپنی
اور نہ کھولوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز اوس مین سی اور ڈالین اپنی اوڑھنی اپنی گریبان پر اور نہ کھولین
اپنا سنگار مگر اپنی خاوند کی آگی یا اپنی باپ کی یا خاوند کی باپ کی یا اپنی بیٹی کی یا خاوند کی بیٹی
یا اپنی بھائی کی یا اپنی بھتیجوں کی یا اپنی بھانجوں کی یا اپنی عورتون کی یا اپنی ہاتھ کے مال کی
یا کمیرون کی جو مرد کچھ غرض نہین رکھتی یا لڑکون کی جنہون نہین پہچانی عورتون کی بھید اور
نہ ماریں اپنی پاؤن کہ جانا جاوی جو چھپاتی ہین اپنا سنگار اور توبہ کرو اللہ کی آگی سب اے ایمان والو
تاکہ تم بھلا پاؤ **ف** تفسیر احمدی مین [illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈر ہو تو چہرہ اور ہتھیلی اور قدم دیکھنا روا ہی قاضی اور گواہ کو اور اوسکو جو اوس سی نکاح کا
ارادہ کری گو شہوت کا ڈر ہو چہرہ اجنبیہ کا چہرہ دیکھنا روا ہے اور طبیب کو بقدر ضرورت کی اوس عضو کو دیکھنا
شہوت کا ڈر ہو روا ہے اور امرد کو شہوت سے دیکھنا بی حرام ہے حدیثوں سے ثابت ہی اور حفظ فرج سی مراد
یہ ہی کہ ذکر کو محفوظ رکہیں جماع سی اس سی کی توجیہ اور اوپر کا مستثنی ہی اور بیضاوی مین ہی کہ زیر ناف
سی زانو کی نیچی تک چہپانا ہے اور پہر عورتون کو حکم کیا کہ یغضضن من ابصارھن یعنی
عورت کو محارم اور عورتون کیطرف زیر ناف سی زانو کی نیچی تک دیکھنا حرام ہے اور اجنبی
مرد کیطرف جو شہوت کا ڈر نہین رکہتی ہی تو ایسی ہی حکم ہی اور جو شہوت کا ڈر رکہتی ہو تو سارا بدن
دیکھنا حرام ہے اور یحفظن فروجھن سے یہ مراد ہی کہ اپنی فرج کو جماع سی بچاوی اس صورت مین
زوج اور مالک مستثنی ہین یا یہ کہ فرج کا ستر مراد ہو اس سی معلوم ہوا کہ عورت گو
اندہی یا دیوانی ہو مرد اپنی ستر کو اوس سی محفوظ رکہی اور مرد گو اندہا ہو یا دیوانہ ہو
عورت اپنی ستر کو اوس سی محفوظ رکہی اور حدیث مین ہی کہ ابن ام مکتوم اندہی تہین آیۃ
حجاب کی اوترنی کی بعد ام سلمہ اور میمونہ کی پاس آئی حضرت نی دونو بیبیون کو پردہ کا
حکم کیا اور ابن مکتوم کی اندہاپن کا عذر قبول نہ فرمایا اور ولا یبدین زینتھن مین جو لفظ
زینت کی ہی اوس سی شافعی نی سرمہ اور زیور وغیرہ مراد لیا اس صورت مین معنی یہ ہین
کہ اجنبی کو اپنی سنگار نہ دکہاوین مگر جو خود بخود کہل جاوی کامون کیوقت تو اندیشہ نہین
جیسی انگلیون مین انگوٹھی یا آنکہ مین سرمہ یا ہتھیلی مین خضاب اور ہماری نزدیک زینت کا محل مراد ہے
یعنی سر اور کان اور گردن اور سینہ اور دونو بازو اور ہتھیلی اور پاؤن کہ تاج اور قرط اور قلادہ
اور حمیل اور کنگن اور گوجری پہنتی ہین اور معنی یہ ہین کہ ان جگہون کو ظاہر نہ کرین مگر جو
عضو کہ ضرورت سے کہلی رہتی ہین جیسی چہرہ اور ہتھیلی قدم اونکا کہولنا مضائقہ نہین اگر

ان عضو کی ستر مین کو اسی واسطے اور محاکمہ اور نکاح وغیرہ مین حرج ہی اور صحیح یہی ہی کہ قدم کا
کھلنا بھی جائز ہی بعضون کی نزدیک یہ ہی بات کہ [illegible] مرد اجنبی سی [illegible] ان اعضا کو چہپاوے اور
غیر ایسی سی [illegible] ناظر نہین ہی اور بار [illegible] مستثنی ان بعض اعضا کو جب حاجت ہو [illegible]
ساتہ دین انکے [illegible] دیکہنا اور بعضی اس سی کہ عورتونکا اونکی مدد مین حاجت ہی
اور انسی فتنہ کا ڈر نہین ہی باجہت مصاہرت کی سبب بیٹی کا [illegible] اپنے شوہر کے
سبب جیسی اسکی باپ او بیٹے اور بہائی اور بہتیجی اور بہانجی یہ عام ہین [illegible] نسب یا محارم
رضاعی اور دادا باپ مین اور پوتا بیٹی مین داخل ہی اور چچا ماموں کا ذکر نہین کیا اس
کہ محارم مین داخل ہین اور بعضون کی نزدیک مستثنی سی خارج ہین کیونکہ یہ موضع [illegible] کا
دیکہنے کا احتمال ہی کہ اپنی بیٹون سی کہین تو موجب فساد کا ہو اور بعضی اس جہت سی [illegible]
جسکی طرف اشارہ ہی اور نسائہن سی اکثر اسیر ہی کہ نساء سی مسلمان عورتین [illegible]
پوچہا گیا کہ کتابیہ اور مجوسیہ اور [illegible] کو دکہانا نہین روا ہی اور بعضون نزدیک عام ہی
اور صاحب مدارک کی خاص [illegible] مراد لی ہی [illegible] پوچہا گیا کہ عورت کی لونڈیکو بدن
دکہانی چاہیے کیونکہ جو اوسکی لونڈی ہو تو اوسکا ذکر او ما ملکت ایمانہن مین [illegible]
شافعی کی ایک قول مین اور امام مالک کی نزدیک عام ہی لونڈی ہو یا غلام [illegible]
نزدیک خاص لونڈیکو اس سی چہپا گیا کہ ہماری نزدیک غلام کو [illegible] کا
مقام [illegible] حکم تصحیح ہی مدارک اور ہدایہ مین اور بعضون کہا [illegible]
تو اوسے اظہار زینت چاہیے اور جو نہو تو نہین [illegible] ما ملکت کا فرد [illegible]
اور یہی اس لیی [illegible] شہوت والی نہین ہی [illegible] یا لڑکی [illegible]
التابعین غیر اولی الاربۃ [illegible] کیا [illegible] نزدیک [illegible] داخل [illegible]

کہ زمین پر پاؤں مار کر یا ایک پانو دوسری پر مار کے چلیں تو کو جھری غیر کی آواز معلوم ہو حضرت نے
فرمایا ہے خدا ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں کرتا ہے جو ہیں عورتوں کو جھری پہناتے ہیں

کنایت اشربہ قولہ تعالیٰ ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکرا ورزقا حسنا **ف** اور میووں سے کھجور کے اور انگور کے بناتے ہو اوس سے نشا اور روزی خاصی **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ بعضوں کے نزدیک سے شراب مراد ہے اور یہ آیت منسوخ ہے اور بعضوں نے نبیذ مراد لی ہے اور نبیذ وہ کہ جو انگور و منقی اور کھجور کا شیرہ پانی میں یہاں تک کہ دو ثلث جل جاتا ہے تب چھوڑ دیتے ہیں سخت ہوتا ہے شیخین کے نزدیک جب تک نشہ نہ ہو حلال ہے اور رزق حسن سے سرکا اور دوشاب اور خرما اور منقی مراد ہے اور شراب کی تین جا پر حکم پہلی آیۃ ارشاد ہوئی اس سے یوں جانا گیا کہ مطلقا حلال ہے یہ حکم ہوا قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس اس سے معلوم ہوا کہ اوس میں گناہ ہے پھر حکم ہوا یا ایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے وقت شراب حرام ہے بعد اسکے آیت یا ایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر الآیۃ لیکن اس کے صراحتا حرام ہونا معلوم ہوا شراب کی تعریف میں اختلاف ہے ہمارے نزدیک انگور کا پانی جب جوش دیوے اور شدید ہو اور جھاگ دیوے شراب ہے اور صاحبین کے نزدیک قذف بالزبد شرط نہیں ہے ابو حنیفہ کے نزدیک شرط ہے [illegible] اور بعضوں کے نزدیک نام ہے نشہ والی چیز کا اور ہمارے نزدیک [illegible] نشہ کی سبب حرام ہے اور نجس ہے نجاست غلیظہ اوسکا حلال جاننے والا کافر ہے [illegible] اوسکو قیمت [illegible] الٹی حرام ہے اور نفع اوسکا حرام ہے اوسکے پینے والے [illegible] لگاوے اور جو اوسکو سرکا دے اوسکی حرمت نہیں جاتی ہے [illegible] جاتی ہے نزدیک بخلاف شافعی کے **قولہ تعالیٰ** یا ایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ

[illegible]

وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابری سبیل حتیٰ تغتسلوا ف
اے ایمان والو نزدیک نہ ہونا نماز کے جب تم کو نشہ ہو جب تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں
مگر راہ چلتے ہوئے جب تک کہ غسل کر لو ف تفسیر احمدی میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]
بات میں حد ہے حرمت نشہ کی نماز [illegible] یوسف کے نزدیک بھی حد وجوب حد کی لئے اور
ابو حنیفہ کے نزدیک یہی حد خاص نماز کی حق میں ہے اور وجوب حد کے لئے وہ ہے کہ مطلقا کچھ نہ جانے
نہ تھوڑا نہ بہت اور نہ عورت نہ مرد اور شافعی کے نزدیک وجوب حد کی وہ ہے اوسکی چال اور حرکات
میں اثر مستی کا معلوم ہو یہ مضمون ہے ہدایہ کی باب الشرب میں ف اور کشاف و بیضاوی
میں ہے کہ نشہ سے یہاں نیند یا نعاس کا نشہ مراد ہے

کتاب الجنایات والدیات

قوله تعالیٰ وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبة مؤمنة ودیة مسلمة الی اهله الا ان یصدقوا فان کان من قوم عدو لکم وهو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة وان کان من قوم بینکم وبینهم میثاق فدیة مسلمة الی اهله وتحریر رقبة مؤمنة فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین توبة من الله وکان الله علیما حکیما ف
اور مسلمان کا کام نہیں کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک کر اور جو
مار ڈالے مسلمان کو چوک کر تو آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی اور خون بہا پہنچانا اوسکی گھر والوں کو
مگر کہ وہ خیرات کریں پھر اگر وہ تھا ایک قوم میں کہ تمہارے دشمن ہیں اور آپ مسلمان تھا تو
آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی اور اگر وہ تھا ایک قوم میں کہ تم میں اور ان میں عہد ہے تو خون بہا پہنچانا
اوسکی گھر والوں کو اور آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی [illegible]
[illegible] ف [illegible]

مسلمان کو دشمنوں میں اختیار کیا اور پارہ الا بطرح خطا کی قتل میں دو چیزیں لازم ہیں ایک تو
آزاد کرنا بندہ مسلمان کا مقدور ہو تو روزہ دو مہینے پے در پے اپنی تقصیر کا تدارک یہی اللہ کے
جناب میں اور دوسرے خونبہا ادا کرنا اوسکی وارثوں کو مگر جو اوسکا حق وہ اگر خیرات کریں تو
سوا اگر اوسکی وارث مسلمان نہ ہوں بلکہ کافر ہوں لیکن صلح میں ہوں تو ادا کرنا واجب ہے اور اگر کافر حربی
دشمن ہیں تو واجب نہیں خونبہا مذہب حنفی میں دس ہزار سات سو چالیس روپیہ ہیں تخمینا اور یہی
آتی ہیں قاتل کی برادری کو تین برس میں متفرق ادا کریں اور تفسیر احمدی میں ہی کہ فرمایا ہی
مومن کو مارنا نہ چاہیے اور مومن یا مسلم لفظ ہی تا کہ جو اپنی ایمان کو چھپاتا ہے
جو مومن کو مارا وہ مسلمان کی قتل میں نہیں ہی اوسکا حکم شروع آیت میں ہی کہ ایک غلام آزاد کر
اور مقتول کی وارثوں کو خونبہا دے پر جو مقتول کی وارث خونبہا معاف کریں تو فقط غلام آزاد کرنا
اونپر واجب ہے اور کفارہ قتل میں غلام کا اسلام شرط ہی کافر غلام آزاد کرنا روا نہیں اور کفارہ قسم میں
کافر بھی درست ہے کیونکہ قید ایمان کی منصوص تھی اسکا کفارہ میں ہی لا یہی معلوم ہوا کہ عمداً
قتل کرنا بڑا گناہ ہی اور جو خطا سی یہ حرکت ہوئی تو گناہ نہیں اور الا ان یصدقوا سی
معلوم ہوا کہ اہل دیت کو اختیار ہے اور الی اہلہ سے بعضوں نی دلیل پکڑی ہی کہ مقتول کی خونبہا
بہی بیت میں وارث ہوتی ہی کیونکہ وہ بہی اہل میں ہی اور بعضوں نی حجت کی ہی کہ جو قاتل
مقتول کی اہل سی ہو وارث ہوتا اور تحریر مثال ہی امام کو بہی جو خطا سی کسیکو مارے اور قتل
سی بعضوں نے دلیل پکڑی کہ غلام کی قتل میں خونبہا اور کفارہ چاہیے اور لڑکا اور دیوانہ جو قتل
کرے تو اوسپر بہی کفارہ اور جو قتل میں شریک ہوا اوسپر کفارہ کامل ہے اور ابو حنیفہ نی
دلیل پکڑی ہی کہ مسلمان اور ذمی کا خونبہا برابر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی کیونکہ اللہ نے
دونوں کی قتل میں کفارہ اور خونبہا کو ذکر فرمایا تو واجب ہی اسیطرح کفارہ ...

خونبہا مین برابر ہوین اور رقبۃ مومنۃ دلیل پکڑی ہی کہ وہ غلام جنمین منہ ایضًا نصف
آزاد کرنا ہین روا ہی اور دلیل ہی ولد الزنا کا آزاد کرنا روا اور آیہ مین ہی کہ جو غلام پیادہ
نہ دو دہ پی ہی یا بندی رکہی وجب کفارہ تو غلام آزاد کرنی یا روزی رکہی موقوف
تو اس سی یہ جہا گیا کہ قتل کو کفارہ مین کہانا کہلانا نہین **قولہ تعالیٰ** یا ایہا الذین
امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی
فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان ذلک
تخفیف من ربکم ورحمۃ فمن اعتدی بعد ذلک فلہ عذاب الیم ولکم فی القصاص
حیوۃ یا اولی الالباب لعلکم تتقون **ت** اے ایمان والو حکم ہوا تمپر بدلا
برابر مارے گیونمین صاحب کی بدلے صاحب اور غلام کی بدلے غلام اور عورت کی بدلے عورت
پہر جسکو معاف ہوا اوسکے بہائی کی طرف سی کچہہ ایک تو چاہیے مرضی پر چلنا موافق دستور کے
اور پہنچانا اوسکو نیکی سی یہ آسانی ہوئی تمہاری رب کی طرف سی اور مہربانی پہر جو کوئی زیادتی
کرے بعد اسکے تو اوسکو دکہہ کی مار ہے اور تمکو قصاص مین زندگی ہے اے عقل مندون شاید تم بچتے رہو
ف اور کتب کی لفظ سی دلیل ہی کہ عمدًا مین قصاص واجب ہے اس صورت مین رہے یہ بات
کہ ہین قصاص اور دیت مین مقتول کی وارثون کو اختیار ہے اور فمن عفی لہ من اخیہ شیء
کی دو وجہ ہین پہلی یہ کہ فمن عفی لہ سی قاتل اور من اخیہ سی مقتول کا ولی اور شیء سی
بعض حق کا یا عفو کرنا بعض ورثہ کا مراد ہے مدعا یہ کہ جو قاتل کو مقتول کا ولی کچہہ خون معاف کرے
یا ورثہ مین سی بعض اپنا حصہ معاف کرے تو واجب ہے کہ طالب قاتل کی اتباع کرے اور قاتل
ادا اسکو فورًا ادا کرے اور دوسری یہ کہ عفی بمعنی اعطی ... پایا گیا اور لفظ من ... اولی اور
... قاتل ... مال ... ادا الیہ کی ...

قاتل کی کچھ مال دیا بطریق صلح کی تو واجب ہے کہ مقتول کا ولی بغیر تکلیف کی ادا کرے قاتل
وہ اور احسان سے یہ بیان ہی صلح علی المال کی لئی اور حنفیہ کا مذہب ہے کہ مقتول کی بعض وارث
قصاص معاف کریں تو بلا عوض ساقط ہوتا ہے اور جو مال پر صلح کریں تب بھی قصاص ساقط ہو
پر مال واجب ہوتا ہے اور جو بعضی وارثوں نی معاف کیا اور بعضی نی صلح کی تب بھی قصاص ساقط ہوتا
ہے اور ونکا حصہ دیت کا باقی ہی صلح والے کو [illegible] اور معاف کرنیوالیکو کچھ نہیں اور
کا یہ مذہب ہے کہ جو ولی بالکل قصاص یا بعض معاف کری تو اسکو روا ہے کہ قاتل کا پیچھا کرے
لئی امام زاہد نی شافعی پر رد کیے ہیں کہ باوجود ترک کی قتل کی دیت کا لینا عفو نہیں ذلک
تخفیف من ربکم اس لئی فرمایا کہ توریت میں فقط قصاص تھا اور انجیل میں فقط عفو اس امت کی
لئی تیر فرمائی قصاص عفو دیت [illegible] فمن اعتدی سے یہ مراد کہ قاتل عفو کی بعد قتل [illegible]
قاتل کی غیر کو قتل کرے یا دیت کی بعد قصاص چاہے

باب القصاص فی النفس وفیما دون النفس

قولہ تعالی وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق بہ فہو کفارۃ لہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الظالمون ف

اور لکھدیا ہمنی اون پر اوس میں کہ جی کی بدلی جی اور آنکھ کی بدلی آنکھ اور ناک کی بدلی ناک
اور کان کی بدلی کان اور دانت کی بدلی دانت اور زخموں کا بدلا برابر پھر جسنی بخشدیا
اوس کو تو پاک ہوا اور جو کوئی حکم نکری اللہ کی اوتاری پر سو وہی لوگ ہیں بے انصاف
ع ف اس آیت میں بیان ہے قصاص نفس کا اور قصاص ما دون النفس کا [illegible]
النفس بالنفس [illegible] الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی [illegible]

تو جائز ہی جیسے کہ عبد کے عوض قتل کریں یا مرد کو عورت کی عوض بخلاف شافعی کے قوله النفس
بالنفس سے دلیل ہی کہ مسلمان ذمی کی عوض قتل ہو اور دوسرا بیان ہی العین بالعین الخ
فقہا نے کہا ہی کہ جو کسی کی آنکھ پہ ایسا مارے کہ روشنی جاتی رہی آنکھ قائم رہی
اوسکی قصاص یہ صورت ہی کہ آئینہ گرم کر کے اور چہرہ پر روئی تر رکھ کے آنکھ کی مقابل
کریں اور اوسکی روشنی جاتی رہی اور جو آنکھ نکال ڈالی تو قصاص نہیں کیونکہ ... کا
ہی کہ جب تک ... باقی رہتی ہی تو قصاص اور جو ... تو نہیں کیونکہ اس صورت مین حفظ مماثلت دشوار ہی
اور جو کسی کی نرمی ناک کو کاٹ ڈالا تو اوسکا ... کاٹا جاوی اور جو ... تو اوسکی عوض
نہ کاٹا جاوے کیونکہ مماثلت کی حفاظت نہیں ہو سکتی اور کان جس طرح سی کاٹا ... اوسکی
مین قطع ضرور ہی کیونکہ یہان مماثلت محفوظ رہتی ہی ایسا ہی جو دانت اوکھاڑ ڈالا تو
اوسکی عوض دانت اوکھاڑا جاوے اور جو ریت دیا تو ریتا جاوی کیونکہ حفظ مماثلت اس طرح
ہو سکتی ہی ایسی ہی اعضا بعض فقہا نے کہا ہی کہ دانت کے سوا اور ہڈی مین قصاص نہین اور جو ہاتھ کسی
جوڑ سے کاٹی تو اوسکی عوض مین قطع ہی اور جو نصف ساعد سے کاٹی تو قطع نہین ایسا
جو پانو جوڑ سے قطع کرے تو قصاص ہی اور جو جوڑ سے نہ قطع کرے تو قصاص نہین اور زبان اور ذکر
قصاص نہین اور ابو یوسف کہتے ہین جو جڑ سے کاٹی تو قصاص ہم کہتے ہین ذکر منقبض اور منبسط
ہوتا ہی اوسمین مساوات کا اعتبار نہین ہو سکتا پر جو حشفہ سے کاٹی تو قصاص ہی کیونکہ قطع کا
موضع معلوم ہی اور جو تھوڑا حشفہ کاٹا اور تھوڑا ذکر تو قصاص نہین اور فمن تصدق
اشارہ ہی کہ جب ولی مقتول قصاص معاف کرین تو ساقط ہوتا فهو کفارة له

قوله تعالى كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ

بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ
مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ف حکم ہوا تمپر جب حاضر ہو کسیکو تم میں سے موت اگر کچھ مال چھوڑے تو کہ دلوا دے ماں باپکو
اور ناتے والونکو دستور سے ضرور ہی یہ اوپر پرہیزگارونکو پھر جو کوئی اوسکو بدلے بعد اسکے کہ سن چکا
تو اوسکا گناہ تو انہیں پر ہے جنہوں نے بدلا بیشک اللہ ہی سنتا جانتا پھر جو کوئی ڈرا لکھوانے والے
کی طرفداری سے یا گناہ سے پھر اونمیں صلح کروا دی تو اوسپر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان
ہی **ف** تفسیر احمدی میں ہی کہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اپنے مال پر وصیت کرتے غیروں اور
بیگانوں کی لئے اور اقربا اور ماں باپ کو محروم رکھتے تو ان کی اس دستور کو منع کیا اور ماں باپ اور اقربا
کی لئے وصیت کا حکم کیا چنانچہ اوائل اسلام میں وصیت فرض تھی پھر منسوخ ہوئی بعضی کہتے ہیں کہ میراث
کی آیہ سے اور بعضی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے الا لا وصیۃ لوارث اور بعضی کہتے ہیں کہ
اجماع سے اب اگر وارث غنی ہوں یا مال بہت ہو کہ تہائی ہو جائیں کی تو غیر کی لئے تہائی
تک وصیت مستحب ہی جبکہ شرط ہو تو نکرنا افضل اور تہائی حصہ سی زائد پر وصیت نہیں اور جاری
ہوتی اور امام زاہدی نے کہا ہی کہ یہ آیہ اون لوگوں کی حق میں ہی کہ والدین انکی بیدینی یا لنا
اور اقربا محجوب تھے اس لئے وصیت ہی اس صورت میں آیہ منسوخ نہیں ہی اور امام فخر الاسلام
کہا ہی کہ آیہ وصیت کی منسوخ نہیں اور آیہ میراث کی اوسکی بیان میں ہی اور وہ وصیت
کہ آیہ میراث میں مذکور ہی اور وصیت ہی یعنی مندوب یا اچھا ہی اسکی دلیل یہ ہی کہ
جب منفرد نکرہ کہ اعادہ کرتا ہی غیر ہوتا ہی اول کا اور صاحب کشاف نے بھی کہا ہی کہ آیہ
وصیت کی منسوخ نہیں ہی وارثوں [illegible] موافق
آیتوں کی حکم کی سلہ اور [illegible] ما سمعہ

اور غیر وصیت پر قبضہ کرنا بدرجۂ کمال تبدیل ہی اور فمن خاف من موص جنفا
الآیۃ سے معلوم ہوا کہ جو موصی نی بی انصافی کی وصیت میں عمدًا یا سہوًا وصی یا حاکم یا وارث
او جو مطلع ہووی ایسی وصیت پر اوسکو عدل جاری کرنی کے لیسے رجوع کیا جائے فمن بدله بعد سمعه خاص ہی
اوسی وصیت کی حق میں کہ جو انصاف سے ہوا اور معلوم ہوا کہ جو صلح کرادا ابھی تمیز
اور جو اوسمین خلل ہوا کہ حق میں یا دی یا نقصان ہوا رفع ہوندی سی تو وصیت ہے
اور معلوم ہوا کہ اجتہاد جائز ہی اور گمان غالب پر عمل کرنا درست ہے اور آیت ہی سے معلوم ہوا
کہ جو تہائی سی زیادہ وصیت کر گیا تو وصیت باطل نہیں ہی بخلاف اوسکی کہ جسکی بطلان
کا گمان تھا سو جو وصیت زیادہ ہے اوس قدر البتہ باطل ہو

کتاب المیراث

قوله تعالى يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ج
فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً
فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ
كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ
كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا
أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا
فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا **ف** اللہ کہتا ہی تمکو
تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کی پھر اگر نری عورتیں ہیں دو سی اوپر
تو انکو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہی تو اوسکو آدھا اور میت کی ماں باپ کو ہر ایک کو
دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کے اولاد ہی پھر اگر اوسکو اولاد نہیں اور وارث ہیں
اوسکی ماں باپ تو اوسکی ماں کو تہائی پھر اگر میت کی ہیں بھائی تو اوسکی ماں کو چھٹا حصہ

وصیت کی جو دلوا مرا یا قرض کی تمہارے باپ اور بیٹے تمکو معلوم نہیں کون سا نزدیک پہنچے
ہے تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا اللہ خبردار ہے حکمت والا **ف** موضح القرآن
یعنی کہ اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملے ہیں
مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ ہے عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں ایک کو
آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی [illegible] بانٹ لیویں اور ماں کا حصہ اگر میت کو اولاد
ہے یا بھائی بہن [illegible] ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں
اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا
کا مال اول اسکی قرض اور کفن کو لگاوے پھر جو کچھ بچے اسکی تین [illegible] جو کچھ بچے
تو اوسکی وصیت میں [illegible] تہائی تک لگاوے اوسکے بعد میراث کی تقسیم ہو اور اتنی بات
عقل کو دخل نہیں اللہ صاحب نے مقرر فرمائی وہ سب جانتا ہے [illegible]
کہا ہے اصل [illegible] دلیل [illegible] کہ بیٹے کی اولاد حکم
اولاد [illegible] کی اولاد حکم اولاد میں [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] ہوں [illegible] دو تہائی [illegible] کو [illegible]
جو میں لڑکیاں [illegible] دو تہائی [illegible] اوسکا حکم قرآن
میں مذکور نہیں [illegible] کہا ہے کہ [illegible] دو تہائی [illegible]
[illegible] اللہ [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] اختلاف [illegible] کہا ہے کہ [illegible]
کہ بھائی بہنوں کی [illegible]
کہا ہے علاتی بہنوں کی [illegible]

اور دو کو دو تہائی اور دلالۃ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک کو ماں باپ سے چھٹا حصہ جب میت کے
ولد ہو لڑکی ہو یا لڑکا بہت ہوں یا ایک اور اوسکی کوئی لڑکا نہو تو ماں کو ایک تہائی اور باپکو دو
تہائی اور ثلث باقی میں فی قولہ ثلث کی ظاہر سے دلیل پکڑی کہ جب میت زوج اور ابوین یا زوجہ
اور ابوین چھوڑ مرا اوسکی ماں کو ثلث کل ملیگا [illegible] کی میراث باپ کی میراث پر زیادہ ہوگی اور یہ
معلوم ہوتا ہے کہ میت کا باپ موجود ہو تو ماں کے حصہ کی بعد باقی ہوی بیٹا کی ہمارے نزدیک
[illegible] اگر باپ موجود نہو ماں کی حصہ کی بعد اوسکا حصہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ دادا موجود
[illegible] حصہ [illegible] ہو کو چاہیے اور اخوۃ کی ظاہر سے بعضوں نے دلیل پکڑی کہ ماں کو محجوب اوسوقت کریگی کہ
[illegible] کم نہو دو دو سی کی ظاہر سے بھی دلیل پکڑی ہے کہ حاجب بھائی ہوتے ہیں بہن نہیں کیونکہ
اخوۃ کا اطلاق خاص [illegible] پر [illegible] برخلاف [illegible] کی بہن اور وصیت کی دین مقدم
دین پر [illegible] بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ ترکہ میں وصیت بھی مقدم ہے دین پر اسکا یہ جواب ہے
کہ وصیت کو [illegible] اسلیے مقدم کیا تا اوسکی اجرا میں لوگ سستی نکریں اور عموم وصیت سے دلیل پکڑی
ہے بعضوں نے کہ وصیت جائز قلیل پر ہو یا کثیر پر یہاں تک سارے مال پر بھی ہو اور جائز
وارث کی لیے گو وہ حربی ہو یا ذمی اور من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین کی لفظ سے دلیل ہے
کہ قرض منع کرتا ہے وارثکو ترکہ کی ملک سے اور بعضوں نے دلیل پکڑی کہ دین حج اور زکوۃ کا
میراث پر مقدم ہے کیونکہ قول اسکا او دین عام ہے **قولہ تعالی** ولکم نصف ما ترک
ازواجکم ان لم یکن لہن ولد فان کان لہن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیۃ
یوصین بہا او دین ولہن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد
فلہن الثمن مما ترکتم من بعد وصیۃ توصون بہا او دین **ف** [illegible] مال
[illegible]

جو وہ وصیت کر جاویں یا قرض کی اور عورتوں کو چوتہائی مال جو چھوڑ مرے تم اگر نہو تمہاری اولاد پھر اگر تمکو
اولاد ہی ہو تو انکو آٹھواں حصہ جو کچھہ تم چھوڑ مرو بعد وصیت کی جو تم دلوا مرو یا قرض
کی **ف** موضح القرآن ہی کہ یہانتک مرد اور عورت کی میراث فرمائی عورت کی
مال میں مرد کو آدھا ہی اگر عورت کو اولاد نہیں اور اگر اولاد ہی اس مرد سی ہو یا اور سے
تو مرد کو چوتہائی اور اسی طرح مرد کی مال میں عورتکو چوتہائی اگر مرد کو اولاد نہیں اور اگر
اولاد ہی عورت کو آٹھواں حصہ ہی ہر جنس مال میں نقد یا جنس سلاح یا برتن یا حویلی
یا باغ باقی عورتکا مہر میراث سی جدا قرض میں داخل ہی اور اکلیل میں ہی کہ زوجہ
کو زوج کی مال میں چوتہائی یا آٹھواں ہی خواہ ایک زوجہ ہو خواہ زیادہ اور ...
ولد زوجہ کا محجوب کرتا ہی آدہی سی ... چوتہائی ... کی ... ہو یا ...
اسی خاوند سی ہو یا اور سی اور ایسا ہی زوجہ کو ولد زوج کا محجوب کرتا ہی چوتہائی سی
اوسوقت آٹھواں حصہ دینگی وہ ولد اسی زوجہ سی ہو یا اور سی اور فان کان لکم
ولد سی ابن عباس نی دلیل پکڑی ہی کہ ولد الولد ... **قولہ تعالیٰ**
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَاۗرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ **ف** اور اگر جس مرد کی میراث ہی یا جس عورت کی ... اور اسکا ایک
بہائی یا بہن ہی تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ پہر اگر زیادہ ہوں اس سی تو سب شریک ہیں
ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہی یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو ...
جانتا ہی تحمل والا **ف** موضح القرآن ہی کہ یہان ان بھائی بہن کی ... ماں جائی

[illegible]

ساتھ بھائی اور بہن کو کچھ نہین جب باپ بیٹا ہو تب انکی بہن کو بھی بھائی بہن [illegible]
یا سگی جو ماں [illegible] مین [illegible] باپ مین یا سوتیلی جو باپ مین شریک ہین یا اخیافی جو ماں مین شریک
[illegible] انسان تیسرون کی ہی ایک کو چھٹا حصہ اور زیادہ کو تہائی [illegible] مرد اور عورت کو برابر [illegible]
دو قسم کی بھائی بہن [illegible] جب باپ بیٹا نہو [illegible] سگی [illegible] سوتیلی [illegible]
[illegible] بیان ہو [illegible] نقصان کی دو طرح [illegible]
کی بھائی [illegible] بھائی [illegible] تیسری یہ کہ جسکو [illegible]
[illegible] اگر [illegible]
[illegible] **فائدہ** [illegible] فرماتی ہین یہ حصہ [illegible] کی
ہین [illegible] سوائی اور تیسری وارث ہین جنکو عصبہ کہتی ہین انکو حصہ نہین اگر عصبہ [illegible]
[illegible] عصبہ [illegible] تو حصہ [illegible] عصبہ کو اور [illegible]
[illegible] عصبہ [illegible] جو مرد ہو عورت ہو اور عورت کا واسطہ [illegible]
[illegible] بیٹا اور پوتا ہی دوسری درجہ مین باپ اور دادا تیسری
درجہ مین بھائی اور بھتیجا چوتھی درجہ مین چچا اور چچا کا بیٹا یا پوتا ایک درجہ مین اگر کئی
شخص ہون تو جو میت سی قریب ہو وہ مقدم ہی جیسی بیٹی سی بیٹا بھتیجی سی بھائی مقدم [illegible]
[illegible] مقدم باقی اولاد مین اور بھائیون مین مرد کی ساتھ عورت [illegible] حصہ [illegible]
فائدہ اگر دو قسم کی وارث نہون تو تیسری قسم کی ذوالارحام [illegible]
[illegible] جیسی نواسا اور نانا اور [illegible] ماموں اور خالہ [illegible]
[illegible] اولاد [illegible] عصبہ [illegible]
[illegible] باپ [illegible]

کہ اصول اور فروع حاجب ہوتی ہین اوم کی اوسکو جو ایک ہی تو چہٹا حصہ تہی اوسکی ہو اور
اور سعد بن ابی وقاص کی قراۃ ہی وله اخ او اخت من ام اور جو دو ہون یا زیادہ تو ایک
تہائی حصہ ہی بہائی بہین وہین مرد اور عورت برابر ہین اور غیر مضار ہی مراد یہ ہی کہ تہائی کی
زیادہ پر وصیت نہ کرے **قولہ تعالی** ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان
والاقربون والذین عقدت ایمانکم فآتوھم نصیبھم ان اللہ کان علی کل شیء
شہیدا **ف** اور ہر کسی کی ہمنی ٹہرادیی وارث اوس مال مین جو چہوڑ جاوین ماباپ اور قرابت
والی اور جنسی تم نی قرار باندہا ہی اونکو پہنچا دو انکا حصہ اللہ کی روبرو ہی ہر چیز **ف**
اور کلیل مین ہی کہ موالی سی مراد عصبہ ہین اور والذین عقدت ایمانکم
کا حکم منسوخ ہی ایۃ اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض چنانچہ بخاری نی عکرمہ کی ابن عباس سی روایت
کیا ہی اور جو ابو حنیفہ نی اس سی موالاۃ کی وراثت پر حجت پکڑی ہی غیر صحیح ہی اور سدی نی کہا
کہ یہ آیۃ اوس صورت مین ہی کہ جو کوئی کسیکی لئی وصیت کرجاوی پہر جسکی لئی وصیت کی تہی وہ پہلی
قبل مرگیا اور وصی نی حکم کیا کہ موصی لہ کی وارثون پر وصیت ادا ہو اور ابن مسیب نی کہا
ہی کہ یہ آیۃ وصیت مین ہی متبنی کی لئی **قولہ تعالی** یستفتونک قل اللہ یفتیکم
فی الکلالۃ ان امرؤ ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک
وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا اثنتین فلھما الثلثان مما ترک
وان کانوا اخوۃ رجالا ونساء فللذکر مثل حظ الانثیین یبین اللہ
لکم ان تضلوا واللہ بکل شیء علیم **ف** حکم پوچہتی ہین تجہسی تو کہہ اللہ
حکم بتاتا ہی تمکو کلالہ کا اگر ایک مرد مرگیا کہ اوسکو بیٹا نہین اور اوسکو ایک
بہین ہی تو اوسکو پہنچی آدہا جو چہوڑ مرا اور وہ بہائی وارث ہی اس بہن کا اگر نہ ہو

اگر نہیں ہو اسکا بیٹا باپ اگر بہنیں دو ہوں تو انکو پہنچی دو تہائی جو کچھ چھوڑ مرا اور اگر کئی شخص ہوں
اس ناتی کے مرد اور عورتیں تو مرد کو دو برابر حصہ عورتوں کا بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطی
کہ نہ بہکو اور اللہ ہر چیز سی واقف ہے **ف** موضح القرآن میں ہی کہ کلالہ کے معنی ہر اول سورت
بیان فرمایا اسکو جسکی وارثوں میں باپ اور بیٹا نہیں کہ اصل وارث وہی ہیں تو اسکو صورت
سگی بھائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہی سگی نہوں تو یہی حکم سوتیلوں کا ہی ایک بہن کو آدہا
اور دو کو دو تہائی اور اگر ہوں بھائی بہن تو مرد کو حصہ دو ہرا عورتوں کو اکہرا اور جو حقیقی بھائی
ہوں تو انکو فرمایا کہ وہ بہن کی وارث ہیں یعنی حصہ میں معین نہیں تو عصبہ ہیں **فائدہ**
اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ داروں سی بچی سو اس کی
اکلیل میں ہی قتادہ سی کہ ابو بکر صدیق نے خطبہ میں فرمایا کہ پہلی سورہ نسا میں باپ اور بیٹا
کی حصے میں حکم ہی پہر زوج اور زوجہ اور ماں کی اولاد کی حق میں ارشاد ہے پہر آخر سورہ میں سگی
بھائی بہن کی حق میں حکم ہی پہر سورہ انفال کی اخیر میں اولو الارحام کی حصے میں ارشاد ہے
قوله تعالى وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ **ف**
اور ناتی والی آپسمیں حقدار زیادہ ہیں ایک دوسری کی اللہ کی حکم میں **ف**
موضح القرآن میں ہی کہ ناتی والا اگرچہ پیچھی مسلمان ہوا یا ہجرت کر آیا پہلی ناتی والی مسلمان
مہاجر کا حقدار ہے یعنی میراث وہی لیگا اگرچہ رفاقت قدیم اور دوستی ہی اکلیل میں کہ اس سے
دلیل پکڑی ہے ذوالرحم کو وارث گرداننے کی اور ابن عباس نے کہا کہ اس سی دلیل پکڑی ہی
اوسنی جو کہتا ہی کہ جنازہ کی نماز میں ولی حقدار ہے **المعرفات قوله**
تعالى [illegible] الارض [illegible]
[illegible]

اس سی دلیل ہی کہ جس چیز مین نفع ہو وہ اصل مین مباح ہی یہ مذہب کرخی اور ابو بکر رازی
اور بعض حنفیہ اور شافعیہ اور مذہب معتزلہ کا اور جمہور کا مذہب ہی کہ ایسی چیزین اصل مین حرام ہین
کیونکہ جو مباح ہوتی سب آدمی جہل و غیر مکلف ہوتی **قولہ تعالی** ومن اظلم
ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا
اور اوس سی ظالم کون جسنی منع کیا اللہ کی مسجدون کہ پڑہی وہان نام اوسکا اور
دوڑا اونکی اجاڑنی کو **ف** اکلیل مین ہی کہ اس سی لیا ہی کہ جو لوگ مساجد کی
منع کرین جو وہ مسجد وین جاتی مسلمانونکو جانی سی [illegible] **قولہ تعالی**
واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن قال انی جاعلک للناس
اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین
اور جب آزمایا ابراہیم کو اوسکی رب نی کئی باتون مین پہر اوسنی وہ پوری کین فرمایا
تجکو کرون گا سب لوگونکا پیشوا بولا اور میری اولاد مین سی کہا نہین پہنچتا میرا
اقرار بی انصافونکو **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ کلمات دس ہتی پانچ سر مین
بال مونڈانا یا کترنا اور مونچہ کترانی اور منہ مین پانی ڈالنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور
مسواک کرنا اور پانچ سارے بدن مین ناخن کترنا اور بغل کی بال اکہاڑنا اور ناف کی نیچی بال مونڈنا اور
پانی سی استنجا کرنا اور ختنہ کرنا حضرت ابراہیم پر فرض تہی اور ہم پر سنت سر کی بال مونڈنا یا کترنا
مرد کو علی سبیل التخییر سنت ہی اور عورتونکو نہین [illegible] اور مونچہ کترانی
ہونٹہ کی مقابلہ سی سنت ہی اوسکی چہوڑنی مین [illegible]
اور مسواک کرنی مرد اور عورت کو ہر وضو مین سنت ہی [illegible] کی بال اکہاڑنا
ناف کی مونڈنا سنت ہی اور چالیس دن کی بعد مکروہ ہی ناخن کٹانا جمعہ کو [illegible]

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا **ت** اللہ تمکو فرماتا ہی کہ پہنچاؤ امانتین امانت والونکو اور جب چکوتی کرنی لگو لوگونمین تو چکوتی کرو انصاف سے اللہ اچھی نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ہی سنتا دیکھتا

ف تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ آیہ عام ہی سب امانتون اور تکلیفون کو اوس سی بہت مسئلہ ودیعت اور عاریت کی نکلتی ہین ایک یہ کہ مستعیر امانت رکہنی کی مالک نہین ہوسکتا ہی اور دوسرے یہ کہ جو امانت کو مالک کی گہر تک پہنچایا اور مستعار نفیس جیسی جواہر وغیرہ کہ مالک کی گہر تک پہنچایا حقیقت مین تسلیم نہین بلکہ تسلیم وہ ہی کہ خود مالک کو دی اِس سی معلوم ہوا کہ جو امانت یا مستعار نفیس مالک تک پہنچائی اور تلف ہوگئی تو اوسکا ضمان لازم ہے اور جو مستعار غیر نفیس مالک کی گہر تک پہنچائی یا مستعار گہوڑے کو مالک کی اصطبل تک پہنچایا تو تسلیم ہی اور تیسری یہ کہ امانت دینے مین مالک اور امانت رکہنی والی کا حاضر ہونا شرط نہین اور اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ دلیل ہی کہ ہر حاکم پہ عدل واجب ہے امام ہو یا قاضی یا حاکم اور ہر چیز مین واجب ہے ہو یا گواہ مانگنا یا سوگند اجنبی سی معاملہ ہو یا قرابت سی اور اکلیل مین ہی کہ مالکیہ نی عموم آیہ دلیل پکڑی ہی اِس پہ کہ جو حربی امان لیکی دار الاسلام مین آیا اور کسی پاس امانت رکہی پہر مر گیا یا مارا گیا واجب ہے کہ امانت کو حربی کی اہل کو دیوین اور جو مسلمان دار الحرب مین حربی سی قرض لیا اور نکل آیا اوسکا ادا کرنا واجب ہے **قولہ تعالیٰ** وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا **ت** اور جب تمکو دعا دیوی کوئی تو تم بھی دعا دو اوس سی بہتر یا وہی الٹ کہو اللہ ہی ہر چیز کا حساب کرنے والا **ف** [illegible]

[illegible]

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا افضل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سلام کرنے والا جو مسلم ہی تو
الفاظ اُسکا افضل ہی اور جو نہ ہی تو اوسکا پہرانا ہی اور بعضی ہی۔ آپ نے کہ جو
سی جب غرض ہو تو ابتدا اوسپر سلام کری اور ابو حنیفہ سی ہی کہ ابتدا مطلقا منع
ابو یوسف سی ہی کہ سلام اور مصافحہ کچہہ بجا ہی جب اوس پاس کوئی جاوی کہی السلام
علی من اتبع الہدی اور جو دنیا کی مصلحت کی لئی ہو اوسکی حق مین مصافحہ بہتر ہی لائق
کہ مرد اپنی عورت اور جلنی والا بیٹہی ہوئی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار گدہی
پر اور بڑا چہوٹی پر اور کم بہت پر سلام کری اور جو شطرنج یا نرد کہیلتا ہو اپنی حاجت
مین بیٹہا ہو یا اپنی عورت سی ہوتا ہو یا اور مقام مین ابو یوسف سی ہی کہ اوسپر سلام نہ کری
اور خطبہ مین یا جب قرآن پڑہتی ہی یا حدیث کی روایت ہو یا علم کا ذکر ہو یا اذان یا اقامت
ان سب مین نہ چاہیی سلام **قولہ تعالی** ولوطا اذ قال لقومہ اتاتون
الفاحشۃ ما سبقکم بہا من احد من العالمین **ف** اور لوط کو
بہیجا جب کہا اپنی قوم کو کیا کرتی ہو بیحیائی ... تم سی پہلی نہین کیا کسی نی جہان مین
ف تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ آیت اگرچہ قوم لوط کی قصہ مین ہی پر فائدہ ... لواطت
کہ حرمت اوسکی ... تک ... دنیا بہر ایکا کہ ہماری لئی شریعت ہی ... لواطت
کی حرمت ہماری نزدیک اور ... نہین ہی پر حد مین ... بعضون کی نزدیک قتل کرنا
اور بعضون کی نزدیک ڈبو دینا اور بعضون کی نزدیک اونچی جگہ سی گرا کر پتہر مارنا اور امام شافعی
کی نزدیک حد اوسکی مثل حد زنا کی اور دلیلین سب کی کتابون مین ... مذکور ہو چکی ہین
قولہ تعالی الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا
عندہم فی التورٰیۃ والانجیل یامرہم بالمعروف وینہہم عن المنکر ویحل

لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم فالذين امنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي انزل معه اولئك هم المفلحون ف وه جو تابعدار

ہوتی ہین اس رسول کی جو نبی ہی امّی جسکو پاتی ہین لکہا ہوا اپنی پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہی انکو نیک کام اور منع کرتا ہی بری سی اور حلال کرتا ہی انکی واسطی پاک چیزین اور حرام کرتا ہی ان پر ناپاک اور اوتارتا ہی ان سی بوجہ انکی اور پہانسیان جو ان پر تہین سو جو اسپر یقین لائی اور اسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابع ہوئی اوس نور کی جو اوسکی ساتہ اوترا ہی وہی پہنچی مراد کو ف تفسیر احمدی مین ہی کہ طیبات سی وہ مراد ہی جو پہلی دین مین حرام تہی جیسی چربی وغیرہ یا وہ جو شریعت مین حلال ہی جیسی وہ ذبیحہ کہ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور جسکا کسب حرام سی خالی ہو اور خبائث سی وہ مراد ہین کہ جو آیۃ انما حرم علیکم کی تحت مین ہی یا وہ جو حکم مین خبیث ہو جیسی سود کہانا اور رشوت لینی اس مین دلیل ہی کہ سوای مچہلی کی دریائی اور جانور حرام ہین کیونکہ وہ خبیث ہین اس صورت مین رد ہی شافعی پر جو قائل ہین کہ سب جانور دریائی حلال ہین اور قاضی بیضاوی کی رای یہ ہی اصر اور اغلال دونو سی تکالیف شاقہ مراد ہین کہ وہ پہلی شریعتون مین تہین دونو فرق کیا ہی صاحب کشاف نی کہا ہی کہ اصر وہ جو توبہ کی عوض قتل نفس کرنی اور اغلال وہ جو انکی شریعتون مین شاقہ تہی جیسی قتل مین فقط قصاص ہونا اور دیت اور عفو کا مشروع نہونا اور خاطی کی عضو کا کاٹنا اور نجاست کی مقام کو کاٹنا آدمی کا چمڑا ہو یا کپڑا اور لوٹ کو جلا دینا اور سنیچر کی حرمت رکہی اور امام زاہد نی کہا ہی کہ انکو نماز فرض تہی اور جو تہائی مال مین زکوۃ دینی اور سنیچر کی حرمت کرنی اصر ہی اور حاملہ کی عضو کا کاٹنا اغلال اور بعضون نی کہا ہی کہ ان پر نماز پڑہنی تب ہی روا تہی جب مسجد مین اور فقط مسجد مین نماز روا ہوتی اور زمین پر پاک ہونی کی ... یہ حکم تہا که ... اغلال بہی ... اکثر کی ... بعد ... حرام ہونا ... اور ...

ہمیشہ جہنم مین اصر اور اغلال ... قولہ تعالیٰ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ

الا بالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی
القتل انہ کان منصورا **ت** اور نہ مارو جان جو منع کی اللہ نی مگر حق پر اور
جو مارا گیا ظلم سی تو ہمنی دیا اوسکی وارث کو زور سو اب ہاتھ نہ چہوڑی خون نہ اوسکا مدد
ہوئی ہی **ف** تفسیر احمدیہ میں ہی کہ حق تین ہی جیسی ہونا یا مرتد ہو یا قتل عمدا یا محصن کی
زنا سو آیہ مین دلیل ہی کہ ولی کو قصاص لینا چاہیی عصبات کی ترتیب کی موافق اور جسکا کوئی
ولی نہو اوسکا بادشاہ ولی ہی اور صاحب مدارک نی کہا ہی کہ ظاہر آیہ دلیل ہی اس کا کہ حر اور
عبد اور مسلم اور ذمی کی درمیان مین قصاص چاہیی کیونکہ نفس ذمی و عبد کا بھی محرم ہی **سبحان**
قولہ تعالی واوحینا الی موسی واخیہ ان تبوا لقومکما بمصر بیوتا و
اجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلوۃ وبشر المومنین **ت** اور حکم بھیجا موسی کو
اور اوسکی بھائی کو کہ ٹہراؤ اپنی قوم کی واسطی مصر مین گہر اور بناؤ اپنی گہر قبلہ کی طرف
اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دی ایمان والونکو **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ آیہ دلیل ہی
اسپر کہ گہر مین مسجد کر لینی شروع ہی فقہا اسکو مسجد البیت کہتی ہین اوسکو مسجد جماعت کا حکم نہیں
ہی اس لئی رواہی وطی اور بول اور براز اوس گہر کی اوپر کہ جسمین مسجد ہی اور مسجد کی کوٹہی
پر بہی نہیں رواہی اور ایہ کی شرح مین ہی کہ نوافل مسجد البیت مین مستحب ہین حضرت درجمیع رسالت
نفل اور سنت روایت خصوصا فجر کی سنت اور شب جمعہ کو تیرہ ادا کرتی تھی **قولہ تعالی**
ولا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحیوۃ
الدنیا ومن یکرھھن فان اللہ من بعد اکراھھن غفور رحیم **ت** اور نہ
زور کرو اپنی چہوکریون پر بدکاری کی واسطی اگر وہ چاہین قید سی رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا
زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کری تو اللہ اوسکی بی بسی پیچہی بخشنی والا مہربان ہی **ف**

ف اُ منح الموٴمنین میں ہی کہ لونڈ یوںسی بدکاری کرواکی مال کمانی کو برا او بالی خواہ خوش ہو خواہ ناخوش ہون ناخوشی اور زیادہ وبال سب ناپاک ہی ور ناخوشی مین لونڈی کی گناہ نہی

قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ **ف** اے ایمان والو چاہیے کہ اذن مانگ کر آویں تم میں سے جو تمہارے ہاتھ کا مال ہیں اور جو نہیں پہنچے تم میں عقل کی حد کو تین بار فجر کی نماز سے پہلی اور جب اوتار رکھتے ہو اپنے کپڑے دوپہر میں اور عشا کی نماز سے پیچھے یہ تین وقت کھلنے کی ہیں تمہارے کچھ گناہ نہیں تم پر نہ اون پر ان کے پیچھے پھرا ہی کرتے ہو ایک دوسرے پاس یوں کھول سناتا ہے اللہ تمہارے آگے باتیں اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا اور جب پہنچیں لڑکے تم میں عقل کی حد کو تو ویسی ہی پروانگی لیں جیسی لیتے رہے ہیں جو ان سے اگلے ہیں یوں کھول سناتا ہے اللہ تمکو اپنی باتیں اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا

ف تفسیر احمدی میں ہی کہ لڑکی بالغ کو ہر وقت اذن چاہیے اور مدعا یہ کہ پروانگی لینی میں خوب احتیاط کرے آدمی اس سے نقل ہیں سعید بن جبیر سے ہی کہ لوگ آیات استیذان کو منسوخ کہتے ہیں قسم خدا کی کہ منسوخ نہیں ہی لوگوں کی سستی ہی اکلیل میں ہی کہ بعضوں کی نزدیک منسوخ ہی اور بعضوں کی نزدیک حکم اس صورت میں حکم اوسکا مستحب ہی یا واجب اور سعید بن جبیر سے ملکت ایمانکم سے غلام مراد ہے لونڈی نہیں یا غلام اور آیہ سے پوچھا گیا کہ سو بلوغ تک اوقات ثلثہ کے

رکوع ۱۶ ... بی کہ ان میں تین وقت میں ... تمہارے لوگو اور غلام لونڈی ... بی پروانگی لینی چاہیے ... قد افلح المؤمنون کی تیرہویں رکوع میں ہی اذن کی بیان میں

اور فجر کی قبل اور ظہر کی وقت اس سی معلوم ہوا کہ ان وقتوں میں بےاجازت آنا گناہ اور ان وقتوں کی بعد سونا مکروہ ہی اور یہ دلیل ہی کہ خلوت میں عورت کا شعر درست ہے اور واذا بلغ الاطفال الآیۃ سعید بن مسیب نے کہا ہی کہ اولاد بالغ والدین کی پاس بی اجازت نہ آوین قولہ

تعالیٰ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِي لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ وَاَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ف اور جو بیٹھ رہی ہین تمہاری عورتون میں جنکو توقع نہین بیاہ کی اونپر گناہ نہین کہ اوتار رکھین اپنی کپڑی یہ نہین کہ دکھاتی پہرین اپنا سنگار اور اوس سی بھی بچین تو بہتر ہی اونکو اور اللہ سب سنتا جانتا ف موضح القرآن یعنی بوڑہی عورتین اگر بے اوڑہنی کہر میں رہین تو درست ہے اور پردہ کرین تو بہتر ہے قولہ تعالیٰ

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

ف نہین اندہی پر کچھ تکلیف اور نہ لنگڑی پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف یعنی جو تکلیف کی کام ہین وہ اونکو معاف ہین جہاد اور حج اور جمعہ اور جماعت اور نہی تم پر کہ کہا لو اپنی گہر سی یا اپنی باپ کی گہر سی یا اپنی ماں کی گہر سی یا اپنی بہائی کی گہر

[illegible]

یا اپنی بہن کی گہر سے یا اپنی چچا کی گہر سے یا اپنی پہوپہی کی گہر سے یا اپنی ماموں کی گہر سے
یا اپنی خالہ کی گہر سے یا جسکی کنجیوں کی مالک ہوئی ہو یا اپنی دوست کے گہر سے نہیں گناہ تم پر کہ کہا لو ملکر
یا جدا جدا پہر جب جاؤ لگو کبہی گہروں میں تو سلام کہو اپنی لوگوں پر نیک دعا ہے اللہ کی پاس سے برکت کی
ستہری یوں کہولتا ہے اللہ تمہارے آگے باتیں شاید تم بوجہہ لو **ف** موضح القرآن میں لکہا ہے
کہ یعنی اپنائت کی علاقوں میں کہانا کسی چیز کو ہر وقت پوچہنا ضرور نہیں نہ کہا ہوا الا جانے
کہ گہر والا دریغ کرتی مگر عورت کہ اگر اوسکی خاوند کا ہو اوسکی مرضی چاہیے اور ملکر کہانا یا جدا
یعنی اوسکی بعد دلمیں نہ رکہو کہ کسی کم کہایا یا کسی زیادہ سب ملکر کہایا یا سب نے ملکر کہایا یا اور اگر
ایک شخص کی مرضی نہیں پہر ہرگز درست نہیں کسیکی چیز کہانی اور تقید فرمایا سلام کا اسکی ملاقات
میں اس سے بہتر دعا نہیں جو لوگ اسکو چہوڑ کر اور لفظ ٹہراتی ہیں اللہ کی تجویز سے اونکی تجویز
بہتر نہیں **ف** اور مدارک میں ہے بیوت خالاتکم کی تحت میں کہ یہ گروہ کا اذن دلالۃ
ثابت ہے کچہہ اذن لینی کی حاجت نہیں ہے اور مفاتح کی ملک سے وکالت یا نگہبانی مراد ہے
یعنی جو وکیل یا نگہبان ہو خزانہ کا تو بقدر ضرورت اوسکو اوس سے کہانا درست ہے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ او ما ملکتم مفاتحہ سے غلاموں کی گہر مراد ہیں کیونکہ وہ مملوک ہوتی ہیں اونکی گہر
کوئی چیز بی اذن بی لینا روا ہے اور صدیقکم سے یہ مراد ہے جو یار سچا ہو اوسکی گہر سے بغیر اذن کہانا
درست ہے پر اس زمانہ میں چونکہ بخل غالب ہے اس لئے اذن کہا ہمیں نچاہیے اور بعضی انصار کا
معمول تہا کہ جبتک مہمان نہ آتا تب تک نکہاتی اوسکی دفع حرج کی لئے حکم ہوا لیس علیکم
جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا اور فاذا دخلتم بیوتا سے اگر بیوت مذکورہ مراد ہے
تو انفسکم سے اہل مراد ہیں دین کی یعنی یا قرابت کی اور اگر بیت خالی یا مسجد مراد ہو تو علی انفسکم
سے حقیقی ہی کیونکہ سبب خالی گہر یا مسجد میں جاوی تو مستحب ہے کہ کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

قوله تعالیٰ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ **ف** اور شاعروں کی بات پر چلتی وہی جو بیراہ ہیں **فائدہ** تو نی نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتی پہرتی ہیں اور یہ کہ وہ کہتی ہیں جو نہیں کرتی مگر جو یقین لائی اور کین بھلائیان اور یاد کی اللہ کی بہت اور بدلا لیا اس پیچھی کہ ان پر ظلم ہوا اور اب معلوم کرینگی ظلم کرنوالی کس کروٹ اولٹی ہیں **فائدہ ف** تفسیر احمدی میں ہی کہ جب شعرا کا بیان ہوا کہ یہ اوصاف رکہتی ہیں عبد اللہ بن رواحہ اور حسان بن ثابت کہ صحابہ تہی او مشرکون کی ہجو میں اشعار کہتی ڈرتی کہ ایسا نہو کہ ہم بہی ان صفتوں سی موصوف ہون اور حضرت پاس آئی تب یہ الا الذین امنوا الآیۃ نازل ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ شعر کہنا گناہ نہی پر جو شعر کہ اللہ اور رسول کی مدح میں ہو یا مشرکون کی جو ہین یا ہجو میں تو درست ہی اور اکلیل میں ہی کہ ان آیات سی معلوم ہوا کہ شعر کہنا اور مدح یا ہجو میں بہت مبالغہ کرنا برا ہی اور زہد اور آداب اور مکارم اخلاق میں شعر کہنا روا ہی **قوله تعالیٰ** إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ **ف** اللہ جو ہی اوسی پاس ہی قیامت کی خبر اور اوتارتا ہی مینہ اور جانتا جو ہی ما کی پیٹ میں اور کوئی جی نہیں جانتا کیا کریگا کل اور کوئی جی نہیں جانتا کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہی خبردار **ف** تفسیر احمدی میں ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی ان پانچون کی علم کا دعوی کری وہ جہوٹا ہی اور منجم جو خبرین بتلاتا وہ بسبب ستارون اور طالع کی نظر کرنا ہی اور قاعدہ کی جو دلیل سی جانی جاتی ہی

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مسمی تفسیر آیات الاحکام ساتھ اختتام کی پہنچی

تتمہ خاص کلمات سے بیان میں ہے کہ بحث میں کتاب ہے اور اللہ کی حاجت [illegible] ف

کتاب الایمان وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا

ف اور کوئی جی نہیں سکتا بغیر حکم اللہ کی لکھا ہوا وعدہ ف اس سے معلوم ہوا کہ اصل

موت [illegible] کوئی مار جاتا ہو وہ موت مرتا ہے قولہ تعالیٰ یا بنی لا تدخلوا

من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة وما اغنی عنکم من اللہ

من شیء ف ایک دروازے سے داخل ہو [illegible] کئی دروازوں سے جدا جدا

[illegible] اللہ کی کسی چیز سے ف اس سے معلوم ہوا کہ چشم بد کی تاثیر حق ہے

[illegible] کوئی بچ نہیں سکتا قولہ تعالیٰ فلا نقیم لہم یوم القیامة وزنا ف

[illegible] قیامت کی دن [illegible] ف اس سے [illegible] کافروں کی اعمال

تولی جائینگی [illegible] فقط مومنوں کو مخصوص قولہ تعالیٰ تحیتہم یوم

یلقونہ سلام ف دعا [illegible] ف ابن مسعود سے

کہ جب ملک الموت روح کی قبض کی لئے آتا ہے مومنوں سے کہتا ہے کہ رب تمہارا تم کو سلام کہتا

قولہ تعالیٰ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا ف اور جب چھپا کر

کہی نبی نے اپنی عورت سے بات ف ابن ابی حاتم نے میمون ابن مہران سے اخراج کیا کہ حضرت نے فرمایا ابوبکر اور عمر

بعد میرے خلیفہ ہونگے اس سے خلافت شیخین کی ثابت ہے کتاب الوضوء

قولہ تعالیٰ من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا ف کوئی چاہتا ہے

دنیا کی کھیتی [illegible] ف اس میں دلیل ہے جو کوئی غیر کی طرف حج کیا [illegible]

[illegible] کوئی وضو آرائش [illegible] کی لئے کرتا ہے [illegible] کتاب الصلوٰۃ

[illegible] وضو نماز کی لئے [illegible]

قوله تعالی یسارعون فی الخیرات ف اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام میں جلدی کرنا مستحب ہے جیسے نماز اول وقت پڑہنے قوله تعالی ولقد علمنا المستقدمین منکم ف اور بیشک جان رکہا ہے جو اگی بڑہتی ہیں ف اس سے مراد اگی ہونا ہے صفون نماز میں ہے پس معلوم ہوا کہ صف اول کو فضیلت ہے نماز میں اور ایسا ہی لڑائی میں صف اول کو فضیلت ہے قوله تعالی وأمر أهلك بالصلوة ف اور حکم کر اپنے گہر والونکو نماز کا ف اس سے معلوم ہوا کہ آدمی پر واجب ہے کہ اپنے اہل کو یعنی زوجہ اور لڑکی اور لونڈی اور غلام کو حکم کرے تقوے اور طاعت کا خصوصا نماز کے لیے اور عمر بن خطاب جب انکو جاگتے تھے اپنے گہر والونکو نماز کے لیے جگاتے تھے قوله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم ف مقرر اللہ کے ہان اوسیکو عزت ہے جسکو بڑا ادب ف اس سے معلوم ہوا کہ عادل پرہیزگار کو مقدم امامت کا غیر پرہیزگار عالم سے

کتاب الیمین قوله تعالی یا ایها الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطان ف لوگو کہاؤ زمین کی چیزوں میں سے جو حلال ستہرا اور نچلو قدموں پر شیطان کے ف اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے پر کہانا اور کپڑا حرام کرے تو وہ اوسپر حرام نہیں ہوتا اور خطوات الشیطان سے بعضون نے کہا ہے کہ گناہ کی نذر کرنی مراد ہے قوله تعالی یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لک ف اے نبی تو کیوں حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجہ پر ف حضرت نے ماریہ قبطیہ کو حرام کیا تہا انکے حق میں حکم آیا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے پر لونڈی یا کہانا یا زوجہ حرام کرے تو حرام نہیں ہوتی اوسکو کفارہ دینا لازم ہے

کتاب الاشربه قوله تعالی یسئلونک عن

والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس ف تحقیق پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے
کا تو کہہ ان میں گناہ بڑا ہے اور فائدہ بھی ہے لوگوں کو ف اس مضمون سے دلیل پکڑی ہے کہ شراب
دوا کے لیے مباح ہے لیکن یہ ٹھیک نہیں اس لیے کہ اطبا شراب کے منافع کے قائل ہیں سو قبل حرمت کے تھا اب بعد حرمت کے
کوئی نفع اس میں نہیں ہے کیونکہ اللہ خالق ہے سب منافع کو سلب کر لیا اس سے معلوم ہوا کہ شراب سے
دوا کرنی نہیں چاہیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام چیز میں اللہ نے میری امت کی شفا نہیں رکھی

المتفرقات قولہ تعالی وآمنہم من خوف ف امن دیا ان کو ڈر سے

ف کہا فی غرائب التفسیر میں لکھا ہے کہ قریش کو امن ہے اس بات کا کہ سوا ان کے اور میں خلافت نہ ہوگی
اسی سے ثابت ہوا کہ امام قریش النسب ہے **قولہ تعالی** لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء
ف نہ بنائیں مسلمان کافروں کو دوست ف اس سے معلوم ہوا کہ کافر سے دوستی کرنا حرام ہے مگر بضرورت
جیسے خوف ہو یا کچھ حاجت ہو اور دوستی کی تحقیق میں سلام اور تعظیم اور دعا خیر اور توقیر داخل ہے
تمت ثنا حمد خداوند اکبر کی ہے جس نے ہمکو سیدھی راہ دکھائی اور بچایا ہمکو دوستی سے اپنے عدو کی سے اور [illegible] ہمکو
اپنے رسول مقبول و آل رسول کا صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہزار شکر خدا کا کہ فقیر [illegible]
عبد العلی نگرامی نے پاس عنایت شمس العلماء تاج الفضلا کشاف مدارک جلال اکلیل مفاتح [illegible]
بحر العلوم مولانا سید انور علی صاحب لازالت شموس مجدہم ساطعۃ کی تفسیر آیات احکام کی اردو
واسطے نفع عام اور فائدہ تام کتابوں معتبر سے مثل تفسیر احمدی اور تفسیر حسینی اور بیضاوی اور عزیزی
اور رازی اور نیشاپوری اور اکلیل اور معالم التنزیل اور مدارک اور موضح القرآن کشاف اور ہدایہ
اور شرح وقایہ اور شرح مشکوٰۃ سید الشریف اور جامع الرموز اور غرائب الغرائب اور سوا اس کے کتابوں
کمال احتیاط اور تدبیر کثیر کی ساتھ ۱۲۹۶ ہجری میں تالیف کیا اور التزام یہ کیا کہ جو مسائل صحیح ہیں
پایا تحقیق [illegible] دلالۃ النص نکلی اور ساتھ اسکی معنی یہ جتنا ہی [illegible] میں [illegible]

ترتیب اس نقشہ کی موافق کتب فقہ کی مقرر کی تاکہ شخص جس مسئلہ کی تحقیق فرماوے اسی جا اوسکو پاوے بلکہ
ذیل میں نکالے مثلاً نماز کی مسئلہ کتاب الصلوۃ میں اور روزہ کی مسئلہ کتاب الزکوۃ والصوم اگر اسی مسئلہ
شک معلوم ہو تو اولاً اوسکی اصل کیطرف رجوع کرے بعد اوسکے یہی مطالب آگے اور اصلاح کردی کہ
بھول چوک کسی لفظ کی ہوئی ہو مولف حقیقی اور جو اسکا بانی ہے دعا خیر اور برکت کی کرے اسلئے کہ ایسی سائل
اور عجب کہ سب مستخرج قرآنی ہیں سلف سے آج تک اردو زبان میں بابت اس طرح کی ترتیب اور ولیت بہا
کی تصنیف اور تالیف نہیں ہوئی تھی ایسی بہار عجیب اور اہتمام و سعی تحصیل تہذیب [illegible] و تشریح مو[illegible]
اوراق الفت وفا سعید ازلی شیخ حبیب علی [illegible] سلمہ اللہ تعالی اس تفسیر کو [illegible]

قطعہ تاریخ از جناب مولوی سید انور علی صاحب مد ظلہ العالی

خلنا عبد العلی المولوی — جاء بالتفسیر عندی و اکمل
یا بہجال قلت فی تاریخہ — فسرت آیات احکام مجمل

۱۲۶۲

قطعہ تاریخ از مولوی حافظ عبد العلی صاحب دام ظلہ العالی

حبیب علی نے جو چھپایا اسے — [illegible] ذیل احکام ہے
کہا ہاتف غیب نے برمحل — یہ تفسیر آیات احکام ہے

۱۲۶۲

قطعہ تاریخ از شیخ عبد الرحمن صاحب متخلص باحسن سلمہ اللہ تعالی

نسخہ ارجمند طبع [illegible] — [illegible] حبیب علی [illegible] حسن
وقت طبعش بی حساب [illegible] — خواند [illegible] بسطا [illegible]

قطعہ تاریخ از شیخ کرامت علی صاحب متخلص [illegible] سلمہ اللہ تعالی

چون بعہد خسرو [illegible] علی [illegible] المنتقم — [illegible] بسط [illegible] [illegible]
شاہد [illegible] تاریخ طبعش [illegible] — [illegible] تاریخ آن [illegible] طبع

[illegible]

صحت نامہ اغلاط تقسیم[illegible] الاحسان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۰	ہی	ہیں	۱۰	۱۵	ہوا	ہوگا	۳۳	۹	کی اور راک اور بابنی	اور [illegible] اور بانکی
۳	۱۰	ہے	کرتے	〃	۱۶	بھالہ	بھالہ	〃	۱۳	اجہوٹ	جہوٹیگا
۴	۱۰	کمان	کمان؟	۲۱	۱۰	دوہین	ہیں دو	〃	۱۵	کی روح ہونی	کا روح ہونا
〃	〃	با	[illegible]	〃	۷	کا	×	۳۴	۲	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	[illegible]	[illegible]	۲۲	۱۷	دہاک	دہاک	۳۵	۴	اسلام	وسلم
۶	۸	[illegible] آخر	×	〃	۱۸	باہتو	باہتوں	۳۶	۴	سلم	سلیم
〃	۱۲	نزدیکی	نزدیک	۲۳	۱۰	اور	اور	〃	۱۱	توصنعا	توضعا
۷	۹	اعتقا	اعتقاد	۲۶	۵	فسفرمایا	فرمایا	۳۷	۴	للہ	للہ
۸	۸	بزدوی	بزدوی	۲۷	۵	سی پیٹ	کی پیٹھ	۳۹	۷	درپیش	درپیش ہوی
۹	۱	واستغفر	واستغفر	〃	۱۹	باعوز	باعوذ	۴۲	۲	لماء	ما
〃	۱۸	مستفید	مستفاد	۳۰	۱۴	عضوہ	غزوہ	〃	۴	اور	اور [illegible]
〃	۱۹	کہ ہمارا	ہمارا	۲۹	۷	ہوتا	ہوتا	〃	۵	اور	[illegible]
۱۰	۵	ہیں	ہے	۳۰	۹	تفضیل	تفصیل	〃	۸	[illegible]	×
〃	۱۵	احادیث	احادیث احادیث	〃	۱۴	وجہو	وجہوں				
۱۱	۱۷	یہ	یہ کہ	۳۱	۵	دلگوا	دلگوا				
۱۲	۱۷	کی	سی	〃	〃	قومنا	قومنا				
〃	۱۶	کی	سی	〃	۱۴	سیجانی	سبحانی	〃	۹	[illegible]	کھلا ہوا کیا ہو
۱۳	۲	دکہا	دکہائی	〃	〃	الحق	الحق	۴۳	۵	دہراد	دہراج
۱۴	۵	بعضی	بعضوں	۳۲	۱	بو	ابد	〃	۱۰	فرشتین	[illegible]
[illegible]	۱۲	شفاعۃ	شفاعۃ	〃	۹	مضمون	مضمون	〃	۱۲	[illegible]	[illegible]
۱۵	۱۶	بعیرفون	یعرفون	۳۳	۱	ہوتا اقتابکا	[illegible]	〃	۱۲	مہروده	ہووده
۱۷	۴	قوم	[illegible]	〃	۵	سمجہا	سمجہنا	۴۴	۴	اللہم جیدنا	[illegible]
〃	۱۱	نجاب	[illegible]	〃	۸	رواہج کرتی	رواہج اور کثر	〃	۱۰	عتم	قسم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۲	بیٹھو	بیٹھو
"	۹	مجھ میں	کے سوا
"	۱۳	کا	کے
۴۳	۹	کابر	اکابر
"	۱۳	زلفا	زلفا
"	۱۴	سے	جن
۴۷	۲	پانچویں	پانچوں
"	۹	اناء	اناء
۴۸	۹	محمد الرسول	محمد رسول اللہ
"	۱۴	فانذر	فانذر
"	۱۵	لتشکر	لتستکثر
۵۲	۱۳	چلاکر	چلاکر
۵۳	۳	کرو	کر
"	۵	پکڑی ہی	پکڑتی ہیں
"	۱۷	حمل	حمل
۵۴	۳	طمیت عاطس	تشمیت عاطس
"	۳	پوچھی	پوچھیں
"	۵	اولی جائز	اولی جائز
"	۱۰	نماز	نماز کی
"	۱۶	اون	اور
"	۱۸	ہیشی	سرخی
۵۵	۱۱	سورج	سوچ
"	۱۲	[illegible]	[illegible]
"	۱۶	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶	۱۱	جنب	ذنوب
"	۱۹	ولتشقنہ	لتشقن
۵۹	۶	نقط	لقط
"	۱۱	سناونکی	سنانکی
"	۱۵	بعضون	بعضوں
۶۰	۳	اوقات	اوقات
"	۱۲	تفعلون	تفعلوں
"	"	اسلکتکو	اسلکتکم
"	۱۴	جلی	جلیں
۶۱	۱۵	من	[illegible]
۶۳	۲	حکم من زندہ	[illegible]
"	۱۴	فصل	[illegible]
۶۶	۹	الساکین	والمساکین
"	۱۲	پہونچی ہیں	پہونچیں
۶۷	۲	صدقة	صدقة
"	۱۶	الاس	اوس
۶۹	۶	نی	سے
"	۱۰	[illegible]	[illegible]
"	۱۵	قال	[illegible]
۷۱	۶	ہلال	ہلال
"	"	ہوا	ہوتا
"	۱۲	ہوا	"
"	۱۳	سریت	سرید
۷۳	۱۵	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۱۴	[illegible]	کرنا
"	"	کرتی	کرتا
۷۷	۱۳	جبارہ	جبابرہ
۷۹	۳	والخنفا	والخلفاء
"	۵	بتہرہین	بہترست
۸۰	۵	وانہوا	واتموا
"	۹	وتوف	وقوف
۸۲	۱۰	سیعة	سعة
"	۱	المحرام	المحرام
"	"	شدید	شدیدا
"	۱۴	پوری	[illegible]
۸۳	۱۹	اوجائز	[illegible]
۸۴	۶	مشرعة	مشروعة
"	۵	یعلو	یعلو
"	۱۳	[illegible]	[illegible]
۸۶	۸	ینال	ینال
"	۳	لوہو	لوہو
"	۱۴	ذکر	ذکر کرنا
"	۱۵	لو ینا	لن ینال
۸۸	۹	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸		بالفرنسة	ام الائمة
۸۹		فی الحرام	فی حرم
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
〃	۷	الذی	الذے
〃	۹	امہ	[illegible]
〃	۱۰	للبنی	للنبی
۹۰	۹	ابتال	ابتالی
〃	۱۱	[illegible]	مطلقہ
〃	۱۰	[illegible]	[illegible]
۹۳	۸	نبات	بنات
۹۵	۱۱	استنا	استثنا
۹۵	۲	[illegible]	[illegible]
〃	۵	موطوءہ	موطوءۃ
۹۶	۲	احل لکم	احل لکم
〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃		انتفاع	انتقال
〃	۵	ملکت	ملکت کی
〃	۸	والمحصنت	والمحصنات
〃	۹	والمحصنت	والمحصنات
۹۷	۱	تنکحوا	تنکحوا
〃	۱۳	تنکحو	تنکحوا
〃		[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	مین	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۹	۱۵	شرعیہ	[illegible]
۱۰۱	۳	[illegible]	[illegible]
	۹	حلال کی [illegible]	حلال کی [illegible]
〃	۱۹	[illegible]	[illegible]
〃	〃	عارضی کی	عارضی [illegible]
۱۰۳	۵	انکاشد	انکشاف
〃	۵	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	کہ [illegible]	کہ [illegible]
۱۰۴	۳	[illegible]	ہوتا
۱۰۵	۱۳	[illegible]	×
〃	۱۵	زوج	زوج کو
〃	۱۸	ہوا	ہو
〃	۱۹	بجھوا	[illegible]
۱۰۶	۱۸	اختیار [illegible]	اختیار میں ہے
۱۰۷	۱۵	مدت	ندت
〃	۱۹	باب	[illegible]
۱۰۹	۵	بلا	بلانا
〃	۷	[illegible]	جسی [illegible]
〃	۹	اور [illegible]	×
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	رضا	رضاع میں
〃	۱۴	[illegible] کی	کی [illegible]
[illegible]	۱۲	رضا	رضاع کی
[illegible]	[illegible]	والمراۃ	والمراۃ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	[illegible]	[illegible]
۱۰۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۱۰	[illegible]	[illegible]
〃	۱۷	[illegible]	[illegible]
〃	۱۸	[illegible]	[illegible]
۱۱۰	۱۴	[illegible]	[illegible]
〃	۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۱۱	۱	[illegible]	[illegible]
〃	۵	[illegible]	[illegible]
〃	۱۷	[illegible]	[illegible]
۱۱۲	۲	اوسکی	اوسکا
〃	۶	وہ ہوتی ہے	×
〃	۱۳	بکراہنا	[illegible]
〃	۱۴	[illegible]	[illegible]
〃	۱۸	[illegible]	[illegible]
۱۱۳	۱	عورتون	[illegible]
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]
〃	۱۴	اطلقوا	فطلقوا
〃	۱۶	[illegible]	[illegible]
۱۱۴	۴	زیادہ	[illegible]
〃	〃	اور [illegible]	[illegible]
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۷	۱۰	چاہے	چاہیں
〃	۱۲	[illegible]	شادی
〃	۱۶ ۱۹	نقص	نقش
۱۱۸	[illegible]	کرتی	کرسکتے ہیں
〃	۱۶	مابین	مابین رمضان
〃	۱۹	معلوم	اور معلوم
〃	〃	روزمی	روزیمین
۱۱۹	۱۴	القسیم	القسم
〃	۱۷	الخامستان	للخامستان
		غضب الله	غضب الله علیها
۱۲۰		جهوٹا	جھوٹا
〃	۴	جاہتی	چاہی
〃	۱۳	دونو کی	دونوں بھائی
۱۲۱	۷	نیناو	نینا و
〃	۹	الحج کی	الحج سی
〃	۱۰	کی	×
۱۲۲	۹	ایتون	داتین
〃	۱۴	عنصلهم	عن صلهم
〃	۱۵	انگرستڈ کرتا	انگرستڈ کرتا
۱۰۳	۹	عنیر	عنیز
〃	۱۳	[illegible]	بہنسکا
۱۳۵	۵	سراجنا	سنرجنا
〃	۱۵	[illegible]	کرلی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	آپ کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۶	۴	اجلهن	اجلهن
〃	۷	اوسکا	اسکا
〃	۹	اس صورت	ان صورتو
〃	〃	نساھو	نسائکو
〃	۱۰	اوسکی	اوسکی قدر
۱۲۷	۱۴	مَثِیل	مِثْل
〃	۱۷	والدات سی	والدات سی کو جمع اوسکا
۱۲۸	۴	رضا	رضاع
۱۲۹	۱	فانفقوا	فانفقوا
〃	۲	فاتوا	فاتوا
〃	۳	لینفق	لینفق
〃	۴	فلینفق	فلینفق
〃	۷	بلاوین	بلائین
〃	۱۲	سکتی در	سکتی اور
۱۳۰	۳	ببه	بوه
〃	۸	رسوله	رسولهٗ
〃	۱۰	خفی	خفی
〃	۱۳	طرا	طرا
〃	۱۴	کیا	کیا اور [illegible]
۱۳۱	۳	اور وہ ایمان کی شرح حقیقت [illegible] زندہ کرتا ہی	×
〃	〃	اس	[illegible]
〃	۲۰	اوسکی	اوسکی کی
[illegible]	۱۳	[illegible]	اخوه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۲	۱۳	بشاعده	[illegible]
۱۳۳	۲	نیکث	نبکث
〃	۱۱	تلبشوها	تلبسوها
〃	۱۳	دیکھتی	دیکھی
〃	۱۷	ائی	[illegible]
〃	۱۹	ہی	[illegible]
۱۳۴	۲	بہنی کی	بہنی کا
〃	۱۰	بہونا	بہونا ہو
〃	〃	اور	اور یہ
۱۳۶	۴	حلة	حلة
〃	۹	لوئی	لوائی
۱۳۷	۱۱	بعضون	بعضون
۱۳۸	۱۴	زمان	ثمان
۱۳۹	۱۲	جزی	خزی
〃	۱۶	قران میں	قران میں بھی
۱۴۰	۱۱	انذار	انذار
۱۴۲	۱۲	اتفاق	انفاق
〃	۱۵	رہا	[illegible]
۱۴۳	[illegible]	واحضرهم	واحصرهم
		وحفظهم	[illegible]
[illegible]	۱۸	دانو	دانو
۱۴۴	۸	نکلی	[illegible]
〃	۱۹	الخرجہ	[illegible]
۱۴۵	۵	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ولا [illegible]
[illegible]	[illegible]	بیش	[illegible]
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	۱۳	ہونا	ہوا او [illegible]
۱۴۸	۹	الله	الله
=	۹	وا بق	وا بق
[illegible]	۷	[illegible]	ان الله [illegible]
[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۱	۱۲	[illegible]	[illegible]
=	۹	[illegible]	[illegible]
=	۶	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	۷	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	الفاس [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	[illegible]	سوا	[illegible]
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۳	۱۹	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	پاول	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	لیونڈ [illegible]
=	۵	لاتقاتلوا	لا تقتلوا
=	۱۲	حکم	[illegible]
=	۱۹	بکا	بکا نہا
۱۵۶	۹	یضل	یضل
=	۱۳	فسوق	فسوق
۱۵۰	۵	[illegible]	[illegible]
=	۶	[illegible]	کتابت
=	۱۰	نہیں	[illegible]
۱۵۱	۵	[illegible]	[illegible]
=	۵	ولا تساموا	ولا تساموا
		ان یکتبوہ	ان یکتبوہ
	۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۵۲	۳	گواہی	[illegible]
=	۴	نہیں ہی	نہیں ہیں
[illegible]	۲	بعض ہی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوسری
=	۱۶	[illegible]	[illegible]
۱۵۰	۱	بعض	[illegible]
[illegible]	۶	بکا	بکا [illegible]
[illegible]	۸	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۴	[illegible]	[illegible]
=	۱۴	[illegible]	[illegible]
=	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹۱	۱۱	[illegible]	[illegible]
=	۱۴	اولیان	[illegible]
=	۱۵	الضالین	[illegible]
۱۹۱	۱۵	ہی اکر	ہی ذاکر
۱۹۳	۸	کی ہی	کرتا ہی
=	۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۹۳	۱	ایمانہ	ایمانہ
=	۹	اسوالکم	اموالکم
=	۱۹	یلغ	بلغوا
۱۹۵	۵	محفوظا	محفوظا
=	۱۰	باتین	تین باتین
=	۱۹	اصل	اصل [illegible]
۱۹۶	۲	دنو	دنیا
=	۱۶	لله	[illegible]
[illegible]	۱۸	[illegible]	[illegible]
=	=	[illegible]	[illegible]
۱۹۶	۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	کرے	[illegible]
=	۹	محسن	[illegible]
=	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۱۲	جو	[illegible]	۱۷۸	۱	اضحی	اضحیہ	۱۸۱	۱۸	زانوں	زانوکی
=	۱۹	جو	اور جو	=	=	تقل صولین بل نبی اللہ	تقل صولین بل نبی اللہ ورسولہ	۱۸۲	۱	جہرہ	چہرہ
۱۶۳	۶	اعل	اہل	[illegible]	۳	پردوں	پردو	=	۹	بچاوے	بچاوے
=	۱۰	اعل	اہل	=	=	نقیصید	عید اضحی	=	۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۶۹	۴	مفعول	مفعولی	[illegible]	۳	روز	اور	=	۱۳	انکھن	آنکھ
[illegible]	[illegible]	حور	ہا	=	۵	سنر	ست	۱۸۳	۵	اجمعیۃ	یا مجمعیۃ
[illegible]	[illegible]	اضة	امة	=	۱۰	قدیناہ	قدیناہ	=	۱۳	اوبا	دعا
[illegible]	۱۲	ہی تقربہ	ہی کہ تقرب	[illegible]	[illegible]	بلد	بلد	=	۱۹	[illegible]	[illegible]
=	۱۶	سی	[illegible]	=	۱۱	[illegible]	[illegible]	۱۸۴	۹	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۹	تلجو	تلجئو	۱۸۰	۵	وستنفر	واستغفر	=	۱۲	الا بلین	=
[illegible]	[illegible]	احل	اہل	=	۹	[illegible]	[illegible]	۱۸۵	۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲	ان	اَنّ	۱۸۱	۳	[illegible]	[illegible]	=	۴	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴	اسلام	اسلامہ	=	۵	[illegible]	[illegible]	=	۸	[illegible]	[illegible]
=	۵	سینک	یا سینک	=	=	[illegible]	[illegible]	=	۱۴	[illegible]	[illegible]
=	۶	روسی	کسی	=	۱۰	[illegible]	[illegible]	=	۱۵	[illegible]	مجبول
[illegible]	۱	تعلموا	تعلموں	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	=	۱۴	[illegible]	[illegible]
=	=	انشہ	انشم	=	=	[illegible]	[illegible]	=	=	سورت	صورتیں
=	۱۹	امسکو	امسکن علیکم	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	۱۸۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷۴	۵	[illegible]	خالصۃ	=	۵	عداوت	[illegible]	=	۱۲	دیتی	[illegible]
۱۷۵	۳	سٹین	سٹینین	=	=	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
=	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ت١٢٤ DUE DATE ٢٩٧

DATE	NO.	DATE	NO.
10 JUL 1995			

٢١١٤٥